
از منازلِ بیارِ تسحیر

حسب فرمایش راجہ چندا پرشاد مرحوم خلف اکبر راجایان راجہ

رقعاتِ شادؔ

۱۹۰۱

۱۳۱۹ ہجری

مہاراجہ کشن پرشاد بہادر پیشکار و وزیر افواج آصفی تلمیذ حضرت آصف خلد اللہ ملکہ

مطبعِ پریسِ علاقہ پیشکاری شادؔ طبع ہو



فہرست رقعات شاد

عہدہ داران دیوانی ۔

مشائخ

تقاریظ و قطعات

نحمدہٗ و نصلّی

حمدِ خدا کے بعد یہ ہے نعتِ مصطفےٰ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

دنیا مین سب سے بڑی دولت علم ہے ع کہ بے علم نتوان خدارا شناخت — بعون اللہ تعالیٰ شانہٗ اسوقت مجھ اضعف العباد چندا پرشاد نے چودہ برس کے سن مین قدم رکھا ہے۔ پانچوین سال میری تسمیہ خوانی ہوئی اور مین مکتب مین بٹھایا گیا۔ میرے والد بزرگوار مہاراجہ کشن پرشاد بہادر پیشکار و وزیر افواج آصفی مدظلہٗ نے میری تعلیم اور تربیت کے لئے نہایت پسندیدہ اور بغایت معقول انتظام فرمایا اور مجھے معلمون کے حوالے کرکے کہا ع

جورِ استاد بہ ز مہرِ پدر

مین بفضل الٰہی اپنے والد بزرگوار کی خاص نگرانی مین کہ قدرتاً قبلۂ موصوف کو علم و ہنر کے ساتھ ایک دلچسپی ہے تعلیم پائی - جناب کی توجہ میرے ساتھ بنہایت درجہ مبذول ہے اور مینے اُسی توجہ اور شفقت پدری کی بدولت اسوقت تک جو کچھ پڑھا لکھا آسکا بدیہی نتیجہ یہ ہے کہ مین اب بے تکلفانہ اپنے فراخور حوصلہ اور لیاقت اور دولت علمی کے محقترہ تحائف جوہر شناسونکے روبرو پیش کر رہا ہون - اِس تھوڑے زمانہ مین یعنے پانچ برس کی عمر سے چودہ برس کی عمر تک جسکو نو سال کا عرصہ ہوتا ہے مین نے اُردو اور فارسی کی یہانتک استعداد حاصل کی کہ بلا اعانت لکھہ پڑھ لیتا ہون - اِس عرصہ مین مجھے انگریزی کی تعلیم بھی ہوئی اور مین باقاعدہ تعلیم پانیکے لئے **مدرسۂ عالیہ** بھیجا گیا - بعد چندے جب میرے والد بزرگوار کو دفتری کاروبار کی تعلیم دلوانے کی نسبت خیال پیدا ہوا مجھے مدرسہ سے علٰحدہ کرکے گھر مین انگریزی تعلیم دلوانی شروع فرمائی اور مین بنگرانی **ڈاکٹر اگھور ناتھہ** صاحب مختلف اُستادونکے زیر تعلیم رہا - اور ابھی اسوقت تک برابر میری فارسی اور انگریزی جاری ہے الحمدللہ والمنہ کہ نوشت و خواند مین خاطر خواہ شُد بُد پیدا ہوگئی - دفتری کاروبار کی تعلیم کے لئے مین اپنے جد امجد **راجہ ہری کشن بہادر** کی تفویض

کیا گیا۔

اِن سب کے علاوہ ایک خاص وقت معین کیا گیا تاکہ مین پنڈت رتن ناتھ صاحب سرشار سے نثر لکھا کرون اور مکتوبات وغیرہ لکھا کرون۔ چونکہ فطرتاً مجھے بھی اِسکا شوق دل سے تہا اور اسطرف میرا رجحان نیچرل طور پر ہونے کے علاوہ میری موروثی دولت بھی ہے یعنی میرے والد بزرگوار آج کے روز حیدر آباد دکن زندہ یادگار رہین علوم وفنون مین مشہور ہونے کے علاوہ خاص نثاری مین جسقدر معروف اور مشہور رہین اور زمانہ کے محک امتحان مین جسقدر کہرے اُترے ہین وہ ظاہر ہے۔ میری مدح اسموقع پر شاید شاعرانہ ہوگی لہذا مین ناظرین کی معلومات پر اِسکا فیصلہ حصر کردیتا ہون۔ **الغرض** میرا خیال اور دلی رجحان اسطرف ہوا کہ ع

	میراث پدر خواہی تو علم پدر آموز	

مین نے اِس مین سعی بلیغ کی اور بارے بفضل ایزد متعال جل جلالہ اسمین بھی کچھ شُدبُد اسقدر ہوئی کہ یہ دیباچہ میرے ہی دست وقلم اور میرے ہی خیالات اور زبان کا فوٹو ہے۔ مگر ہان سرشار صاحب کا دیکھا ہوا ہے۔

چونکہ سرشار صاحب مجھے مختلف چھوٹے چھوٹے رسالے نثر کے

پڑھا یا کرتے تھے اور مکتوبات لکھوانے کی مہارت کی تھی۔ مجھے دفعتہً یہ خیال ہوا
کہ مین دوسرے مکاتیب کے ساتھ اُن مکاتیب کو بھی اپنا ذریعۂ تعلیم گردانون
جو میرے والد بزرگوار کی معمولی انشا کا انمول خزانہ ہے اور انکو فراہم
کر کے بشکل کتاب مرتب کرون۔ چنانچہ مین نے اپنے والد امجد سے ان
مکتوبات کے جمع کرنے کی اجازت لی اور اس کام کو شروع کیا محمد حسین صاحب
اور عبد الشکور صاحب خوشنویس جو میرے والد کی پیشی مین رہتے ہین اور جنکے پاس مسودات
جمع رہا کرتے ہین انسے کل مسودات جسقدر ملے وہ سب جمع کئے۔
اوراق خاطر اطفال کی طرح جیسا کہ پریشان تھے انکو بخاطر جمعی فراہم کر کے
انتخاب کیا۔ اکثر رقعات مین مکتوب الیہ کا نام نہین تھا۔ اور اکثر مین تاریخ
و سن کا برابر التزام نہ تھا اسلئے مین نے بمشورہ پنڈت
رتن ناتھ صاحب سرشار یہ التزام کیا کہ جسقدر مکتوب انتخاب شدہ
ہین امنین تاریخ کی پابندی نہ کیجائے اور جن مکتوبات مین مکتوب الیہ کا
نام نہین وہ بلا نام درج کئے جائین۔ الغرض اس انتظام کے بعد مین نے
اپنے والد امجد سے اس امر کی درخواست کی کہ چند مسودات عرائض کے بھی
مجھے ملجائین جو خدام بارگاہ کے
شاہی کی خدمت مین گذرانے گئے ہین۔ یہ کُل مسودات عرائض زنانہ
مکان مین ایک الماری مین التزاماً شل بند ہین اور اُسکی کھتاونی اور نہ

رجسٹری وغیرہ میرے والد بزرگوار اپنی ذات سے کیا کرتے ہین اور اُس الماری کی کُنجی اپنے پاس رکھا کرتے ہین اور یہ صیغہ راز کا دفتر کہلاتا ہے۔

اس دفتر راز کی رازداری کا بیان باعث طوالت ہے۔ اسکی یہ حالت ہے کہ کبھی مین نے اپنی آنکھون سے ایک مثل بھی نہین دیکھی۔ ہان بعض اُن عرایض کا حال معلوم ہے جو کسی ضرورت کے وقت میرے ہاتھ سے لکھوایا کرتے ہین۔ چونکہ قبلہ ممدوح بہت محتاط ہین اسلئے پہلے تو میری اس درخواست پر مسکرا کر خموش ہو رہے جس سے کسی قدر نامنظوری ظاہر ہوتی تھی۔ مگر تھوڑے عرصہ کے بعد جب مین نے باادب اصرار کیا اور عرض کیا کہ جو رقعات شاد شائع ہونگے اُنکی ابتدا مین جبتک چند عرائض نہون رقعات کو زینت نہوگی اسپر تھوڑے تامل کے بعد نور اللہ مرقدہٗ نے امثلہ مین سے معدودے چند عرائض کی نقل بدست خاص تحریر فرماکر مجھے عنایت فرمائی جنکا طبع اور شیوع خلاف مصلحت نہونے کے علاوہ باعث اظہار حقیقت مراحم خسروانہ و نوازشات شاہی سمجھا گیا۔

مین نے اس کام کو بسم اللہ کہکر ۱۳۱۶ھ مین آغاز کیا۔ انجام خدا کے ہاتھ ہے۔ قریب ربع کتاب شائع ہوئی تھی کہ ایک روز مطبع مین والد تشریف لے آئے اور چند اوراق ملاحظہ فرماکر سرشار صاحب سے یہ ارشاد ہوا

رقعات کا التزام ٹھیک نہین ہوا لہذا مکرر اپنی ہدایات کے موافق کاپی
لکھا کے طبع کرائے جائین - اور یہ بھی ارشاد ہوا کہ بوقت فرصت اُن ہدایات
کو قلم بند کر دون گا - اس عرصہ مین کی سواری بادبہاری
شیر کے شکار کے لئے بربنا ے معروضہ والد بزرگوار مام طپلی جو سرکار کی
عطا کی ہوئی جاگیر ہے رونق افروز ہوئی اسمین کام ملتوی رہا - اور ادہر
۱۳۱۶ھ ختم ہو کر ۱۳۱۷ھ کا عمل شروع ہو گیا - اور اسکے علاوہ کچہ ایسے
ابواب پیش آئے کہ یہ کام رُکا رہا -

ماہ شعبان ۱۳۱۷ھ مین حضرت پیر و مرشد کی سواری کلکتہ کو رونق افروز
ہوئی میرے والد کو حضور اقدس و اعلیٰ نے منصرم مدار المہامی کی عزت سے
سرفراز فرمایا - تا واپسی ریاست کے نظم و نسق سے فرصت نہوئی - خدا کرے
کہ ہمیشہ ایسے اعلیٰ خدمات کے ادا کرنے مین عدیم الفرصت رہین - بعد واپسی
اعلیحضرت خلد اللہ ملکہ - جبکہ مستقل مدار المہام حسب ہدایت نے جائزہ لیا - اور کسیقدر فرصت
حاصل ہوئی - مین نے یاد دہی کی اور حسب ہدایات جناب ممدوح بپابندی مکرر
کاپی لکھی گئی اور رقعات قالب کتاب سے مزین اور رنگین ہوے انشاء اللہ
عنقریب یہ تحفہ ہدیۂ ناظرین کیا جائیگا -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱)

حافظ

تنت بناز طبیبان نیازمند مباد
وجود نازکت آزردۂ گزند مباد

پیر و مرشد اعلیحضرت حضور پُر نور بندگانعالی خلد اللہ ملکہٗ مد ظلہ العالی

بعز عرض اقدس حضرت   میرسانند

دسوین کی شبکو خانہ زاد کشن پرشاد نے ایک خواب دیکھا کہ خلاف معمول اندہیری راتین جبکہ ہاتہ کو ہاتہ نہین سوجہتا تہا۔ اور گہٹا ٹوپ اندہیرا چوطرفہ چہایا ہوا تہا۔ بجلی کی چمک۔ اور دامنی کی دمک سے وہ تاریکی ذرا یون ہی سی زائل ہوکر پہرے

سعدی

قرص خورشید در سیاہی شد
یونس اندر دہانِ ماہی شد

تاریکی کی فوج نے ایسا نرغہ کیا تہا کہ ہر در و دیوار پر ظلمت کا عمل تہا کالی کالی جہنڈیونکے کالے کالے پہریرے اُڑ رہے تھے کہ دفعتہً سے

شاد
شب طلعت شہ بخواب دیدم
پیش از سحر آفتاب دیدم

آنکھ کھلی تو یہ معلوم ہوا کہ عین شب دیجور میں ع

پیدا ہوا سپیدۂ طلعت نشان صبح

معبّرونکو جو خواب کی تعبیر کرتے ہیں بلا کر دریافت کرنے ہی کو تھا کہ فوراً بگل بجا اب اپنے مکان کو دیکھتا ہوں تو ؎ .

شاد
یہ نہا کی صدا ہر طرف سے جاری ہے
خدیو مصر دکن کی یہ ہان سواری ہے

ہر سمت سے یہی آواز آتی ہے۔ آنکھیں ملتا ہوا اُٹھا تو دیکھا کہ عالم نور سے ہے اور غلغلہ آمد آمد سواری حضور سے ؎

برین مژدہ گر جان فشانم رواست
کہ این مژدہ آسایش جانِ ماست

فوراً اس شعر کو ترجمان دل کیا ؎

شاد
نظام آئیں مرے گھر خدا کی قدرت ہے
کبھی میں اُنکو کبھی اپنے گھر کو دیکھتا ہوں

سواری مثل باد بہاری کلبۂ خاکسار پر رونق افروز ہوئی ؎

شاد
نور رخ سلطان کا جو پرتو نظر آیا
حیرت تھی کہ دسویں کو مہ نو نظر آیا

وہ جو میرا بادشاہ جمجاہ ہے جو میرا مولا میرا آقائے خاقان کلاہ ہے وہ جسکی طرف مخاطب ہوکر یہ شعر پڑھکر مین دل وجان سے شاد ہوتا ہون ؎

حافظ	آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند آیا بود کہ گوشۂ چشمے بما کنند	

وہ جو تمام دکن کا سرمایۂ ناز اور ذریعۂ اعزاز ہے۔ وہ جو سلطنت آصفی کے لئے یادگار اور فخر وافتخار ہی۔ اُس سلطان سنجر فر ہوشنگ فرہنگ کیقباد اورنگ نے اس ذرۂ بے مقدار کو رشک خورشید بنایا اور عزت بخشی۔ رتبہ بڑھایا ؎

شاد	کاشانۂ شاد اور یہ اعزاز ہے قدر شاہان چہ عجب گر بنوازند گدا را	

یا خدا جبتک دنیا مین جیحون وسیحون و دجلہ و فرات کو روانی ہی جبتک چشمۂ خورشید خاوری نورانی ہی جبتک مرغان خوش الحان دم صبح چہکتے اور گلہائے عنبر بار مہکتے ہین میرے بادشاہ گیتی پناہ حضور میر محبوب علیخان عمر اللہ ملکہ کو فائز بمرام اور رہرام مین شاد وبا کام رکھے ؎

شاد	الٰہی تا قیام مہر و ماہی چلے یہ سکۂ محبوب شاہی	

زیادہ حد ادب۔ الٰہی آفتاب عمر و دولت و اقبال تابان و درخشان باد

عرضداشت جان نثار خانہ زاد [illegible] عفی عنہ

آیا جو غریب خانہ مین ظل خدا	شاد	فردوس بنا کلبۂ احزان میرا
دیتا ہے دعا شاد یہ سچے دل سے		سایہ رہے پنجتن کا تجھ پر شاہا

(۲) پیرومرشد اعلیحضرت حضور پرنور بندگانعالی خلد اللہ ملکہ مدظلہ العالی

بہ عرض اقدس حضرت

اے میرے خداوند جہان پناہ ظل اللہ مین اور سرکار کی مدحت - چہ نسبت خاک را با عالم پاک

یہ ادنی غلام اور پیرومرشد کی سپاس گذاری توبہ توبہ چھوٹا منہ بڑی بات ہے

شاد	مین کاہ ہون اور تو گلستان	
	مین مور ضعیف تو سلیمان	

یہ جان نثار ادنی ذرہ حضور ذرہ پرور مہر نیمروز - جو تمام جہان پر سایہ افگن ہے سرکار کی عزت افزائی نے غلام خانہ زاد کو درم ناخریدہ غلام کر دیا -

اے میرے خداوند مجازی سچ تو یہ ہے کہ انسان جہان مین سب کے حق سے ادا ہوتا ہے مگر جہان پناہ کے الطاف خسروانہ کے حق سے ادا ہونا محال از بس محال ہے غلام کی ایک زبان اور سرکار کے لاکھون مراحم - غلام کو فخر ہے اپنی قسمت پر - اور یہ غلام خداوند عالم کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتا ہے جس نے ایسے مبارک زمانے اور ایسے آقائے نامدار کے عہد معدلت مہد اور غلام پرور کے عصر مین مجھکو پیدا کیا اور فخر غلامی سے سربلند فرما کر ہمچشمون مین سرخرو کیا - یہ غلام نوازی جو سرکار نے فرمائی کہ مجھکو بمراحم خسروانہ رونق افروز ہو کر عزت افزائی کی سلف سے خلف تک یہ فخر و مباہات اس غلام کے خاندان کو حاصل نہین ہوا ہے

ز التفات بہ مہمان سراے دہقانے	سعدی	ز قدر و شوکت سلطان نگشت چیزے کم
کہ سایہ بر سرش انداخت چون تو سلطانی		کلاہ گوشہ دہقان بآفتاب رسید

بس جی یہ چاہتا ہے کہ پیر و مرشد کے قدمون پر سے اپنی جان و مال کو نچھاور کرون کہ یہی میرے لئے باعث ہزار افتخار ہے۔

بجز اسکے کہ صدق دل سے یہ دعا کرون اور کیا ہوسکتا ہے ؎

سایہ گستر سارے عالم پر یہ ظل اللہ ہو	شاد	آصف ملک دکن یارب جہان کا شاہ ہو
حکمران سارے زمانے پر یہ [illegible] ہو		شاد خانہ زاد کی دل سے دعا ہے صبح و شام

اے میرے جہان پناہ سلیمان شوکت مجھ معمر ضعیف کی زندگی اور عزت اور حشمت دنیا کی ساری بہبودی جہان پناہ کے قدمون کے ساتھ ہے اور حضور کی فیض مندی مایۂ صد افتخار ہے۔

خداوند عالم سے دعا کرتا ہون کہ اللہ تعالی مجھے اپنے آقا کی نمک حلالی اور فرمان برداری مین ہمیشہ ثابت قدم رکھے۔

آخر مین اس دعا پر اس معروضہ کو ختم کرتا ہون ؎

اقبال ہو فزون تر اور عمر جاودانی	شاد	سارے جہان پہ یارب ہو شہ کی حکمرانی
دائم ہو شاد تجھپر آصف کی مہربانی		خلاق دو جہان سے ہے یہ دلی تمنا

زیادہ حد ادب۔ الٰہی آفتاب عمر و دولت و اقبال تابان و درخشان باد

عرضی جان نثار خانہ زاد [illegible]

دکن مین آئی ہے پہر ہمدم بہار بسنت یہ آرزو ہے ملے شاد کو بھی حکم حضور	شاد	مبارک آپکو جم جم ہو شہریار بسنت کہ تو بھی دہوم سے لا میری پیشکار بسنت

۳ پیرو مرشد اعلیحضرت حضور پرنور بندگانعالی خلد اللہ ملکہٗ مدظلہ العالی

بعز عرض اقدس حضرت میرساند

اے میرے پیر و مرشد - دس برس سے غلام امیدوار ہے کہ یہ عزت قدیمی خانہ زاد کو پہر حاصل ہو خداوند عالم بحق پنجتن آپکی سال اس امید کو پورا کرے اور سرکار سے حکم صادر ہو - ع -

کہ تو بھی دہوم سے لا میری پیشکار بسنت

امیدوار فضل و کرم - زیادہ حد ادب

الٰہی آفتاب عمر و دولت و اقبال تابان و درخشان باد

عرض

جان نثار خانہ زاد موروثی کشن پرشاد عفی عنہ

۴ پیر و مرشد اعلیحضرت حضور پرنور بندگانعالی مدظلہ العالی خلد اللہ ملکہٗ

بعز عرض اقدس حضرت میرساند

میرے آقا میرے خداوند نعمت آپکی نعمتوں کی مجہ ناچیز سے کیا سپاس گذاری ہوگی سرکار جس طرح اپنے خانہ زاد کی امیدین پوری فرماتے ہین - خداوند تعالے حضرت کے جملہ مقاصد دلی برلائے -

اِس غلام کو اپنی خوش قسمتی پر کیون نہ ناز ہو کہ ایسے غلام نواز اور بندہ پرور نے خانہ زادی کا شرف عطا فرمایا ۔

پس یہ غلام دست بستہ بکمال ادب اِس امر کا ملتجی ہے کہ جس عزت سے اپنے غلام کو سرفراز فرماتے ہیں ویسی ہی عزت سے خانہ زاد اور غلام زادونکو پرورش اور سرفراز فرماتے رہین سرکار کی خوشنودی اور رضامندی اِس غلام کے لئے دونون جہان کی سعادت ہے

اللہ تعالیٰ سرکار کو اِس غلام سے خوش اور راضی رکھے ۔ بحق محمدؐ و آل محمدؐ ۔

زیادہ حد ادب ۔

رباعی

ہے دل سے شب و روز الٰہی یہ دعا	آصف کا بڑھے روز خدایا پایا
کہلاسے یہ ہن اور دکن کا خاقان	ہو پنجتنِ پاک کا سر پر سایا

الٰہی آفتاب عمر و دولت و اقبال تابان و درخشان باد

عرض جان نثار خانہ زاد موروثی کشن پرشاد عفی عنہ

(۵) اعلیحضرت حضور پرنور بندگانعالی خلد اللہ ملکہ وظلہ العالی

بعد عرض اقدس حضرت پیر و مرشد میرساند

فرمان واجب الاذعان بشکونافذ ہوا ۔ اس خانہ زاد و جان نثار موروثی کی عزت افزائی ہوئی

بڑا افتخار حاصل ہوا۔

جب حکم قضا شیم کے پڑھنے کی عزت حاصل کی۔ معلوم ہوا کہ خداوند نعمت قدر قدرت ظل سبحانی نے اپنی رحمدلی اور شاہانہ عواطف کو اس غلام کے حال پر مبذول فرماکر اس نمکخوار کو فوج باقاعدہ کی سرفرازی سے بہرہ سربلند فرمایا۔

خانہ زاد اپنے خداوند نعمت قدر قدرت ظل سبحانی کے ان بے بہا انمول مراحم کا جو غلام کے حال پر مبذول ہین۔ اسکے اداے سپاس سے عاجز و قاصر ہے نہ قلم کو یارا ہے کہ ثنا لکھے۔ نہ زبان مین قوت ہے کہ مدح سرائی کرے۔ شکر کرنا حق تو یہ ہی کہ چھوٹا منھ بڑی بات ہے۔ لیکن بجا لانے کے لئے زبان اور قوت بیان چاہئے مین قلیل البضاعت بے مایہ ہون۔ ہان کچھ ہوسکتا ہے تو صرف اسیقدر کہ اپنی جان کو نچھاور کرون۔ مگر تب بھی حق نمک خداوندی سے ادا ہونا محال ہی۔ فدوی کی جان نثار ہونے ہی کے لئے پیدا ہوئی ہے۔

چپ رہون تو کفران نعمت ہے۔ حیران ہون کہ کیا کرون بجز اسکے کہ سوے آسمان نظر کرکے اور خداے عزوجل کی حمد اور اُسکے برحق نبیؐ کی نعت کے بعد دونون ہاتھ اٹھاکر بصدق دل اور سچے عقیدت سے ان چند اشعار کو ترجمان دل کرون ؎

ہے شاد کی یہ جناب باری سے دعا	شاد	حضرت کا فزون ہو جاہ و عمر و دولت
جبتک ہے جہان مین فوج و لشکر قائم		ہمراہ رکاب شاہ دوڑے نصرت

زیادہ حد ادب۔ الٰہی آفتاب عمر و دولت و اقبال تابان و درخشان بادا

[illegible] جان نثار خانہ زاد موروثی [illegible]

ابھی جو دھوم سواری شاہ آتی ہے	شاد	کبھی ادہر تو کبھی ہم اُدہر کو دیکھتے ہین
جو گھر مین آگئے ای شاد بندگان حضور		کبھی ہم اُنکو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہین

(۶) اعلیحضرت حضور پرنور بندگانعالی خلد اللہ ملکہٗ مدظلہ العالی

بغرض اقدس حضرت پیر و مرشد — میرساند

حضور بندگانعالی کا غلام بلکہ غلامان غلام خانہ زاد کشن پرشاد کا دماغ عرش برین پر ہے اور کیون نہو حیدرآباد کے خاقان کلاہ گردون پناہ رشک قزل ارسلان غیرت سنجر وسکندر خلیفۃ الرحمانی نے قدوم میمنت لزوم سے کلبۂ خانہ زاد کو رشک گلزار ارم بنایا ظلمات مین جاکر سکندر نے جو بہ ہمنوئی خضر نہین پایا وہ اس نمکخوار کو گھر بیٹھے ہاتھ آیا۔ الحمد للہ والمنۃ کہ دولت جاوید پائی۔ مُنہ مانگی مراد خانہ زاد کے ہاتھ آئی ــ جانین نذر حضور شاہ تہین۔ آنکہین فرش راہ تہین۔ باد غالیہ بار کی مروجہ جنبانی۔ گردون کی کواکب سے دُرافشانی۔ نصرت او فتح جلو مین۔ سواری رومین تھی۔ سواری تھی کہ باد بہاری تھی یقیبونکی زبان پر دورباش وادب کی صدا جاری تھی۔ بانگ خلیل اللہی کی گرم بازاری تھی ؎

زقدر و شوکت سلطان نگشت چیزے کم	سعدی	زالتفات بمہمان سراے دہقانے
کلاہ گوشۂ دہقان بآفتاب رسید		کہ سایہ بر سرش انداخت چون تو سلطانے

قطعہ مذکورہ کے مفہوم کا غلام مصداق تہا۔ ساری خدائی کو اسلئے اتفاق تہا ہجوم خلق خدا جوق جوق تہا۔ شاد کا ستارہ رشک اوج عیوق تہا۔ اور ہر ایک کے زبان زد یہ شعر تہا ؎

شاد

ستارہ چمکا ہے بخت جاگے ہین شاد تیرے کہ آجکی شب
مکان کو تیرے حضور عالی نظام آئے نظام آئے

بکمال ادب غلام عرض پرداز ہے کہ بروقت حضوری اگر غلام سے کوئی سہو یا خطا ہوئی ہو تو بمصداق ؎

برمن منگر بکرم خویش نگر ؎

امیدوار معافی کا ہون - مالک کی حضوری مین موسی علیہ السلام کا جو حال ہوا وہ روشن ہے اگر غلام سے بباعث فرط مسرت و رعب شاہی کوئی سہو یا گستاخی ہوئی ہو تو کیا عجب ہے مگر اللہ کی رحمت قہر سے بڑھی ہوئی ہے - حضرت ظل سبحانی ہین - زیادہ کیا عرض کرون - صدق دل سے ہاتھ اٹھا کر دعا کرتا ہون -

قطعہ

آصف کو خدا رکھے ہمیشہ آباد
دولت کے بہی خواہ سرافراز رہین

شاد

اور مورد الطاف رہے دایم شاد
بدخواہون کی مٹجائے الٰہی بنیاد

خداوند عالم جل شانہٗ سرکار کے ظل عاطفت کو تا ابدالآباد قلمرو دکن پر قائم رکھے اور اس غلام کو سرکار اپنے مراحم خسروانہ سے عزت افزائی فرماتے رہین - زیادہ حد ادب - الٰہی آفتاب عمر و دولت و اقبال تابان و درخشان باد

عرضی جان نثار خانہ زاد موروثی کشن پرشاد عفی عنہ

(٧) اعلیحضرت حضور پرنور بندگانعالی خلد اللہ ملکہٗ مدظلہ العالی

بعزعرض اقدس حضرت پیر و مرشد سیرساند

بمجرد صدور فرمان خداوندی خانہ زاد کل پانچ بجے عصر کے کوہ شریف پر حاضر ہوا اطلاعاً عرض کیا۔

پیر و مرشد کی بیشمار نعمتون کی سپاس گزاری مین خانہ زاد کی زبان قاصر ہے بجز اسکے کہ دل سے یہ دعا کرون۔

رُباعی

دل وکشورت جمع ومعمور باد	سعدی	ز ملکت پراگندگی دور باد	
تنت باد پیوستہ چون دین درست		بداندیش را دل چو تدبیر سست	

زیادہ حد ادب۔ الٰہی آفتاب عمر و دولت و اقبال تابان و درخشان باد

عرضی

جان نثار خانہ زاد مولوی [illegible] عفی عنہ

اللہ کے فضل سے شرف یہ پایا	شاد	فرمان حضور لامع النور آیا
ہر دل سے دعا شاد کی میرے آقا		کرسی پہ ہو تخت آصفی کا پایا +

(٨) اعلیحضرت حضور پرنور بندگانعالی خلد اللہ ملکہ مدظلہ العالی

بعزعرض اقدس حضرت پیر و مرشد سیرساند

فرمان واجب الاذعان نے مع شبیہ مبارک عودرود لاکر غلام کو سرفراز اور سربلند کیا۔

محبوب علی شاہ دکن نے مجھکو کیا شکر ادا ہو اس عطئے کا شاد	شاد	تصویر مبارک جو عطا کی اے شاد ہے دل سے دعا خانۂ آصف آباد

سے میرے جہان پناہ مرجع عالم حضرت کی صحت و سلامتی کی نوید نے اس غلام دور اُفتادہ کو زندگی تازہ بخشی۔ حافظ حقیقی حضرت کو ہر طرح ہر وقت مظفر و منصور اپنی حفاظت میں رکھے۔

سرکار کا یہ جان نثار دنے غلام پیرو مرشد کے زیر سایۂ نعلین مبارک بعافیت حضرت کے خیر مقدم کے انتظار میں چشم براہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ظل عاطفت ظل سبحانی کو مع شاہزادۂ بلند اقبال و جمیع اولاد و احفاد باین مراحم خسروانہ برقرار رکھے ؎

شاد	خدا سے دعا ہے کہ میرے حضور سلامت رہیں پاس ہوں یا کہ دور	

زیادہ حد ادب۔ الٰہی آفتاب دولت عمر و دولت و اقبال تابان و درخشان باد۔

جان نثار خانہ زاد صوفی کشن پرشاد عفی عنہ

(۹) پیرو مرشد اعلحضرت حضور پرنور بندگانعالی خلد اللہ ملکہ ظلہ العالی

بعز عرض اقدس حضرت میرساند

فرمان واجب الاذعان مورخہ ۲۵ رمضان المبارک اسطرح شرف ورود میمنت آمود لایا

جیسے بہار چمن مین۔ روح تن مین۔ مژدۂ خیر مقدم کی بدولت کچھ دن پہلے ہی فدوی کے ہان عید ہو گئی۔ ایک مادۂ تاریخ سن نبوی فرمان ہمایون کے پڑہتے ہی ہاتھون ہاتھ آیا جو بطریق نذر پیش ہے۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف ؎

حضور بندہ کو آتے ہین تو شاد نے لکہا یہ سن	شاد	یہ پہونچی جان فزا خبر نسیم دلکشا خیبر ۱۳۱۷	

اللہ تعالی اس سرکار کو تب تک سلامت اور با فتح و نصرت رکھے جبتک عید رمضان و لیلۃ القدر روے زمین پر برقرار ہین۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ

زیادہ حد ادب۔ الٰہی آفتاب عمر و دولت و اقبال تابان و درخشان باد

عرضی جان نثار خانہ زاد محمد علی حسن شاد عفی عنہ

شاد	ہوون کیونکر شاد دلسے شاہ کے افضال کو پانچ تلوارین ملی ہین پانچوین شوال کو	

(۱۰) پیر و مرشد اعلیحضرت حضور پر نور بندگانعالی خلد اللہ ملکہ مدظلہ العالی

بعز عرض اقدس حضرت میرساند

فرمان خداوندی جہانپناہی مع تین کشتیون کے جنمین نو قبضہ شمشیر عطیۂ شاہی پانچ اس خانہ زاد کے لئے اور چار دونون غلام زادون کے واسطے عطا ہوے ہے

شرف ورود لاکر باعث صد ہزاران افتخار ہواے

تلوارین نوجو شاد کو شہ نے عطا کین آج	شاد	عزت بڑہائی شاہ نے اس جان نثار کی
بندہ بھی بندہ زادے بھی دیتے ہین یہ دعا		شہ کو مدد ہو پنجتن و چار یار کی

خداوند عالم بحق اِنّا فتحنا لک فتحًا مبینًا صمصام فتح وظفر کو مصداق والشمس والقمر والنجوم مسخرات بامرہٖ۔ تمام عالم پر فائح رکھے۔ اور نعرۂ کوس صاحبقرانی تمام جہان مین بلند فرمائے۔ جبتک خدائے عزوجل کی صفت ناصری باقی ہے تب تک حضرت کی شمشیر فتح و نصرت مع تخت و بخت و دولت و عظمت و جرات و جلالت و بسالت و جاہ و حشم فاتح الابواب مفتوح رہے۔ آمین۔

بدخواہان دولت کی ہستی موہوم برق صمصام سے بمصداق لہم عذاب الحریق فی النار والسقر ہو آمین ے

حاصل تجھے دنیا کی ہو شاہی آصف	شاد	با فضل خدائے جن وانس و بیچون
تلوار تری ہو سرخرو عالم مین		قبضہ مین شہا ترے ہو ربع مسکون

زیادہ حد ادب۔

آفتاب عمر و دولت و اقبال تابان و درخشان باد

عریضہ

جان نثار خانہ زاد موروثی کشن پرشاد عفی عنہ

(۱۱) بملاحظہ حضرت پیرو مرشد اعلیحضرت حضور پرنور بندگانعالی خلد اللہ ملکہ ظلہ العالی

عرضی

تنہا یہان پہ چھوڑکے اِس جان نثار کو
دہارور جاکے شاد بھی صید افگنی کرے
منظور وہ نہین ہے تو یہ عرض ہو قبول
جو حکم ہو گاشتہ کا بجا لاؤن گا ضرور

منظوم

سرکار آج جاتے ہین سیر و شکار کو
رخصت ملے جو شہ سے اطاعت گذار کو
قدمون کے ساتھ اپنے رکھین پیشکار کو
اور دون گا صدق دل سے دعا شہریار کو

بسانِ مہر و مہ تابندہ باشی
الٰہی تا قیامت زندہ باشی

جان نثار خانہ زاد موروثی [illegible] عفی عنہ

(۱۲)

نواب صاحب والا مناقب عالی مراتب عنایتفرمای دوستان
کرمفرمائی مخلصان نواب امیر کبیر بہادر زاد اشفاقہ و دام عنایۃ

چٹھی مصور جمعیت نامۂ اتحاد مورخہ دیروزہ وصول بجت شمول ہوئی واپس مرسل ہے۔ اگر تیاری نقل مین ایک ماہ کی مدت کی ضرورت ہے تو مخلص کو آپکی خواہش کے موافق ایک ماہ تو کیا اگر اس سے اور کچھ زائد عرصہ بھی درکار ہو تو بخوشی منظور۔ اِس ذرا سی بات کے لئے آپ نے جو تحریر کی زحمت فرمائی یہ آپکی

عنایت کا باعث ہے جسکا بدل مشکور ہون۔ زیادہ ایام شادمانی مدام بکام باد فقط

شاد عفی عنہٗ

(۱۳)

نواب صاحب جمیل المناقب کرمفرمای مخلصان نواب سرو قار الامرا بہادر دام کرمہٗ

	سکہ زد از فضل یزدان زمن میر محبوب علی شاہ دکن	

اس شعر مین (یزدان زمن) پر جو اعتراض سید علی صاحب بلگرامی نے جمایا تھا وہ اسطرح اُٹھگیا جسطرح اردے بہشت کے آتے ہی بہمن ودے کا عمل اُٹھ جاتا ہے مین اس اعتراض کو بالراس والعین تسلیم کر لیتا کیونکہ ہمارے بادشاہ جم اقتدار کے سکے مین اگر خدانخواستہ غلطی ہو تو معاذ اللہ کا مقام ہے۔ لیکن بحمد اللہ کہ آغا شوستری سلمہ نے (یزدان زمن) کو جائز رکھا۔ اور بدلایل قاطع فضل رب عرشی بھی اسکو صحیح کہتے ہین۔ اور ببراہین ساطع شوستری۔ مردم ایران زمین۔ عرشی محقق فارسی۔ اعتراض غلط (یزدان زمن) صحیح۔ وہو المطلوب فقط

شاد عفی عنہٗ

---

(۱۴)

نواب صاحب جمیل المناقب عنایتفرمائے دوستان کرمفرمای مخلصان نواب سرو قار الامرا بہادر دام عنایتہ۔ مبارک خطاب سرو قار الامرائی کے۔سی۔آئی۔ای۔ نے جسطرح زمانہ مین سر برآوردہ کیا ہے اس عزت کی وہی نسبت ذاتی ہے جو کہ سر کو جملہ جوارح انسانی سے ہے۔ خداوند عالم آپکو سرکارین کی قدردانی

دقدر افزائی سے سربلند رکھے۔ فقط
شاد عفی عنہٗ

(۱۵)

نواب صاحب والا مناقب عنایتفرمائے دوستان کرمفرمائی مخلصان
نواب سروقار الامرا بہادر دام عنایتہٗ۔ بعد تسلیم و تمنائے حصول مواصلت
لوکریز قلم ہوتا ہی۔ کہ آپکا عنایت نامہ پہونچا تشریف آوری کی خبر سے مسرور کیا میری ہمت
تقاضی نہین ہوتی کہ آپکو تکلیف دون۔ مگر جب آپ اِس دلی اتحاد سے تشریف فرما ہونا
چاہتے ہین تو مجھے صرف اسقدر کہنا کافی ہے ؎

خوشا وقتے و خرم روزگارے
کہ یارے برخورد از وصل یارے

زحمت نہو تو جمعہ کے روز دس بجے صبح کے یا چار بجے شام کے تشریف لاسئے
جو منظور ہو فقط
شاد عفی عنہٗ

(۱۶)

نواب صاحب والا مناقب عنایتفرمائی دوستان کرمفرمائی مخلصان
نواب سروقار الامرا بہادر دام عنایتہٗ۔ مولوی خیر المبین صاحب کی
عرضی مع عریضہ فرامرز جنگ بہادر جو مولوی صاحب کی حسن لیاقت اور دیانت
وغیرہ کی نسبت وثیقہ ہے جناب کی خدمت مین روانہ کرکے متصدع ہون کہ
مولوی صاحب مذکور واقعی ایک لایق اور ہوشیار و دیانتدار عالم شخص ہین۔ اور

جناب نے وعدہ بھی کیا ہے کہ درصورت خلوسے عہدہ تقرر ہو جائیگا۔ ہرچند یہ حکم آپکا کافی ہے مگر اسکی تعمیل سردست ہونی غیر ممکن ہے۔ لہذا آپ اِس عریضہ پر قطعی حکم فرماکر مخلص کو مشکور فرمائین۔ درینولا میرزا محمد علی صاحب دوم تعلقدار کی مالگزاری پر مقرر ہوے ہین انکی جگہہ خالی ہے۔ اگر یہ اُس جگہہ ترقی پا جائین تو مخلص نہایت مشکور ہوگا۔ اَلْکَرِیْمُ اِذَا وَعَدَ وَفَا۔ زیادہ عنایت ولی روز افزون باد فقط

شاد عفی عنہ

(۱۷)

نوابصاحب والامناقب عنایتفرمائے دوستان کرمفرمائے مخلصان نواب سرو قارالامرابہادر دردام عنایتہ۔ سید محمد یحییٰ حال وارد بلدہ حیدرآباد دکن جو ایک شریف خاندان کے معزز صاحب ہین اُنکے پیش کردہ مکاتبات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خدیو معظم کے نظر کردہ اور اُس دربار کے اراکین مین سے ہین۔ انکی خواہش دلی ہے کہ جناب کے محامد اوصاف اور ہمدردی ابنائے جنس کا مادہ جو قدرتی طور پر آپکو عطا ہوا ہے اسکے ذریعے سے بارگاہ شاہی تک باریابی کی عزت حاصل کرکے فائز بمرام ہون اسلئے مخلص جناب کی خدمت مین اِس نیازنامہ کے ساتھ سید صاحب کو پیش کرکے اپنی تحریر کو اِس مصرع پر ختم کرتا ہے ؎

برکریمان کارہا دشوار نیست

شاد عفی عنہ

(۱۸)

نوابصاحب والامناقب عنایتفرمائے دوستان کرمفرمائے مخلصان نواب سرو قارالامرا بہادر دام عنایتہ

میرے علاقہ کے راج باغ واقع بیرون دروازہ دودہ باؤلی سے پانی کا نل جبوقت
لایا جاتا تھا اُسوقت علاقہ داران تعمیرات سے یہ وعدہ ہوا تھا کہ باغ کو پانی دیا جائیگا آپکو بھی
یاد ہوگا کہ خود آپنے بالمشافہ وعدہ فرمایا تھا۔اسوجہ سے مین نے اپنے باغ کی زمین مین
بدین خیال کہ کار سرکاری و فیض جاری ہے بلاکسی مطالبہ نقصان نہ مع اشجار نل لیجانیکی
اجازت دی۔اسکا بدلہ یہ ہوا کہ پانی بالکل بند کر دیا گیا۔کبھی کبھی گاہے ماہے کچھ حوض مین
پانی بڑی منت اور عاجزی کے بعد دیا جاتا ہے۔

دفتر سے تحریرات اسقدر ہوئین کہ وہان مداد خشک ہوگیا اور نوک زبانِ قلم گھس گئی۔ادہر
درختون کے حق مین باغ کی زمین۔زمین کربلا ہوگئی۔درخت زبان حال سے العطش العطش
گویان ہین جنکی بربادی کی وجہ سے میری ایک بیش بہا محاصل کی جائداد تلف ہو رہی ہے
یا تو براہ کرم ایفاء وعدہ فرمائے۔یا یہ بتلا دیجئے کہ نقصانِ مال کا دعوی تعمیرات کے کس
عہدہ دار پر کیا جائے ع

	بر کریمان کارہا دشوار نیست	

باران کرم کا طالب شاد عفی عنہٗ

(۱۹)

نواب صاحب جلیل المناقب عنایتفرمائے مخلصان نواب آصف یار الملک بہادر دام عنایتہٗ

آپکا اتحادنامہ پہونچا کیفیت سے مطلع ہوا مجھے نواب معتضد جنگ بہادر کے ساتھ کسی قسم کا
ملال ہے اور نہ وہ معتوب ہین۔مجھے خوب یاد ہے کہ اِس بیوقت وظیفہ خوار ہونے کا تاسف ہے
مگر مین مجبور ہون کہ یہ حکم نواب مدار المہام بہادر کا ہے۔اگر قبل از اجرای حکم مجھ سے استفسار ہوتا

مجھ سے مشورہ کرتے تو مین ضرور نواب معتمد جنگ بہادر کے لئے واجبی تائید کرتا۔ اور اب بھی حتی المقدور اُنکی واجبی تائید بلحاظ اُنکی قدامت اور ملکی ہونے کے۔ کرنے کے لئے مستعد ہون۔ زیادہ ایام شادمانی مدام بکام باد۔ شاد عفی عنہ

(۲۰)

نواب آصف یاور الملک بہادر

حضرت من شاہ مردان کے وزیر
پوچھتا ہے شاد یون بعد از سلام
خان دوران نے بلایا ہے مجھے
حضرت جاوید آئے ہین وہان
مرثیہ پڑھنے مین یہ بھی طاق ہین
مین تو جاؤنگا ضرور اے مہربان
بھیجئے آپ اس مرے خط کا جواب
حضرت من مشفق عالی جناب

شاعری مین بے عدیل و بے نظیر
شاعری سے یان نہین ہے اسکو کام
مرثیہ خوانی ہے وان تیئیس ۲۳ سے
حضرت قاسم کا کل ہوگا۔ بیان
لکھنؤ کیا شہرۂ آفاق ہین
لطف ہو گر آپ بھی آئین وہان

شاد عفی عنہ

(۲۱) **ایضاً**

نامۂ اخلاص پہونچا اے جناب
اس عنایت کا بدل مشکور ہون
میری خاطر سے وہان آپ آئینگے
گاہ مین ہون اور رتم ہو کہربا

شکر یہ مین لکھ رہا ہون یہ جواب
شاد ہون محظوظ ہون مسرور ہون
لطف تازہ مجھ پہ یہ فرمائینگے
تب کشش نے یون عمل اپنا کیا

	شاد کی ہو یہ دعا یارب قبول		ہون مدد پر آپکے سبط رسول

(۲۲) شاد عفی عنہٗ

نواب صاحب والا مناقب عنایت فرمائی دوستان کرمفرمائے مخلصان نواب آصف یاور الملک بہادر زاد لطفہٗ۔

آپکے عنایت نامہ کے دیکھتے ہی دل شاد شاد ہوا۔ اللہ تعالی مبارک کرے۔ مین بخوشی تمام آپ کے حسب استفسار تفصیل سے اطلاع دینے پر آمادہ ہون چنانچہ فہرست منسلک ہذا ہے اسکے علاوہ اس مبارک جشن کے متعلق مجھے ارشاد ہوگا تو مین اسکی انجام دہی مین ہمہ تن حاضر ہونا باعث سعادت خیال کرونگا۔ نذر تو ایک معمولی بات ہے جس سے آپ بھی واقف ہین۔ انعام وغیرہ کی حالت کا اندازہ دشوار ہے۔ بروقت جو مانگے مناسب طور پر دینا چاہئے۔ اسلئے کہ سب جگہ ایک قاعدہ مرعی نہین ہے اسکے علاوہ وقتاً فوقتاً جو آپ دریافت فرمائینگے اپنے علم اور واقفیت کے موافق مین جناب کو اطلاع دیا کرونگا۔

ف۔ یہ مبارک جشن کس روز اور کس مقام پر ہوگا اس سے ضرور ایما فرمائیے۔ اس روز اسپورٹس بھی ہونگے۔ فقط

شاد عفی عنہٗ

(۲۳)

نواب صاحب والا مناقب عنایت فرمائی دوستان کرمفرمائی مخلصان نواب آصف یاور الملک بہادر زاد عنایتہٗ۔

چارخاصونکی رقم من حیث المجموع ساڑہے تین سوسے کچہ زائد ہوتی ہے۔ اور چار
باندالون کا خرچ ڈیڑہ سوسے کچہ زائد ہے۔ خاصے بذریعہ عباس علی خانسامان
تیار کرائے گئے۔ باندان اپنے انتظام سے کشتیان باندالون کی اور انکا متعلقہ سامان
علی العموم واپس ہوجاتا ہے اور اگر یہ ارادہ ہو کہ کشتیان اور انکا سامان سب پیشکش
کردیا جائے تو بھی ممکن ہے۔ لیکن جو باتین ہونی چاہئین انکی منظوری علی الحضرت
سے ضرور ہے۔ اسکے بعد جو امر منظور رہ جائے اُسکا انتظام مناسب ہی۔ پروگرام جلسہ
اسکے ساتہ منسلک ہے فقط شاد عفی عنہ

(۲۴)

نوابصاحب والا مناقب کرمفرمائے دوستان نواب شمس الملک بہادر زاد الطافہ وعنایتہٗ

جناب کا نامۂ الطاف پہونچا۔ اِس مکتوب کی عبارت کی نیرنگی سے عجب لطف دکہایا
خصوصاً آپکے اس فقرے نے (مین آپکا احسانمند ہون کہ کئی دفعہ میرے مطالب
آپ سے حل ہوے لیکن مجکو ابتک اسکے معاوضہ تک کا موقع دستیاب نہوا۔)
مین حیران ہون کہ اس مطلب کو کیا سمجھون۔ اگر سچ کہون تو سچ یہ ہے کہ مجہ سے کوئی
خدمت آپکی نہوسکی اور نہ ایسے مواقع درپیش آئے جیسا آپ لکہتے ہین۔ اور آپکے
قول کو جہوٹ بہی نہین کہہ سکتا۔ مگر ہان یہ بہی ایک شاعرانہ بلند پروازی ہے۔
نہ مجہ سے آپکی کوئی خدمت ہوسکتی ہے اور نہ مجہے آپسے کسی معاوضہ کی آرزو ہے

مگر ہان ہمیشہ سے یہی خیال ہے اور اب بھی اسی امر کا متمنی ہون کہ اگر ہو سکے تو سچی اور دلی محبت کو نباہ دیجئے فقط

شاد عفی عنہ

(۲۵)

شیر فیستان امارت نوابصاحب نواب سلطان الملک بہادر

آپ نے فرمایا تھا کہ عزم صید افگنی بالجزم ہے۔ بشرط ممکن ایک ہفتہ کی اجازت حضور بندگانعالی مدظلہ العالی سے لیکر آپکے ہمراہ لطف شکار اُٹھاؤن ع

خوش آن روزگارے کہ بے رنج و غم
نشینند آسودہ یاران بہم

شکار کی خوشی نے میری عقل پر ایسا دہاوا کیا کہ مین نے بھی جھٹ سے اقرار ہی کر لیا کہ ضرور اجازت لیکر آپکو اطلاع دونگا۔ اسکی پوری مثال وہی ہوئی کہ (خوشی مین بندگی بھول گئے) بسنت کی خبر ہی نرہی۔ یعنے سالگرہ مبارک کی تقریب مین فوج کی طرف سے جو جشن ہونے والا ہے اسمین مخلص کی شرکت ضرور ہے۔ مین آپکے ساتھ ہرن ہو جاؤن تو ادہر غیر حاضری کے رجسٹر مین ہرجاؤن سب چوکڑیان بھول جاؤن۔ جل جلالہ شیر کا شکار کیا ہوگا۔ میرا تماشا ہو جائیگا۔ غالباً میرے اس عذر کو آپ عذر لنگ نہ سمجھینگے۔ انشاء اللہ تعالی یار باقی صحبت باقی۔ پھر کسی موقع پر کیا مزا ہوگا کہ ادہر گرما کا موسم ہے۔ اور جون کا مہینا۔ اور وہ گھسان صحرا جس مین اُونچے اونچے سوکھے درخت آپ اور ہمین دو نالی ۵۰۰ بور لئے ہوے شیر کے ملک الموت بنے بیٹھے ہون۔ ادہر ہانکا ہوا

اور شیر بہبہتا ڈکارتا ہوا یہ نکلا اور وہ گولی چلی۔ وائین! اور دہوان اُس پار شیر چارون شانے چت۔ اُدہر آپ اُدہر مین دونون اپنے اپنے نشانے کی تعریف کے پل باندہ رہے ہون یہانتک چہوڑ دیتا ہون۔ اب اسکا تصفیہ کہ صید کسکی بندوق سے نشانۂ اجل ہوا دوسرے موقع دیکھا جائیگا۔

اگرچہ ایک چہوٹی بات کے لئے پانچ منٹ آپکے وقت کے ضائع ہوے مگر شکار کا سین اِس صفحہ کاغذ کے چٹیل میدان مین ایسا کہینچ کے دکہایا ہی کہ باید وشاید۔ اپنے آپ اسکو پڑہکر خوش ہوتے ہون اور لب پر ہنسی نہ آئے تو میرا ذمہ۔ تصدیع معاف خدا حافظ۔ زیادہ ایام شادمانی واتحاد قلبی مدام باد فقط

شاد عفی عنہ

(۲۶)

احسانِ دوست در حق من بے نہایت است
من بے زبان کدام یکے را بیان کنم

مجمع شیرین زبانی منبع جادو بیانی کرمفرمائے بندہ
نواب افتخار الملک بہادر دام لطفہ

ایک شیشہ عسل کا پہونچا بندہ شیرین کام ہوا۔ بخدا چاشنی محبت تازہ اور قوام خلوص کی لذت بے اندازہ پائی۔ جناب کی ان نوازشونکو کوزہ ہائے نبات کہون۔ یا آبحیات حیران ہون کہ کیا کہون۔

نے شکرستان قند و نبات کہون تو می زیبد۔ آپکی شیرین زبانی کیا کم تھی۔ مگر

اِس عنایت سے اور قند مکرر کا مزا پایا۔ اسکی تعریف کرنے سے میرے لب بند ہوے جاتے ہین مزے مین خود شیرین ہے۔ مگر مصری کو بھی مات کیا۔ قند سے تشبیہ دینا بے بات ہے۔ کوزہ نبات کی مثال شیرین گفتاری ہے معجون کہون تو تلخ نہین۔ حلواے بے دود لکھون تو وہ ذوق نہین سچ تو یہ ہے کہ کچھ بھی نہین۔ مگر کسی شکر لب کے لعل لب کی شیرینی اسکی چاشنی سے ذائقہ شکر لبان کا شیرین شہادت خاص و عام ہے۔ اِس ذائقہ محبت کے لیے کوہکن نے شیرین پر اپنی جان شیرین گنوائی مگر **شاد** کو شیرین لبان شکر خا کے بوسہ کا مزا آیا۔ اور زلیخا سے مصر کے ذوق محبت کا مذاق حاصل ہوا۔ بہرحال آپ نے میرا منھ میٹھا کیا خداوند تعالیٰ آپکو بھی باین چاشنی بقند الحاد شیرین کام رکھے ٥

شاد	عسل کے جتنے عدد ہوتے ہین اُتنے ہی سال شاد و خرم رہو تم اور رہو شیرین کام	

راسخ الاعتقاد **شاد عفی عنہ**

---

(۲۷)

نواب صاحب مشفق و مہربان کرمفرماے دوستان
نواب افتخار الملک بہادر زاد عنایتہ

بعد تسلیم و تمنائے حصول مواصلت سراپا مسرت نوکر پُر قلم اخلاص رقم ہے کہ دو شیشیان عطر کی۔ ایک روح افزا۔ دوسرا چنبیلی۔ جناب کی خدمت مین روانہ کرتا ہون یہ عطر اپنے ملکی ہین۔ مگر انکو لاونڈر کی وضع پر ترکیب دیگئی ہے۔ بروز کونسل جناب نے رومال کو سونگھا تھا اور خوشبو پسند آئی تھی۔

واضح ہو کہ یہ عطر بعد استعمال دو منٹ کے توقف سے بو دیتا ہی اگرچہ دہنیت باقی نہین ہی
مگر چونکہ عطر رنگین ہے اسلئے سفید پارچہ پر خفیف سا رنگ آجاتا ہی یہ بالکل میرا تجربہ جدید ہے
یقین ہی کہ آپکی پسند خاطر ہو گا۔ ایام شادمانی مدام بکام باد فقط

شاد عفی عنہٗ

(۲۸)

نوابصاحب مشفق و مہربان کرمفرمای مخلصان نواب افتخار الملک بہادر دام کرمہٗ

میر عبد العلی نواب فتح یاب جنگ مرحوم کے نواسے جو میرے خلیرے بہائی۔ ہونہار نوجوان
ہین۔ انکی خواہش ہی کہ مین آپکی خدمت مین انکی ناخن بندی کے لئے سفارش کرون۔
سبکو یہ معلوم ہے کہ آپکی مہربانی میرے حال پر ازبس ہی۔ علاوہ اسکے میرے عزیز جتنے ہین
ہوتے ہین۔ اور آپکے خاندان سے بہی متوسل ہین انکی درخواست منسلک ہذا ہی
اگر براہ مہربانی انکا تقرر فرمایا جائے تو مخلص آپکا نہایت ممنون ہو گا۔ اگرچہ میرا ارادہ تہا
کہ بسفارش نواب مدار المہام بہادر فوج مین کسی جگہ مقرر کر دون مگر وہ
راضی نہین ہین۔ اسلئے جناب کے اتحاد اور یگانگت نے مجہے مجبور کیا کہ مین آپ ہی سے
اپنے ایک عزیز کی سفارش کرون۔ مجہے آپکی عنایتون سے امید قوی ہے کہ میری یہ
سفارش بیکار نہ جائیگی۔ زیادہ عنایت دلی روز افزون باد فقط

شاد عفی عنہٗ

(۲۹)

نوابصاحب مشفق و مہربان کرمفرمای مخلصان نواب افتخار الملک بہادر دام کرمہٗ

میر سکندر علی صاحب مدرس مدرسہ عالیہ کی خواہش ہی کہ کوتوالی یا صفائی مین جناب کے

زیر حکومت اطاعت کر کے اپنا حسن کارگزاری دکھائین اسوقت دو جائدادین امینی کی خالی ہین کیا عجب ہے کہ صاحب مذکور اپنے ارادہ مین کامیاب ہوجائین لطف یہ ہے کہ تعلیمات مین بھی انکا تقرر جناب ہی کی سفارش سے ہوا تھا۔ شاید اس عہدہ پر مخلص کی سفارش کام آجائے زیادہ عنایت باد فقط

شاد عفی عنہٗ

(۳۰)

نواب صاحب مشفق و مہربان الطاف فرمائے دوستان نواب افتخار الملک بہادر دام الطافہٗ

یقین ہے کہ جناب کا مزاج بہت خیریت سے ہوگا مجلس ادا کی برخاست کے بعد سے ملاقات کا کوئی موقع ہی نہین ملا سے

	فرض کردم کہ بیادِ تو دلم خورسند است لیکن این دیدہ دیدار طلب راچہ علاج	

چند سے ame mole paper جو اس مخلص کے پاس سے گئے ہوئے ہین ارمغان بھیجتا ہون فقط

شاد عفی عنہٗ

(۳۱)

نواب صاحب مشفق مہربان کرمفرمائے دوستان نواب افتخار الملک بہادر زاد لطفہٗ

مولوی محمد عبد الجبار خان صاحب آصفی نے جنکو گلدستہ علوم و فنون کہنا مبالغہ نہ ہوگا بجواب سہ نثر ظہوری ایک کتاب جسکا نام محبوب الکلام ہے تصنیف کی ہے

اس سے انکی دستگاہ سخن کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ اور وہ کتاب خاص کی
مدح مبارک۔ اور امراء دولت آصفیہ کے اوصاف حمیدہ مین ہے مصنف مع کتاب خدمت فیضدرجت مین
حاضر ہوتے ہین۔ وہ صرف اس امر کے امیدوار ہین کہ بالمشافہ وہ اس کتاب کو پیش کرین۔
اور آپکی قدردانی کا تحریری صلہ پائین۔ چونکہ یہ خواہش بھی انکی ذاتی تصنیف سے
کم نہین۔ لہذا یہان یہ کہنا بیموقع نہوگا کہ۔

	تصنیف را مصنف نیکو کند بیان	

آپ قدردان سخن ہین۔ اسلئے مین نے انکی درخواست آپ تک پہونچانا علم و سخن کے ساتھ
احسان کرنا خیال کیا۔ زیادہ ایام شادمانی بکام باد فقط شاد عفی عنہٗ

(۳۲) نوابصاحب مشفق و مہربان کرمفرمائی دوستان نواب افتخار الملک بہادر زاد لطفہ

نامۂ اتحاد مورخہ ۲۴ ذیقعدہ ۱۳۱۶ھ پہونچا۔ بغایت مشکور ہوا۔ جواب مین جو تاخیر ہوئی
اس سے نادم ہون۔ چونکہ مین اُس زمانہ مین شکار کے لئے گیا تہا۔ اور وہان کی واپسی کے بعد
ہمراہ رکاب حضرت پیر و مرشد خلد اللہ ملکہٗ ماڑپلی کے کیمپ شاہی مین حاضر رہا۔ اسلئے مین نے
مولوی عبد الجبار خان صاحب کو آپکی خدمت مین حاضر ہونیکی اطلاع دی
اور نہ جواب لکھہ سکا۔ جب ماڑپلی سے واپس ہوا محرم کا چاند نظر آیا۔ اور اُدہر ہمارے
شاعر صاحب بھی علیل رہے۔ اب کوئی وجہ مانع باقی نہین رہی۔ اسلئے مکلف خدمت ہون
کہ جس روز آپکو فرصت ہو اگر زحمت نہو روز معینہ سے اطلاع فرمائے تو انہین روانہ کردون

انکا مزید باد فقط
راسخ الاتحاد۔ شاد عفی عنہ

(۴۳)
نواب صاحب مشفق و مہربان کرمفرمای دوستان نواب افتخار الملک بہادر زاد لطفہ

ایک صاحب منشی محمد علی نامی گل مانوگرام جمع کر رہے ہین۔ انکی خواہش ہے کہ جناب کے بان کے مانوگرام جو نہایت خوش قطع او مختلف وضع کے ہین انکو ملجائین۔ چنانچہ انکی درخواست منسلک ہذا ہے۔ اگر قبول ہو کر مانوگرام لطف ہون تو عرضی گذار کے حوالہ کردئے جائینگے فقط
شاد عفی عنہ

(۴۴)
نواب صاحب مشفق و مہربان اشفاق فرمای دوستان نواب افتخار الملک بہادر دام الطفہ

کیبنٹ کونسل کے جلاس مین آپ نے مرزا رسوا کے دو شعر مہربانی سے لکھوا دئے تھے مخلص نے ایک بین مین چند اشعار کہے ہین جو آپکے معاینہ کے لئے تحفۃً بھیجتا ہون۔ اسقدر ضرور کہونگا کہ بندہ شاعر نہین ہے۔ اور نہ اس فن مین کامل۔ کسی قدر موزونی طبع کی بدولت اپنے مطالب کو نظم کر لیتا ہون۔ اگر کوئی غلطی ہو مہربانی سے بنظر اصلاح درست فرما دیجئے۔

مرزا رسوا کا اُردو دیوان تمام حیدر آباد مین تلاش کیا مگر کہین پتا نہین لگتا۔ انکا نام اور مطبع کا پتا جہان انکا دیوان طبع ہوا ہے لکھکر لطف فرمائین تو مہربانی ہوگی زیادہ اشتیاق ملاقات فقط

وھوھذا

تم ہی نہین ہو ماہ جبین اور بھی تو ہین +	ہم ڈھونڈہ لینگے کوئی حسین اور بھی تو ہین

کعبہ مین اک فقط نہین مومن سجود مین — سجدہ مین تیرے سرِ نہ مین اور بھی تو ہین

اک بیکسی ہی صرف زمیت کے ساتھ ہے — سو حسرتین یسار و یمین اور بھی تو ہین

پیرِ فلک ہی برسرِ پرخاش اک نہین — اسکے علاوہ برسرِ کین اور بھی تو ہین

اترا نہ اپنے حُسن پہ اے نازنین بہت — بندے خدا کے تجھ سے حسین اور بھی تو ہین

اک زلف ہی بلائے دلِ ناتوان نہین — چشم اور خالِ غارتِ دین اور بھی تو ہین

اے دردِ عشق توہی نہین دلمین میہمان — جمگھٹ ہی حسرتون کا مکین اور بھی تو ہین

قبضہ مین تیرے صرف دکن ہی نہین ہے شاہ — ایسے ہزار زیرِ نگین اور بھی تو ہین

اقبال ہی نہین ہے ہمراہ دل جلو مین شاہ — فتح و ظفر یسار و یمین اور بھی تو ہین

اک مین ہی عشق کا نہین کشتہ ہون ناصحو — فرہاد و قیس زیرِ زمین اور بھی تو ہین

اُس گل کا ہنسکے شاد یہ کہنا بصد ادا
بلبل ہمارے تم ہی نہین اور بھی تو ہین

شاد عفی عنہ

---

(٣٥)

نوابصاحب مشفق و مہربان نواب خان خانان بہادر دام لطفہ

باصفا۔ مژدۂ صحت و اصلاح اختلاف عناصر و اعتدال مزاج وہاج روح کو بالیدگی ہوئی باور کیجئے (اور نہ باور کرنے کی کوئی وجہ نہین) کہ یہ مژدہ آسایشِ جان ہے۔ اور باعث تازگی روح

برین مژدہ گر جان فشانم رواست
کہ این مژدہ آسایشِ جان ماست

سعدی

جناب من۔ آپ خوب جانتے ہین کہ دوست کی مثال ایسی ہے جیسے ایک جسم اور اُسکے مختلف اعضا ایک عضو مین جہان کچھ تکلیف پہونچی تو پھر ہی کسنا پڑتا ہے کہ ع ۔

سعدی	دگر عضوہا را نماند قرار	

دلی دوست کی بھی یہی حالت ہے ۔ بارے شکر خدا ۔ کہ آب ۔ آتش ۔ خاک ۔ باد ۔ کی بے اعتدالیون اور اُنکے باہم مختلف مزاجون کی مخالفت کے دور ہونے سے سب کلفتین دور ہوگئین اور دفع قضیے کے لئے جو جو حکمتین سوجھین اور کی گئین وہ سب موثر ہوئین حکیم مطلق اور شافی برحق ہمیشہ باعتدال عناصر آپکو توانا اور تندرست رکھے ۔

ہے دعا شاد کی یہ صبح و مسا	کہ رہو تا بہ حشر خرم و شاد

ہین عدد جتنے لفظ صحت کے
تم جیو اُستنے سال با دل شاد

راسخ الاعتقاد ۔ شاد عفی عنہٗ

(۳۶)

نوابصاحب مشفق و مہربان کرمفرمائی دوستان نواب فخر الملک بہادر

متجانب سٹی سوسائٹی جو اڈریس آپ نے دیا تہا ۔ اگر اسکی نقل ہو تو ایک کاپی مع اپنے ایک فوٹو کے جس لباس مین آپ اُس روز دربار گہر بار ۔ مین حاضر ہوے تھے لطف فرماکر مشکور فرمائے فقط

شاد عفی عنہٗ

(۳۷)

نوابصاحب مشفق مہربان کرمفرمائی دوستان نواب فخر الملک بہادر زاد لطفہ

بذریعہ اتحاد نامہ مورخہ ۱۵ شعبان سنہ رواں جو تصویر آپ نے روانہ فرمائی تھی۔ پہونچی ۔ ممنون ہوا۔ اس امر مین آپکو جو زحمت دیگئی اسکی معافی چاہتا ہون فقط
شاد عفی عنہٗ

(۳۷)

نوابصاحب شفیق مہربان کرمفرمائے دوستان نواب فخر الملک بہادر زاد لطفہٗ

اولاد کو نور نظر کہتے ہین ۔ ایسی نعمت خداداد کا آنکھون سے ہمیشہ کے لیے اوجھل ہونا نہ فقط غم والم ہے۔ بلکہ بہت بڑی مصیبت کا سامنا ہی مگر حیات وممات اُس خدائے پاک کے دست قدرت مین ہے۔ افسوس ہی کہ باد سموم کے ناموافق جھونکون نے ہونہار نونہال کو پامال جفا کر دیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مین آپ کے اس ہیوقت غم مین خلوص کے ساتھ ہمدردی کرتا ہون ۔ خداوند عالم جلشانہٗ صبر وتحمل عطا فرمائے اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ
شاد عفی عنہٗ

(۳۸)

نوابصاحب شفیق مہربان کرمفرمائے مخلصان نواب فخر الملک بہادر دام لطفہٗ

مین آپکو ایک کار خیر کی طرف متوجہ کرتا ہون ۔ اور غالباً جو سفارش میری جانب سے ہورہی ہے وہ آپکے نزدیک بالکل واجبی ہوگی میر یوسف الدین کی شادی قائم جنگ بہادر کی دختر کے ساتھ جنکی جائداد کورٹ آف وارڈس کی نگرانی مین ہے قرار پائی ہے جو کچھ رقم انکی شادی کے لئے منظور ہوئی ہے سنا جاتا ہے کہ وہ براتیون کی شکر خوری کے لئے بھی کافی نہوگی ۔ چنانچہ عروس کی والدہ کی جانب سے جو درخواست آپ کے روبرو پیش ہے اسکی منظوری پر شادی کا انصرام منحصر ہے ۔ اگرچہ ہر ایک کے مقدور موافق اخراجات کی ضرورت

ہوتی ہے۔ مگر آپ خوب واقف ہین کہ شادی کا انصرام اپنے اپنے خیالی موازنہ سے
المضاعف پر ہوتا ہے۔ چونکہ نوشہ کے بھائی نواب تفضل یاب جنگ بہادر نے
اس سفارش نامہ کی درخواست کی لہذا یہ سفارش اس غرض سے کیجاتی ہے کہ ورثائے
عروس کی جانب سے جو درخواست پیش ہوئی ہو اسکی منظوری ہو جائے تاکہ شادی کا کام
انصرام کو پہونچے۔ اور دولہا و دلھن کا قران السعدین ہو۔ آپ اور ہم عنداللہ ماجور ہون
والسلام مع

برکریمان کارہا دشوار نیست

شاد عفی عنہ

(۳۹)

نواب صاحب مشفق و مہربان دوستان کرم گستر نواب فخر الملک بہادر دام الطافہ

ڈاکٹر تفضل یاب جنگ بہادر بذریعہ اس خط کے آپکی خدمت مین حاضر ہو کر اپنے درجہ اور
تنخواہ اور استحقاق قدامت کا حال عرض کرنا چاہتے ہین چونکہ آپکی ذات باخبر۔ اور ملکی
لوگونکی ہمدرد اور بافیض مانی جاتی ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ انکے معروضہ کو سماعت
فرماکر جس طرح مقدمہ کا آغاز آپکے ہاتھ سے باخیر ہوا ہے ویسے ہی تمت بالخیر بھی ہوگی۔
جناب مدار المہام بہادر نے غالبًا پورے وجوہات پر کافی غور نہین فرمایا ہوگا جسکے
باعث ایک ملکی قدیم اور لائق شخص کے حقوق بے رحمی کے ساتھ تلف ہوئے جاتے ہین۔

برکریمان کارہا دشوار نیست

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْن - شاد عفی عنہ

(۴۰)

مشفق و مہربان نواب بہرام الدولہ بہادر

کل کی مجلس مین جو مرثیہ پڑھا گیا۔ واقعی اکثر بند بے مثل اور بے عدیل تھے خورشید صاحب کی پختہ مغزی اور بلند پروازی اور سخن سنجی کی تعریف اس موقع پر شاعری نہین۔ اسلئے جو سچی سچی بات تھی اسکو رباعی مین موزون کیا تھا۔ آپکے پاس بھیجتا ہون۔ نہ مین شاعر ہون۔ نہ نثار۔ مگر ہان اپنے مطلب کو ٹوٹی پھوٹی اُردو مین کچھ شُد بُد کہہ لیتا ہون کبھی کبھی تغزل کا بھی خیال آجاتا ہے۔ مگر اہل زبان اور کاملین کے روبرو قلم اُٹھانا دل لگی نہین ہی۔ شب سے درد سر ہی۔ کچھ افاقہ ہوجائے تو انشاء اللہ تعالیٰ آج کی مجلس مین ضرور شریک ہونگا۔

محرم کے چاند کے روز ایک رباعی کہی تھی۔ وہ بھی ارمغان بھیجتا ہون۔

رباعی

ہر بند مین ہی جلوہ فگن شانِ انیس
خورشید کا یہ کلام بہجت فرجام
ہر شعر ہے دُر خیز و گہر ریز و سلیس
شاد خورشید علی کا سا ہے نغز او نفیس

رباعی

ہشیار ہو قافلہ محرم آیا
تا شاد فلک پہ بھی ملک ہین ای شاد
ہنگام بکا و شور و ماتم آیا
روتے ہین یہ کہکر کہ مہ غم آیا

شاد عفی عنہ

---

(۴۱)

میرے کرم فرما نواب بہرام الدولہ بہا

آپ کا نامۂ اتحاد و پہنچا بہی تو ایسے وقت پہنچا کہ جب مین ناشتہ کر رہا تہا سو الله طبیعت پہڑک گئی۔ سرقہ مین بہی کہانے کی دعوت کا ذکر تہا۔ یہان تو بندہ اول ہی کئی ڈش چکہ کر بیٹہا تہا باقی ساقی آپکی دعوتی چٹہی نے طبیعت سیر کر دی۔ اب بتلایئے کہ اسقدر رکہا کر بہی پہر کہانا مانگون۔ کیا یہ بہی (بڑن بیٹہہ) ہی یا (ڈہول بیٹہہ) علاوہ اسکے دوستی مین تکلف یعنی چہ ہان صاحب یہ جو آپ نے لکہا تہا کہ آپکو میری دعوت مین کہانا ہوگا۔ الا پرایوٹ ہو یا پبلک واللہ ع۔

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی +

بخدا یہ پرایوٹ اور پبلک کی ایک ہی کہی سبالکل انوکہی بات ہی۔ کیا کوئی چیتان سے یا کوئی پہیلی بہجواتے ہو۔ کہانے کے کئی اقسام ہوتے ہین مگر پرایوٹ اور پبلک یہ دو اقسام بالکل ایجاد بندہ ہین۔

الغرض لکہتے لکہتے اسقدر تحریر کو طوالت دی کہ جواب کیا شیطان کی آنت ہی۔ آپ بہی پڑہتے پڑہتے ضرور اکتا گئے ہون گے۔ لیجئے جواب صاف یہ ہی کہ اگر آپکو دوستی ہو گی تو تکلف دور کہانا وانا برطرف سہ

	خوشا وقتے وخرم روزگارے کہ یاری برخورد از وصل یارے	جامی

اس سے زیادہ اور کیا لطف ہوگا مزید برآن اگر آپ کو منظور ہے کہ تکلف فرمائین۔ [illegible] نعمت سرا کو بلوا لے [illegible] آنکہین ٹہنڈی ہونگی

دل بہلے گا۔ حضرت شاد دلشاد ہونگے والسلام فقط

شاد عفی عنہٗ

۴۲

مشفق و مہربان نواب بہرام الدولہ بہادر

نمیقۂ رشیقہ و صحیفۂ انیقہ مین نے پایا۔ آپ دعوت دیتے ہین منظور منظور۔ لیکن دوازدہم ربیع الاول کو دو شقین میرے آنے کی مانع ہین۔ ایک نیاز دوازدہم شریف جو قدیم سے میرے خاندان مین جاری ہی۔ دوسرے ہم ہندون کا تہوار جسکو راکھی پونم کہتے ہین بارہوین تاریخ کے بعد جو دن مقرر کیجئے غالباً موزون ہوگا۔ دیکھونگا وہ کون مہوشان جادو جمال پری وش۔ زہرہ تمثال مشتری خصال ہین جنکو آپ ناہید نغمہ و باربد نژاد کہتے ہین۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ یار زندہ و صحبت باقی۔ باقی عند الملاقی فقط

شاد عفی عنہٗ

۴۳

دیباچہ دفتر اتحاد نواب بہرام الدولہ بہادر

آپکی دعوت صرف دعوت جلسہ رقص و سرود ہی نہ تھی۔ بلکہ ضیافت مذاق اہل مذاق بھی تھی۔ یون تو لولیانِ شوخ و شنگ شنگ پری رخان فرنگ تین ہی کوئی مہ پارہ زاہد فریب۔ کوئی طاوس زیب ناہید نغمہ باربد نژاد۔ غیرت گلبدنان نوشاد سچی سُر تال نرِ علم موسیقی کی جانین۔ مگران سب باتون پر طرہ یہ کہ آپکی غزل سُنی

جانہا حیات یافت ز حُسنِ کلام تو	
در زیر لب چہ شیوۂ شیرین نہادۂ	

مین نے بھی کچھ فکر کی ہے معاینہ فرمائیے۔

لکھنو کا تمباکو ئے خوردنی خوشبودار پہونچا۔ جہان تھوڑا سا گلوری کے ساتھ کھایا شام جان تک معطر ہوگیا۔ گویا طبلۂ عطار کھل گیا۔ واہ کیا بات ہے۔ مشک و زعفران اسکے دربرومات ہی نافۂ تاتار اِسکے مقابل مین خجل۔ گلاب بصرہ اسکی خوشبو سے منفعل۔ کدیو رجہان آفرین آپکو سُرخرو۔ اور آپکے گلدستۂ محبت کو تر و تازہ رکھے فقط

شاد عفی عنہ

۴۴

پرتو خورشید امارت نواب بہرام الدولہ بہادر

مین نے اسوقت اپنے ایک قدیم دوست روحانی سید عبد العلی حقانی کی آپسے سفارش کرنے کے لئے قلم اُٹھایا ہے۔

اگر میرا قیاس غلط نہو تو یقین ہے کہ آپکو مجھ سے جو محبت ہی وہ میری اِس سفارش کے تائید کی منافی نہوگی۔ بلکہ امیدوار کے مویداور حصول مدعا کے لئے باعث ہوگا۔ اس موقع پر سید عبد العلی صاحب کے خاندانی حالات اور اُنکے اعزاز اور وہ تعلقات جو اِس خاندان سے چلے آتے ہین اُنکا بیان ایک تکلف ہی۔

وہ اسوقت مستغیث ہین۔ اور آپکو مسبب الاسباب نے منجملہ اور اسباب دنیوی کے انکے لئے ایک ذریعۂ سبب گردانا ہی علاوہ اِسکے آپ میرے محب ہین۔ اور مین آپ کا دوست صادق ہون جسکی سفارش کی جاتی ہے بطریق اولی ہم دونون کا خیرخواہ دلی ہے۔ جو ہر طرح لائق قدر اور رعایت ہی۔

قصہ مختصر۔ اُنکے مقدمہ انعام کے متعلق جو فیصلہ ہوا ہے اسکی تعریف اس سے زیادہ کیا ہوسکتی ہے
کہ حق بحقدار رسید۔ آپنے انصاف کیا مستغیث اپنی داد کو پہونچا سگر پنج سالہ نذرانہ کی پخ ایسی
ٹیڑہی کھیر ہے کہ جسکی تعمیل مین نہ صرف وہ عاجز ہین۔ بلکہ آپکی سیرچشمی اور انصاف کے مقابل ایک ادنی
معاوضہ ہے۔

مین یہ نہین کہتا اور نہ آپ مانین گے کہ یک قلم آپ اپنے علاقہ کے قانون کو بدل دیجئے۔
مگر رعایت اور مروت بھی ایک شان ہے۔

اگر یہ اس حکم سے مستثنی کئے جائین اور انکا یومیہ جو آپکی خیرات کا سوان حصہ ہے جاری ہوجائے
تو میری سعی مشکور ہو مستغیث ممنون ہو آپ عنداللہ ماجور ہون۔ اگر بنظر امعان دیکھا جائے
تو ہم اور آپ بھی اکثر ابواب مین بقدر مراتب مختلف مراعات اور مراسم خسروانہ سے مستثنی
کئے گئے ہین۔ اور یہ استثنائی مخل انتظام نہین سمجھی گئی۔ قس علی ہذا۔ آپکے قیمتی وقت کا
تھوڑی دیر کے سلئے جو مخل ہوا وہ صرف اقتضائے محبت کا باعث۔ ورنہ میری عادت نہین
اب مین اپنی تحریر کو اس شعر پر ختم کرتا ہون۔

اے یار باوفا سخنے ہست گوش کن
تا ساغرت پرست بنوشان و نوش کن۔

شاد عفی عنہٗ

۴۵

جناب من نواب فصیح الملک بہادر حضرت داغ دہلوی سلمہ اللہ تعالے

تسلیم۔ کل کے خط نے مجھے بھی متحیر کردیا کہ بیٹھے بٹھائے یہ تہمت کیسی۔ لاحول ولاقوۃ

کیسے لوگ ہین کہ زبردستی بھی پہلے نستے ہین۔ لڑتے ہین۔ کہان آپ اور کہان کنہیالال آپ سوا سے حضور کی ڈیوڑہی کے اور کہین جاتے ہی نہین کنہیالال کے گہر کیون جانے لگے تھے۔

رباعی

یہ نرالی ہے نکالی دل لگی + + بال بیکا اک نہو گا آپ کا	شاد	آپ پہ مجنون نے نالش داغدی ایسی بیتی ایسے ایسے تیون کی

پہلے ہی سے اگر آپ نے مجھے کہا ہوتا تو مین کنہیالال کا اسوقت تک پتا لگاتا۔ اگر وہ جہنم مین بھی ہوتا تو مالک جہنم سے مانگ لیتا۔ خیر کل سے اُنکی ٹوہ مین ہون۔ ملتے ہی آپکو اطلاع دونگا فقط

شاد عفی عنہ

۴۶

جناب من نواب فصیح الملک بہادر حضرت داغ دہلوی سلمہ اللہ تعالےٰ

تسلیم۔ نامۂ شفقت اسطرح آیا جیسے باد نوروزی چمن مین۔ لفظ (آئے) کی نسبت آپنے جو بحث کی وہ بالکل ٹہیک ہے۔ اِسکا کیا جواب دون۔ سوال لاجواب ہی۔ چونکہ اتنو ما قصے تیار ہوچکے۔ اور بعض اساتذہ کی مثالین موجود بھی ہین۔ لہذا فی الحال رعایت فرمائے۔ آئندہ سے آپکی تقلید کیجائیگی۔ اور (آئے) کے ۲۱ عدد لونگا۔ اور یہی صحیح ہے۔ کالسکہ دودوی سفر کے لئے تو ازبس موزون۔ مگر حضر کے لئے حضور پرنور حضرت بندگانعالی مدظلہ العالی کے ہمراہ رکاب ظفر انتساب اِس سے بڑہکر روضۂ رضوان اور باغ ارم مین بھی لطف نہین۔

حق تعالیٰ پیر و مرشد کو مع شاہزادہ جم حشم ہمیشہ مظفر و منصور رکھے ؎		
	خدا سے دعا ہے ہمارے حضور سلامت رہیں پاس ہوں یا کہ دور	

اگر موقع ملے تو شاہزادہ والا دودمان کی خدمت اقدس میں عرض کر دیجیئے کہ آپکا جان نثار خانہ زاد **شاد** آداب و قدمبوسی عرض کرتا ہے اور یہ دعا دیتا ہے کہ آپ زیر ظل عاطفت حضرت ظلِ سُبحانی مدظلہ العالی سلامت اور شادمان رہیں۔ ظلکم ممدود بحق ملک الودود فقط

شاد عفی عنہُ

۴۷
جناب من نواب فصیح الملک بہادر حضرت داغ دہلوی سلمہ اللہ تعالےٰ

آپ نے ۔جتلانا۔ بتلانا ۔ دکھلانا ۔ ان قافیوں پر جو کلام داغ میں متروک ہیں اعتراض فرمایا تھا ۔ میں تسلیم کرتا ہوں ۔ چونکہ **ذوق** اور **غالب** کے کلام میں یہ جائز ہیں اور آپ حضرت ذوق خاقانی ہند کے شاگرد ہیں اس خیال سے میں نے یہ قافیہ باندھا آئندہ سے ضرور خیال رکھوں گا ۔

کثرت مشاغل اور ہجوم افکار کی بدولت نماز تک تو بعض اوقات قضا ہو ہی جاتی ہے (جو انسان پر فرض ہے) اصلاح شاعری تو سُنّت موکدہ بھی نہیں اسکا یاد نہ رہنا مقتضاء بشریت ہے فقط

شاد عفی عنہُ

جنابِ من نواب فصیح الملک بہادر حضرت داغ دہلوی سلمہ اللہ تعالیٰ

تسلیم۔ الحمد للہ مجھے بہت خوشی ہوئی کہ حضرت خداوند نعمت مدظلہم العالی مع اسباب وغیرہم بہ شادمانی رونق بخش ہوئے۔ مین نے اُس روز یہ ٹھان لی تھی کہ رباعیات وغیرہ روانہ کرون مگر یہان افواہ تھی کہ حضور عالی اعلیحضرت مدظلہ العالی ایک دورہ دور زمین تشریف سے آتے ہین اسلئے مین نے یہ خیال کیا کہ اگر میرا لفافہ چلا جائے ضرور اُسکو حجت قہقری ہوگی۔ اسلئے تامل کیا۔ اب معلوم ہوا کہ حضرت ابھی دو چار روز وہان رونق بخش رہین گے۔ اسلئے خدا کے سپرد کرکے لفافہ جسٹرڈ بھیجتا ہون ایک نظر اگر آپ دیکھ لین تو بہتر ہوگا۔ براہ کرم اسقدر ضرور خیال رکھئے کہ ہر کاغذ کی رو او رپشت دیکھ لیجئے تاکہ کوئی قطعہ اور رباعی فروگذاشت نہو جائے۔

بعض بعض تاریخون کا داد طلب ہون۔ آپکی دعا کی برکت سے مین شاد ہون۔ میری دعا دلی سے آپکو اللہ تعالیٰ شاد رکھے فقط

شاد عفی عنہ

۴۹

جنابِ من نواب فصیح الملک بہادر حضرتِ داغ دہلوی سلمہ اللہ تعالیٰ

تسلیم۔ دواخانہ مین مشک خرچ ہوگیا۔ اسلئے تاخیر ہوئی۔ میرے ایک دوست کے ہان مشک خالص ہے اُن سے منگوایا ہے۔ آتے ہی سہ پہر یا کل تک انشاء اللہ تعالیٰ روانہ خدمت کرون گا۔

ابھی مجھ سے پنڈت جی ملے اور آپ کا وہ فقرہ مشکیزہ والا جو سرشار صاحب کیلئے

ٹھیک یہی تھی سنایا بے اختیار ہنسی آئی - واقعی وہ شعر سُننے سُنانے کے قابل ہے -
کیا عجب ہو کہ انکا ساقی سقہ ہی ہو -
حسب فرمایش ایک دوست کے حضرت ذوق کے تتبع مین چند شعر لکھے ہین - چنانچہ
آپکے دیکھنے کے لئے بھیجتا ہون - اس غزل کے دیکھنے کے بعد اُس زمین مین قدم رکھنا
گویا مُنہ چڑہانا ہے - مگر اُستادون ہی کے کلام دیکھنے اور سیکھنے سے مبتدی بھی بجائے خود
اُستاد بنجاتے ہین -
یقین ہے کہ جناب کا مزاج خیریت سے ہوگا - خداے تعالیٰ جلشانہ ہمیشہ خیریت سے رکھے -
اسی غزل پر ایک خمسہ کہہ رہا ہون فقط
شاد عفی عنہ

۵۰

جناب من نواب فصیح الملک بہادر حضرت داغ دہلوی سلمہ اللہ تعالیٰ

مزاج شریف کی کئی روز سے کیفیت معلوم نہین ہوئی - کیا شکایت ہے اور خدانخواستہ
کیون طبیعت کسلمند ہے - یقین ہے کہ بفضلہ مزاج خیریت سے ہوگا - اللہ تعالیٰ خیریت سے
رکھے - بہت سے شعرا نے آئینہ کی ردیف مین وہ طبع آزمائی کی کہ آئینہ کی ناک مین دم آگیا
یہانتک کہ کسی نے خورشید کو حجام بنایا - اور گھر گھر آئینہ دکھانے کی خدمت سپرد کردی
خیر وہ تو بڑے بڑے آئینہ خانہ ہین - مین بھی نہین آئینہ خانون مین جا کر ایک ریزہ لا یا
اور اُسکو تراش خراش کرکے آئینہ آرسی کی صورت مین ڈہالا - اِس سے بڑہکر کیا قدر
ہوگی کہ آپ پسند فرمائین اور کسی کی رونمائی مین تحفہ بھیجدون فقط
شاد عفی عنہ

۵۱

مہربان مولوی احمد حسین صاحب

الحمد للہ سب خیریت سے ہین۔ عشرہ شریف شہر مین ہین۔ انکی مہاندا ریان بڑی ہو رہے ہوکام ہو رہی ہین۔ حضرات امامیہ پنجتنی نے غم حسنین مین قیامت بپا کردی ہے۔ یہ سب کچہ ہے مگر بقول حضرت شاد غلام و تلمیذ حضرتِ آصف۔

رباعی

اگرچہ ماہ محرم کا جملہ سامان ہے — مگر قدوم شہنشہ کا دل مین ارمان ہے
حضور آئین تو پھر شاد ہو بڑی ہی بہار — اگر اُنکے قدم سے دکن غیرتِ گلستان ہے

شاد

شاد عفی عنہ

۵۲

مہربان من مولوی احمد حسین صاحب

تقریب سالگرۂ مبارک مین جسقدر اڈریس پبلک کی جانب سے مختلف جلسون مین پیش ہوئی ہین اور حضرت پیر و مرشد ظل سبحانی خلد اللہ ملکہٗ نے زبان فیض ترجمان سے جو جوابات ارشاد فرمائے اُن سبکو ایک جگہ مرتب کر رہا ہون۔ کُل سامان میرے پاس موجود ہے — مگر نواب فخر الملک بہادر نے جو اڈریس منجانب سٹی اسوسیشن پیش کیا وہ میرے پاس نہین ہے۔ نواب صاحب سے طلب کیا اُنہون نے جواب دیا کہ گاؤخورد ہو گیا — بہر حال آپ کے پاس موجود ہین۔ اگر آپ سرکار مین عرض کرکے ایک نقل اسکی لطف فرمائین تو سبحان اللہ۔ فقط

شاد عفی عنہ

۵۳

مہربان مولوی احمد حسین صاحب

رہتے کہاں ہین آپ کا کس جا مقام ہے

ملتے ہین ہمسے اور نہ پیام و سلام ہے

مزاج شریف ؟ خیال مرا کیا برخاست ہوگئی کہ آپ کی ملاقات ایک دم ترک شد۔ خیرجہان رہیے اچھے رہیئے۔ اور دوستون سے دلی محبت رکھئے۔ اور ممالک کے خیر خواہ رہیئے۔ ہان مین آپ کو ایک امر خیر کی طرف متوجہ کرتا ہون۔ اگر آپ بھی سعی کرینگے تو بقول کسی بندی کے۔ جو سیوا کرے گا وہ میوہ پائیگا۔ حضرت سید پیر بادشاہ صاحب قبلہ سالک راہ معرفت خضر طریق حقیقت ہے۔ آپ بھی خوب واقف ہین۔ اور آپ یہ بھی جانتے ہین کہ ایسے بزرگان دین کی خدمت خالصاً للہ ادا کرنا عین فرض و فرض عین اور موجب سعادت دارین ہے۔ وہ تو متوکل ہین۔ نہ انہین ہماری خدمت سے غرض اور نہ دنیا سے کام۔ مگر ہمپر انکی اطاعت فرض نہین تو واجب ضرور ہے۔ مین نے حضرت ممدوح کے فرزندون کی جانب سے ایک دعانامہ اپنے بادشاہ ظل اللہ کی خدمت مین معروضہ کے ساتھ گذرانا ہے جس مین حضرت کے فرزندون اور حضرت کی خانقاہ اور خادمین کے اخراجات کی معاش کے لئے سفارش کی ہے یقین ہے کہ آپ تک وہ عرضی ضرور آگئی ہوگی۔ اگر نہ بھی آئے تو آپ اس دو حرفی رقعہ کے ذریعے اجرای معاش خانقاہ وغیرہ کے لئے کلمۃ الخیر کے ساتھ سعی فرماکر مجھے ممنون کیجئے اور آپ بھی سعادت حاصل کیجئے۔

چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْن۔ وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ۔ فقط

شاد عفی عنہ

۵۴

مہربان من نواب ناظم الدولہ بہادر

چار قسم کے عطر پہونچے۔ ہر ایک رشک نافہ و مشک از فرق دماغ تو دماغ۔ مشام جان تک معطر ہوگیا۔ سارا گھر اس عنبر سارا سے معنبر ہوگیا۔ چارون عناصر ان عطرون کی خوشبو مین بس گئے۔ ہر ایک سے اتحاد قلبی کی خوشبو آتی ہے۔ اور میرا خدا گواہ ہے نہ عطر ان سے بہتر ہونگے۔ اللہ کرے آپکا گھر بسا رہے۔

آپکی تحریر کے مطابق انکا امتحان کرکے ضرور مین آپکو لکھون گا۔ یون تو ہر خوشبو سے فرحت ہوتی ہی۔ مگر ان عطریات کی خوشبو سے چوتھی کی نسرین بدن دلہن کے جسم کی خوشبو آتی ہے ؎

شاد	ورد زبان دعا یہی صبح و مسا رہے جس گھر مین ایسے عطر ہون وہ گھر بسا رہے	

شاد عفی عنہ

۵۵

مہربان من نواب ناظم الدولہ بہادر

مین نے سنا ہی کہ آپکو حقہ پینے کا شوق ہے۔ کیا یہ بات سچ ہے؟ خدا ایسا ہی کرے ان خوب یاد آیا کبھی کبھی آپکو مین نے حقہ پیتے دیکھا بھی ہے۔ مگر سنا ہے کہ تنباکو

نایاب ہوتا ہی۔ ضرور ہوتا ہوگا۔ کیون نہو۔ آپ سا شوقین اور تمبا کو اچھا ہونا کیا معنی اِس خط کو پڑہکر آپ ضرور یہ کہین گے۔ کہ اس لایعنی کتابت سے نیتجہ کیا۔ بیشک مگر آپنے ضرور یہ بھی سُنا ہوگا کہ

	خوشتر آن باشد کہ سِرِ دلبران گفتہ آید در حدیثِ دیگران	

توبہ توبہ غلط گفتم۔ حضرت **شاد** اسوقت حقہ پی رہے ہین مگر بازاری تمبا کو نے انکے ناک مین دم کر دیا۔ خانہ ساز کہین نظر بند ہے۔ اگرچہ سوار لانے گیا ہے۔ اور اسکو تاکید بھی کر دی گئی کہ دُہوین کی طرح اُڑ کر جائے۔ اور خوشبو کے مانند واپس آئے مگر خدا جانے ہوا نے اُسے کدہر اُڑا دیا۔ یا آگ نے توے کی طرح جلا کر خاک کر دیا ہے

شاد	ابتک پتا نہین ہے ہمارے سوار کا کیا حال **شاد** مین کہون اِس انتظار کا	

اگر آپ اِسوقت حقہ پی رہے ہین۔ اور خدا کرے کہ پیتے ہون تو ذرا مہربانی سے دہوان اِس جانب اُڑا دیجیے تاکہ خوشبو سے دماغ خمیرہ ہو جائے والسلام فقط

شاد عفی عنہ

۵۶

مہربان نواب ناظم الدولہ بہادر

پانچ قطعہ بہ خط نستعلیق جو میرے دست و قلم کے لکھے ہوے ہین بطور ہدیہ روانہ کرتا ہون کہ اِس صفحہ عالم مین یادگار زمانہ رہے۔ والسلام خیر الاختتام

شاد عفی عنہ

۵۷

مہربان نستعلیق گو نواب ناظم الدولہ بہادر سلامت

آپ کا نامہ وداد پہونچا۔ مین یاقوت رقم یا جواہر قلم ہون نہ روشن نگار۔ ہان خط مایقرے لکھ لیتا ہون۔ میرے خاندان کے بانی آنجہانی کے وقت کے جو قطعے اور شعر اور مختلف اقسام کے خط بڑے نامی گرامی خطاطون کے لکھے ہوے میرے تصویر خانہ مین ہین انکے متواتر و متوالی دیکھنے سے دل مین خوشنویسی کا شوق پیدا ہوا۔ علم شے بہ از جہل شے۔ چونکہ آپکو مجھ سے محبت ہے اور بھجوائے (دل رابہ دل رہیست) مجھے بھی قس علیٰ ہذا۔ ماضی و حال کے سترہ عدد قطعات اور روانہ کئے کہ میرے پاس رہنے سے زیادہ تر احسن یہ ہے کہ آپ کے پاس رہین ہان میرے مہربان۔ ایک فقرہ جو آپ نے لکھا وہ پہیلی ہے یا چیستان۔ مین نہین سمجھا۔ اس عقدۂ مالاینحل کو حل کیجیے۔ تاکہ میری فہم کے نزدیک تر ہو۔ آپکا فقرہ بھی نستعلیق چال سے کم نہین۔ راہ تجسس طلب ہے میری عقل کے ناخن شکستہ ہین اس دائرۂ دوربینی کا مرکز کیا ہے جس طرح نسخ اور تعلیق سے تعلیق استخراج کیا گیا ہے اسی طرح ہمنے اپنے خط اور آپ کے نامہ اتحاد سے معما استخراج کیا ہے۔ مگر حل معما متعلق معما کشا۔ اور اسکا نظم و نسق اسکے ذمے جس کا خطاب منجانب حضور شاہ ناظم الدولہ ہو فقط

شاد عفی عنہ

۵۸

مہربان نواب میجر افسر الدولہ بہادر

مکتوب پہونچا - مسرور ہوا - آجکل بمبئی مین Man shooting کی پریکٹس ہورہی ہے - ہمارا بال شوٹنگ کس شمار مین - واللہ ملک الموت بھی عجیب گل چلے ہین -

شاد عفی عنہٗ

۵۹

مشفق ومہربان میجر افسر الدولہ بہادر

قبل ازین مین نے آپ سے ذکر کیا تھا کہ شکار کے لئے اپنی جاگیر کو جاتا ہون - چنانچہ آج مین نے سرکار سے رخصت حاصل کی ہے - میرے پاس گولی کی کوئی عمدہ اکسپرس کی بندوق نہین ہے - آپکے ہان کوئی بندوق ہو تو بھیجئے انشاء اللہ تعالیٰ بعد واپسی واپس کر دون گا - مین نے سُنا ہی کہ اُس جاگیر کے قریب آپکی بھی کوئی جاگیر بنام اَنپوگوڑہ واقع ہے اور وہ بہت پاس ہے - اس سمت اگر شکار وغیرہ کو جانے کا اتفاق ہو تو آپ کے علاقہ کے کارپرداز مانع نہون - اُنکو تاکید ہو جائے تو مناسب ہی فقط

شاد عفی عنہٗ

۶۰

مشفق ومہربان میجر افسر الدولہ بہادر

تہنیت نامہ بہجت شمامہ پہونچا - دادے بہار کبادی سے دل شاد ہوا - بافضال الٰہی وبتصدق اقدام خداوندی حضرت پیر ومرشد ظل سبحانی خلد اللہ ملکہٗ خدمت سوروشی سے سرفراز ہوا - حق تعالیٰ میرے آقاے ولی نعمی کی عمر و اقبال مین

یوماً فیوماً ترقی عطا فرمائے کہ اپنے خانہ زادکی ابقدر عزت افزائی فرمائی — اور آجتک یہ خاندان چندولعل اسی عنایات خسروی سے سرفراز ہوتے ہوے چلا آرہا ہے۔ اور آئندہ کے لیے بھی بہت کچھ امید ہے —

ف۔ شافی مطلق آپکو جلد صحت عطا کرے فقط

شاد عفی عنہٗ

۶۱

مشفق و مہربان میجر افسرالدولہ بہادر

مین نے سنا ہے یوروپین افسرون کے ہان تہکار ی تانگے مضبوط ملتے ہین اگر واقعی ایسا ہے اور آپکے خیال مین کچھ قباحت نہو تو دو تانگے مجھے دلوائیے فقط

شاد عفی عنہٗ

۶۲

مہربان من نواب افسرالدولہ بہادر

ایک جلد شکارنامہ حضرت پیرومرشد ظل سبحانی خلد اللہ ملکہٗ بانتصاویر روانہ ہے کیجیے تو باعث مسرت ہے فقط

شاد عفی عنہٗ

۶۳

مہربان من نواب میجر افسرالدولہ بہادر

متہراپانڈے جوالہ آباد مین ہین انہون نے جسوقت کہ سواری مبارک کلکتہ و دہلی بزمانہٗ سابق رونق افروز ہوئی تھی تو پانڈے صاحب مذکور نے

تبرک اپنی طرف سے داخل بارگاہ خداوندی کیا تہا۔ اور وہ تبرک بتوسط میرے جد مہاراجہ نراندر بہادر کے دونون وقت داخل ہوا تہا۔ اب چونکہ مین ہمراہ رکاب حاضر ہون گا۔ اگر سواری اس طرف سے رونق افروز ہو تو انکی طرف سے تبرک داخل ہو گا پس اسکو بارگاہ خداوندی مین بعد اظہار حقیقت حال وکیفیت ماضیہ داخل کرا دیجئے۔ اس تحریر کا ہر وقت آپکو خیال رہے فقط

شاد عفی عنہ

۶۴

مہربان من میجر افسر الدولہ بہادر

مزاج شریف حسب استدعا سفرنامۂ نظام ابتدا سے انتہا تک دیکھا۔ اپنی استعداد کے موافق مین نے اسکی تصحیح کر دی۔ چنانچہ اصل صحت شدہ ایک جلد جو میرے پاس تھی اس رقعہ کے ذریعہ سے واپس کرتا ہون فقط

شاد عفی عنہ

۶۵

نیر برج شجاعت میجر افسر الدولہ بہادر درخشندہ باش

آپ کا خط پہونچا۔ مسرور کیا۔ شوٹنگ کی مبارکبادی کا شکریہ قبول ہو انشاءاللہ تعالیٰ ضرور پریکٹس کرون گا۔

چہوٹی بندوق مع پانسو ٹوٹون کے پہونچنے کا آپ نے جو ذکر کیا اسکا ڈبل شکریہ۔ مگر ایسی تین بندوقین ایک میرے لئے اور دو بچون کے لئے کلکتہ مین اگر ملین تو ضرور لے آئیے۔

راؤڈ شہور سکیو ہے۔ غالبًا اسکے پاس ملین گے۔ باڑ گدانے کے لئے مستعد ہون۔ مگر گہوڑا ملنے پر موقوف ہے مین بخوشی اجازت دیتا ہون کہ کلکتہ مین کوئی عمدہ گہوڑا باڑگدانے والا ملے تو فوراً لے لیجئے۔ اب مدت کم رہی شاید قبل از روانگی۔ بقول آپکے ملنے کا موقع نہ ملے۔ اسلئے بصدق دل دعا کرتا ہون کہ خداوند عالم سب سے اول میرے آقا میرے پیرومرشد کو یہ سفر وسیلۃ الظفر مبارک کرے۔ اور جو جو خیر خواہانِ مالک ہمراہ رکاب سعادت انتساب ہین حضرت کے اقدام کے ساتہہ ع

بسلامت روند و باز آیند

میرے مہربان۔ اسقدر ضرور مہربانی کیجیے کہ میرے خداوند نعمت کی خیر وعافیت اور مسرت وشادمانی سے مجھے اطلاع کرتے رہیئے مین آپکا ممنون ہونگا۔ اگرچہ میرا قالب یہان رہیگا مگر جان حضرت کے قدمون کے ساتہہ رہیگی خدا حافظ۔

	بسفر رفتنت مبارک باد بسلامت روی و باز آئی۔	

ف۲۔ سرکار کی سواری کا ایک پروگرام بھیجئے۔ ابتک مجھے نہین پہونچا۔

ف۳۔ مولوی محمد عبدالباقر خان کی زبانی مین نے کچہ کہوایا ہے ضرور اسکو سنئے۔

شاد عفی عنہ

۱۶

مہربان من میجر افسر الدولہ بہادر۔

میرے پہلے خط نے گلبرگہ مین ضرور آپ سے ملاقات کی ہوگی۔ مگر عدیم الفرصتی نے آپکو جواب دینے سے مجبور کیا۔ بہرحال نامہ بر کی زبانی آپکی خیر و عافیت معلوم ہوئی دل شاد ہوا۔

خداوندتعالی سے امید ہو کہ حضرت ظل سبحانی مدظلہم العالی مع شاہزادۂ بلند اقبال چشمش مرساد صحت و عافیت مظفر و منصور مراجعت فرماے بلدہ ہوکر اپنی پیاری رعایا اور جان نثارون کا دل شاد فرمائین گے۔

اگر پروگرام شایع ہو تو ضرور مجھے ایک بھیجئے۔ روزانہ کاروبار سرکاری متعلقہ مدار المہامی مین صبح کے نو بجے سے شام کے پانچ بجے تک مصروف رہتا ہون۔ پانچ سے بجے ذرا ہواخوری سے دل و دماغ کو تازی ہوا دیتا ہون۔ آٹھ بجے شب کے ڈنر اُڑاکر ٹرانسوال کے میدان جنگ مین بویرون کی لڑائی کا سین۔ اور اُنکی عالی حوصلگی دیکھتا ہوا بیٹھا رہتا ہون۔ واہ رے بویر جان پر کھیل تو رہے ہین۔ مگر انجام مین انکے خرمن ہستی پر خدا جانے کونسی بجلی کڑکڑا کر گریگی کہ بارود کی طرح اُڑ جائینگے صفحۂ زمین پر بویرون کا کوئی نشان بھی دکھائے تو دیکھے۔

بحال بویران بخشم ٹرنسوال و بحال زار را

گیارا بجے میدان جنگ سے واپس ہوکر اپنے بڈروم مین سو جاتا ہون یا پانچ بجے صبح تک بمصداق. فَسِیرُوا فِی الْاَرْضِ۔ فَسِیرُوا اِعلیٰ السَّمَاءِ فلک پر قدرت کی بوقلمونی کی

سیر کرتا رہتا ہون۔ ادہر پانچ بجے کہ بندہ رحمت کی طرح زمین پر نازل ہوجاتا ہے۔ ادہر آنکھ کھلی تو کیا تہا ع۔

خواب تہا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تہا

پہر اپنی دنیا ہے وہی ہم ہین۔ اور سرکاری کاروبار۔

ف ۲ ۔ شاہزادہ بلند اقبال کی خدمت اقدس مین عرض کیجیے کہ خانہ زاد شاد آستانہ عالی کو بوسہ دیکر دعا کرتا ہے کہ زیر ظل عاطفت ظلسبحانی ظلکم ممدود رکہے۔ ملک الودود حضرت داغ اور حضرت دل۔ داور الملک بہادر اور مولوی احمد حسین صاحب کو میرا سلام پہونچا دیجیے۔ ٹیپو خان بہادر کی باتین یاد آتی ہین تو دل لوٹ جاتا ہے۔ خیریت سے ہین؟

عثمان یار جنگ بہادر کو سلام کہیے فقط

شاد عفی عنہٗ

۶۷
مہربان من میجر افسر الدولہ بہادر۔

تفنگچہ پہونچا۔ مسرور ہوا۔ انشاء اللہ تعالی اکسی روز اسکو چلا کر دیکہون گا۔ چونکہ آپکا دوسرا خط جو مژدۂ مسرت آمیز ہے اُسکے دیکہنے سے مین پہولوں نہین سمارہا ہون۔ دل شاد شاد بلغ باغ ہے۔ اسلئے جواب اس خط کا نہ دے سکا فقط

شاد عفی عنہٗ

۶۸
نیر برج بسالت میجر افسر الدولہ بہادر

آپکا شقہ پہونچا حسب الطلب فور فقطی روانہ کیا۔ بے تکلفی سچے اور دلی اتحاد کی دلیل ہے
مین نہایت محظوظ ہوتا ہون۔ جبتک جی چاہے رہنے دیجئے۔

کل سے حضرت بخار مد عو ہین۔ آج صبح انکو رخصت کیا تہا مگر چار بجے سے پہر مہربانی
فرمائی۔ معلوم نہین کب تک ابہی رہین گے۔ یقین ہے کہ شکار کی واپسی کے بعد آپ ضرور
کسی روز مجہ سے ملین گے فقط

شاد عفی عنہ

۶۹

مہربان دوستان میجر افسر الدولہ بہادر

آپکا خط پہونچا۔ الحمد للہ اب میرا مزاج خیریت سے ہے۔ مگر ناتوانی ہے اور کل سے
کسیقدر پیچش کی شکایت بہی معلوم ہوتی ہے۔
کنگ کوٹہی کی آراستگی حضرت شاہزادہ صاحب قبلہ مدظلہٗ کے قیام کے لئے جو
آپکے ذمہ ہوئی ہے یہ تو ہونا ہی چاہئے تہا۔
نیچرل طور پر آپ مین علاوہ اور خوبیون کے ہر چیز کی آراستگی اور تہذیب کا ایک ایسا
جوہر اللہ تعالیٰ نے دیا ہے کہ بلا مبالغہ مین یہ کہونگا کہ ایسے ہماری سرکار مین شاذ ہونگے
یا راڈ اکس۔ اگر آپکی پسند ہے تو مین بہی ایک نظر دیکہون گا۔ اور بعدہ خریدنے کے متعلق
کہون گا۔
مجہے یقین ہے کہ آپکے چہوٹے فرزند ہونہار نونہال اقبال بہت خیریت سے ہونگے۔
اللہ تعالیٰ عمر دراز کرے فقط

شاد عفی عنہ

بافتح و نصرت جنگ بادا

علم میدان فیروزی میجر افسر الدولہ بہادر

آپکے اسوقت دو خط پہونچے جنمین کل کے میرے رقعہ کا ایک جواب تہا دوسرا وہ خط تہا جسمین آپنے اپنے محاربہ چین مین جانے کی کیفیت لکھی تھی۔

سپاہی کے لئے جنگ مین جانا معراج ہے۔ فوراً مجھے خیال ہوا کہ مین آپکے اس خبر کی تفاول لون۔ فی البدیہہ ایک فقرہ تاریخی یاد آیا جسکو الہام غیبی و رفال نیک اور بشارت تازہ کہنا چاہیئے۔ اس فقرہ کو مین نے اپنے خط کا عنوان اسلیئے کیا کہ اس مبارک مبتدا کی خبر ہے۔

انشاء اللہ تعالیٰ فتح و فیروزی ہوگی۔ خداوند عالم آپکو حضرت پیر و مرشد حضور پرنور ظلہ العالی کی نعلینون کے تصدق مین فتحمند لائے۔

افسوس ہے کہ ہمین ایسے موقعون مین شریک رہنا تو درکنار، دیکھنا بھی نصیب نہین ہوتا۔ ع

بسلامت روی و باز آئی

شاد عفی عنہ

۱۷

خال رخسار طبابت طبیب مزیل اقسام اسقام جہالت نواب لقمان الدولہ بہادر سلامت

۲۰۔ تاریخ ماہ شوال منگل کا آدہا دن گذرا اور ادہر آپ کا خط پیک فرخ پے بنا ہوا آیا مطلب پے فوراً اجراء کے لئے دیدئے گئے۔ غزل دیکھی گئی۔ ماشاء اللہ بہت اچھی غزل

ہوئی اور مطلع تو بیمثل ہے۔ کیا اچھا شعر ہے ؎

دل	گھٹا پر گھٹا چھا گئی حسرتون کی مری قبر پر رو گئے رونے والے	

ماشاء اللہ نئی بات پیدا کی جدت اسے کہتے ہین اور ایک شعر ہے ؎

دل	پکارے گئے اپنے مولی کے بندے بس اب آپکے ہو گئے ہونیوالے	

اہا ہا ہا۔ کیا بے ساختگی ہے ؎

دل	غم و حسرت و یاس و رنج و تمنا مری لاش پر رو گئے رونے والے	

اللہ اللہ کیا رونے والے ہین۔ سبحان اللہ مقطع بھی قابل تحسین ہے

شاد عفی عنہٗ

۷۲

مہربان من نواب لقمان الدولہ بہادر

محرم تو حسن حسین حسین حسین کہتا ہوا شہر مین داخل ہوا۔ مگر پیرو مرشد خداوند نعمت کے نہونے سے محرم پورا الم ہے۔ محرم کا رنگ ہی فق ہو گیا۔ اگرچہ سب لوگ محرم الحرام دل خوش کرنے کے لئے روشنی کا ٹھاٹھ جابجا کر رہے ہین اور آبدار خانے لگائے جارہے ہین۔ سبیل والے پیاسون کو پانی پلا رہے ہین ع

پانی پیو سبیل یہ نذر حسین ہے

ٹھنڈا ٹھنڈا پانی پیو - اور نہر علقمہ کے سوکھے ہوئے لب - دجلہ و فرات کی بیکسی - شیر خوارون کی بے بسی - آل رسولؐ کی تشنہ لبی - سبط نبیؐ کا پیاس مین ضبط کرنا یاد کرکے رونا شروع کرو اور داخل حسنات ہو -

کہین شربت کی ٹھلیان تقسیم ہو رہی ہین کوئی قہوہ دہنیا نذر کر رہا ہی مگر بقول شاد -

رباعی

محرم است و لے شاد ظل سبحان نیست	شاد	بہ طبع ذوق تماشائے این چراغان نیست
ہمہ براے حضور است وا و بصید لسال		چہ چارہ شاد کہ ترک رسوم آسان نیست

ہان صاحب سنئے محرم کا تو یون حشر ہوا - مگر سواری مبارک کب رونق افروز ہو گی ہماری آنکھین قدمبوسی کے سلئے ترس رہی ہین - ادہر دل بیقرار ہے طبیعت پریشان جی اُداس - شاد اکیلا - اب اتنے مرضاے ہجر کو کون سمجھائے - یک انار و صد بیمار ع

خدا کرے کہ مجھے شاد - شاد بلوالین

چو طرفہ سناٹا ہے - ایسا سین کبھی اس بلدہ کے اسٹیج پر نہین دیکھا گیا - خدا کرے کہ سرکار جلد رونق افروز ہو کر اپنے خانہ زادون کو سرفراز فرمائین یا باری تعالے تو ایسا ہی کر - مجھے محرم عید تھی مگر انکے پورا محرم ہے - بس ترڑ کا ہو گیا - اللہ مالک ہے فقط جواب کا طالب شاد عفی عنہ

۳۷

ارسطو فطرت لقمان حشمت نواب لقمان الدولہ بہادر دام حکمتہٗ

نامۂ اتحاد ہو چکا - مضامین رنگا رنگ سے دنیا کی بوقلمونی کا نقشہ نظر کے سامنے کھینچ دیا

گرم و سرد زمانہ سے کے مزاج سے پوری آگہی ہوئی - خداوند عالم جان عالم کو اس کا ابد بیاست میں تا ابد الآباد برقرار رکھے - آمین -

میری بیخودی کیا اور میں کیا سچ تو یہ ہے کہ اُس آقا کی بندہ پروری اور غلام نوازی کا احسان ہمارے سر پر ایسا ہے کہ ہم اُن احسانات کا شکریہ ادا کرنے میں بالکل عاجز ہیں - بس دل سے یہ دعا کرتے ہیں ؎

	مہ و خورشید کو جبتک ہے قیام شاد - آباد رہیں آصف جاہ	شاد

قطعہ کے مصرع اولی میں شاد کا لفظ ذو معنی ہوتا ہے - اسلئے عمداً رکھا گیا - مسودہ میں بقول آپکے (شاہ ظلِ سبحانی) بھی لکھا گیا ہے - بہر حال اس ترمیم کا شکریہ - خدا خدا کرکے محرم بڑی مشکلوں سے گذرا ابھی آبِ روان دیکھنے کے لئے آپکا جی چاہتا ہے - واہ واہ اچھی سُنائی یہاں ہوش رفو چکر ہو گئے - جل جلالہٗ ع -

منعم بکوہ و دشت بیابان غریب نیست

یہ سب صحیح - مگر خدا جانے ہمارا کیا مستبر ہو - اللہ مالک ہے - بہر حال یہاں ہیں اور رہیں گے - حضرت آصف کے جان نثار رہیں گے - مگر دوری شاق گذرتی ہے - خدا کرے کہ آپ ٹیلیفون سے سرکار کی رونق افروزی کی مبارکباد دیں - اور میں خوشی میں جھومتا ہوا یہ کہوں ؎

کرم نما و فرود آ کہ خانہ خانۂ تست	حافظ	رواق منظر چشم من آستانۂ تست

آپکا قطعہ بیمثل تہا - جدید ہرکارے کی کیفیت سے اطلاع ہوئی مشکور ہوا - بوڑ
لقوے اور فالج کے پہیری مین وندنا رہا ہے دیکہئے کیا ہو - والسلام
شاد عفی عنہٗ

۴۷

درۃ التاج فرق طبابت نواب لقمان الدولہ بہا سلامہ

اُدہر ٹہیک بارہ کی توپ دغی - اور گہڑیالی نے گجر کی چوٹ لگائی - ادہر ڈاکئے نے
پہونچایا جی خوش ہوگیا - کہ بارے صد شکر جواب لکہنے کو آپ زحمت نہین سمجہے ایک ایک
فقرہ سحر آمیز پر دل لوٹ جاتا تہا - ایک ایک فقرہ پر ہزار جان فدا ہونی چاہیئے - جہا
بے انتہا مژدہ ہاے مسرت افزا کی بوچہار ہو وہان کئی جان فدا ہونی چاہیئین - اسکا حساب
آپ خود کر لیجئے - پہر یہ دو مژدہ ہاے روح افزا ہین جنکو میرا دل ہی جانتا ہے -
خداوند عالم جلشانہٗ ایسا ہی کرے - ایک جلسہ تو کیا - اگر مبالغہ نہ سمجہئے تو دس لاکہ جلسے
دکہاؤن - اور پہر وہ صورتیں ہونگی کہ بہشت کو آپ نہ بہول جائین تو میرا ذمہ - حورین کہ
ہم جوان اُنکے بوڑہے ہے غم سے بہلا ہمکو کب بہائین گے ؎

حورون مین کہان نازو ادا صورت انسان	
جنت مین بہی دنیا کے مزے یاد کرینگے	

خال رخسار پری رخان پر سنگ اسود کا دہوکا نہ ہو تو کچہ شرط بدل لیجئے پہر دل جلد خدا
وہ دن نصیب کرے کہ ظل سبحانی کے اقدام ہون اور شاد کا جو بڑا - اور رہبار کباد
اُنہین لولیان شوخ و شنگول کے لب لعل شکر خا سے سنیئے ؎

این راگ وپرنجانہ اے **شاد** مبارکباد	
این رونق کاشانہ اے شاد مبارکباد	

پھڑک گیا۔ سبحان اللہ کیا کہنا۔ الخط نصف الملاقات صحیح ہے۔ اگرچہ لکھنے کی زحمت
آپکو ضرور ہوتی ہوگی۔ مگر میرے دل کو تو تسکین ہوتی ہے۔ ایک کاغذ اور ایک لفا
ایک ٹکٹ کا خرچ گوارا کیجئے۔ اور اسکا بل ماہانہ بھیجدیجئے۔ ورنہ زحمت ہو تو گاہی گا۔
سلام پیام کا ضرور خیال رہے بالکل ترک نہو۔
اجی حضرت کیا آپ **لقمان الدولہ بہادر** کو پہچانتے ہین۔ اگر تعارف ہے ا
میرا سلام پہونچا دیجئے اور خط نہ لکھنے کا گلا کیجئے۔ خدا حافظ۔

طالب خیر۔ **شاد عفی عنہ**

٧٥

حضرت دل نواب لقمان الدولہ بہادر سلامت

حضرت شاد کی طرف سے ڈاکٹر صاحب کو سلام پہونچائے۔ کہدیجئے کہ حضرت دل
رقعہ پہونچا۔ مضامین دلچسپ سے ناول پڑھنے کا مزا آیا۔ ماشاء اللہ۔ قطعہ بند نہایت
موزون اور بامعنی تھا۔ ایک شعر پر دل لوٹ ہو گیا ہے

خطا سے منفعل ہونا ہماری رستگاری تھی	
وہان پائے رحمت جوشن یان شرمساری تھی	

ماشاء اللہ کیا کہنا بہت ہی بےمثل شعر ہوا ہے

شعرگوئی مین تم اے حضرت دل	**شاد**	ایسان بیدل کے برابر سے نکلے

یہان کی سب مخلوق قدوم بادشاہ دکن کی منتظر ہے۔گرمی کی گرم بازاری اپنی تیزی دکھا رہی ہے۔ ماہ تیر نشانۂ باران ہوگیا۔میگ راج کی آمد آمد کی تیاریان ہین۔مغرب کی جانب سے گھٹائین اُٹھ اُٹھ کے رہجاتی ہین۔مرگسرا نچھتر بہ سواری خر بیدم تشریف لائے ہین۔نجومی کہتے ہین کہ یہ نچھتر دہوبی کے گھر مبارک ہے۔پانی بہت پڑے گا۔ دیکھئے کیا ہوتا ہے۔رندان مے آشام کی نظر آسمان کی طرف لگی رہتی ہے۔بس جہان لکہ ابر سیاہ نمودار ہوا۔باچہین کہل گیئن اور جہوم جہوم کر کہنا شروع کیا ؎

ہو مبارک ہمکو یہ کالی گہٹا
مست ہم ہین اور متوالی گہٹا

خدا کرے کہ باران رحمت برسے۔اور گرما کے سارے گنہ دہوسے جائین۔

ہان صاحب **آسمان جاہ بہادر**۔خدا حشر تک اُنہین زندہ رکھے علیل تھے کل یارون نے ناحق بے پر کی اُڑائی۔اور آسمان چارم پر بٹھا دیا۔

فال نیک ہے۔کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام اِنکے چارہ گر ہونگے۔تو پہر کیا کہنا یہ بھی عیسیٰ نفس کہلائین گے۔سُنا ہے۔کہ اپریشن ہوا ہے خدا نکرے سرطان کا مادہ ہے۔ذیابیطس کا نتیجہ ہے۔خدا شفا دے دم غنیمت ہے۔

یہان دو چار روز سے یاران حاسد **شاد صاحب** کی نسبت کچہ فکر بیجا کر رہے ہین مگر شاد صاحب سے مین ملا تہا۔اور اُنسے کہا بھی کہ دیکہو۔یہ خبر ہے۔اُنکے کان پر جون تک نہ رینگی سُنکر ایسے خاموش ہوے جیسے شاہ خاموش۔یاچپ سیر کا روزہ رکہہ لیا

بڑے اللہ والے لوگ ہین اور متوکل ہین۔ خدا اُنکے استقلال کو قائم رکھے جب مین نے
باصرار کہا تو حضرت یہ جواب دیکر پھر صُمٌ وبُکمٌ ہوگئے۔ س

صائب	نیست از موج حوادث ہیچ خس پروا مرا جنبشِ گہوارہ باشد موجۂ دریا مرا	

ہان خوب یاد آیا۔ لقمان الدولہ بہادر کا سلام **شاد صاحب** کو مین نے پہونچادیا
نہایت محظوظ ہوے۔ اور یہ کہنے کے لئے مجھے ارشاد ہوا کہ گاہے ماہے خیروعافیت سے
دل شاد کرنا۔ والسلام

ف۔ پرچہ ارمغان کے مصرع طرح پر کل ایک غزل مین نے لکھی ہے وہ
منسلک ہذا ہے فقط

شاد کا ہمتا

۷۶

مہربان من نواب لقمان الدولہ بہادر

تاریخین لکھنے کی فرصت بہت کم ملی۔ اسلئے فی الحال تین تاریخین روانہ کرتا ہون
اگر پسند آئین تو محنت ٹھکانے لگی۔ دو تاریخون مین لفظ (دل) کیسے موقع پر آیا ہی کہ جی
خوش ہوگیا اور لطف یہ کہ خاص مادۂ تاریخ مین حضرت دل براجتے ہین۔ بہرحال آپکی فرمایش کی تعمیل کردی

تواریخ

کیسی ایجاد تونے کی ہے کتاب ہاتفِ غیب نے کہی تاریخ +	شاد	ہے تو لقمان کہ ساحرِ بابل شاد لکھہ نسخہ نگارشِ دل ۱۳۱۶

ولہٗ

بہر تاریخ جنرل ڈکل	شاد از خامہ بہ زرِ حسنی سفت
بلبل طبع از ریاض سخن +	نغمہ سنجی بلبل دل گفت
	۱۳۱۶ھ

ولہٗ

اندرین ماہ جنرل ڈکل	گشتہ طبع از عنایت سبحان
بلبل طبع سال تاریخش	شاد بنوشت نغمہ لقمان
	۱۳۱۶ھ

شاد عفی عنہ

میرے دلی مہربان نواب لقمان الدولہ بہادر

آپکا نامہ پہونچا۔ نہایت محظوظ ہوا بیشک آپکا قرض (پریزنٹس) مجھپر باقی ہے خدا کرے کہ یہ قرض آپکا اور ترقی پذیر ہو۔ میرے سے لینے والے دوست شاد و خرم رہین۔

اجی مہربان آپکے کل پریزنٹ مین تو جاری کرنیکو ہمیشہ سے مستعد تہا اور اب بھی ہون بشرطیکہ آپکو لینے مین عذر نہو۔ اگر آپ مجکو وہی کشن پرشاد سمجھتے ہین تو مین بھی آپکو وہی اپنا وفادار دوست سمجھتا ہون جب طرفین مین استبا کا فیصلہ ہوجاے تو پہر نہ مجھے پریزنٹ وغیرہ دینے مین عذر ہے اور نہ آپکو لینے مین عذر ہوگا اگر مصاحبت شاہی کا خیال ہی تو مین بھی اسی بندہ بے جور گلا

ایک ادنیٰ جان نثار ہون اور اُس بادشاہ کی غلامی کا مجھے بھی پورا شرف حاصل ہی۔ ع

ہرکس بخیال خویش خبطے دارد

دینے کو ہم دل بھی دین مگر لینے والے کو اغماض ہو تو علاجے نیست ؎

شاد	دل تو دینے کو ہین آمادہ بدل ہم ای شاد پرکوئی مول بھی لے اسکا خریدار بھی ہو

سچ تو یہ ہے کہ ہمارا یہ مالوٹ ہے ؎

ذوق	کیا غرض لاکھ خدائی مین ہون دولت والے اُنکا بندہ ہون جو بندے ہین محبت والے

ورنہ دل تو کیا دمڑی دینا بھی قطعی حرام ہے۔ ماشاء اللہ۔ آپنے پریزنٹس کے ادائی کی اچھی راہ بتائی۔ واہ کیا پہلو نکالا ہے۔

واللہ دور کی سوجھی۔ کیون خیال مین فرق تو آگیا۔ اِس پہلو سے بوے یگانگت کوسون دور ہے ع

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

آپکو جو کچھ (پریزنٹ) دیا کرتے تھے وہ صرف آپکی اطاعت کا ہی صلہ نہ تھا بلکہ ہماری دلی الفت کا ارمغان تھا ابھی اِس بحر الفت سے پاس آشنا نہین اور نہ اِس کلاس مین پاس پاس ہوے۔ جو اِس پریزنٹ کے مستحق سمجھے جائین۔ چونکہ ایسے پریزنٹ پر ذات جاگیر کا اطلاق لازم آتا ہے تو ایسی صورت مین آپکی اولاد

یا آل - اسکی مستحق ہوسکتی ہے نہ کوئی اور - اگر انکو تامل ہو تو آپ اپنے فرزندون یا دخترون کے نام اجرا کرنا کہے تو ہم بخوشی اسکے قبول کرنے مین آمادہ ہین - بلکہ نہ صرف ہم ہی میان انشاء اللہ تعالیٰ ہماری اولاد کو بھی خدا ایسی توفیق عطا فرمائیگا ورنہ نہ آپ مین دارزمین دیندار اللہ بس باقی ہوس -

ماہر پلی یاد آتی ہی - خدا کرے کہ ہر سال ماہر پلی کا سفر ہوا کرے فقط

غالب عفی عنہ

۸۲

مہربانِ من نواب لقمان الدولہ بہادر

آپکا خط مورخہ ۲ جمادی الثانی مع غزل حضرت دلغ و حضرت دل پہونچا پہلے خط کو بغور پڑھا - آپکے اس فقرہ پر ہنسی آئی کہ اللہ تعالیٰ نے میری زبان و قلم سے تاثیر اٹھا لیا - آپنے تاثیر کو مذکر باندھا ہے - تاثیر مونث ہے اٹھالی کہنا چاہیے تاید ہو کتابت ہو - یہ شکایت آپ بھی نہ کیجئے اور نہ ہمکو کرنی چاہیے - آجکل اُن لوگون کی زبان سے تاثیر اُٹھ گئی ہے جنکی نسبت یہ یقینی امر تھا کہ قیامت تک اسکے نفس باقی رہینگے - خدا جانے کیا بات ہے کیون یہ اُلٹی گنگا بہ رہی ہے -

غالب	درد دل مین ہے نہ میرے نالے مین تاثیر ہے یا الٰہی کیسا بے سوفار کا یہ تیر ہے	

اب رہا میری حالت کی نسبت آپنے جو بات کہی وہ پوری پوری اسکی مصداق ہی ع -

.	برعکس نہ نہند نام زنگی کافور	. .

۷۲ ۔ حضرت داغ کی غزل بے بدل ہے مگر اُستاد کی غزل دیکھنے کے بعد غزل کہنا مشکل ہے۔ آپکی غزل کے اکثر اشعار اچھے ہین بخصوص چند اشعار ذیل کے بہت ہی عمدہ ہوے ہین ؎

یہ دل وہ ہی جسمین ہو دلدار جلوہ گر	دل سبحان اللہ	اس دلکی دسنے لیتے ہین ہردم بلائین ہم
گھر کو لگے جو آگ تو ٹھنڈا کرین اُسے	ماشاءاللہ	دل کی لگی ہوئی کو کیونکر بجھائین ہم
اُلجھے جو زلفِ یار تو بنجاے لاکھہ بار	بارک اللہ	بگڑے ہوے نصیب کو کیونکر بنائین ہم
اک تیرے بخشنے کے بھروسے پہ یاغفور	جزاک اللہ	دنیا مین کرتے جاتے ہین لاکھون خطائین ہم
دل پر قصور سند مصیبت مین ہم نہین	واہ واہ	کسکی خطا ہو مفت مین پائین سزائین ہم

مین نے بھی اپنی افکار کے ہجوم مین بے سر دپا ایک غزل کہی جو درج ہے ۔

وہو ہذا

کسطرح درد دل سے بہلا چین پائین ہم	کبتک جفائین عشق مین یارب اٹھائین ہم
اپنے کو اپنے آپسے جب بہول جائین ہم	اپنی خودی مین یار کو اے شاد پائین ہم
پروا نہین ہی ہمکو جہنم مین جائین ہم	مقصود یہ ہی دلسے تجھے یار پائین ہم
مدت کے بعد آئے ہین گہر مین زہے نصیب	لیتے ہین اپنے یار کی دلسے بلائین ہم
خونِ شہید ناز سے دامن ہوا اُنکا تر	وہ روز جلد آئے کہ گنگا نہائین ہم
پہلو مین دل جو تہا وہ ہوا ابروؤنکی نذر	اب دوسرا کہان سے نیا اور لائین ہم
جمنا ہی رنگ غیرون کے آگے محال شاد	وہ بحرِ حسن چاہے تو گنگا نہائین ہم

دشنام مجکو دیتے ہین محفل مین برملا — دیتے ہین دلسے یار کو اپنے دعائین ہم

بن ٹھن کے آرہے ہین وہ مقتل مین ناز سے — کسطرح اپنے دلکو آلہی بچائین ہم

جور فلک اُٹھانیکی عادت نہین ہمین — ہان ناز ہو جو تیرا تو دلسے اُٹھائین ہم

بگڑین وہ ناز سے تو خوشامد بھی ہم کرین — سچ مچ جو روٹھ جائین تو کیونکر منائین ہم

حاجت نہین ہے ہمکو کسی چارہ ساز کی — پروا نہین کسیکی جو منت اُٹھائین ہم

دلکو ہر اک ادا سے بچایا تو ہے مگر — تیر نگاہ ناز سے کیونکر بچائین ہم

بیٹھے بٹھائے جان پہ کیون اپنی کھیل جائین — کیون بیوفا سے جان کے دلکو لگائین ہم

غفار تیرا نام ہے یارب تو بخشدے — کرتے تری امید پہ ہین سب خطائین ہم

اللہ کرے سنون مین یہ آواز جان فزا — در پر مرے ٹھہر کے پکارین وہ آئین ہم

دل اپنا دیکے پایا ہے اے دلربا تمہین — کیونکر تمہاری یاد کو دلسے بھلائین ہم

شاہِ دکن کا در ہے در دولت و مراد — کعبہ کو بھی سلام ہے وان بھی نہ جائین ہم

پشتون سے کہا رہے ہین نمک شہریار کا — کیونکر نہ روز ہاتھ دعا کو اُٹھائین ہم

بندے ہین بادشاہ کے غیرت پسند ہین — کیونکر عدو سے جاکے کرین التجائین ہم

اللہ وہ دن کرے کہ وہ آئین ہمارے گھر
پہلو مین اپنے شاد صنم کو بٹھائین ہم

دل ٹھکانے ہو تو سب کچھ ہوسکے کیسی شاعری۔ اللہ بس باقی ہوس۔ گاہے ماہے کتابت سے نہ ہوسکے لئے شاید اسمین جی بہلے فقط شاد عفی عنہ

۷۹ حضرت دل نواب لقمان الدولہ بہادر

گلدستہ ریاض خلیل کی مصرع طرح درج ذیل ہے۔ اسوقت ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی ہی ابر نمودار ہے صحرا رشک گلستان بنا ہوا ہے۔ تاڑکے جہاڑ دیکھکر عجب کیفیت پیدا ہو رہی ہے۔ دل مین سُرور آنکھون مین سرور ہے۔ ہر طرح کا سامان ہے۔ مگر ہان پہلو نظاہر سنسان ہے۔ البتہ دلمین کسی کا دہیان ہے۔ رُخ زیبا جلوہ کنان ہے۔ دیر مین کیا ہے نام خدا ہے پنج وقتہ اللہ اکبر کی صدا ہے۔ عاشقون کا دل بتون پر فدا ہے صدائے جرس کافی ہے۔ اگر سچی عاشقی ہے۔
طوالت موجب زحمت ہے۔ یا رشاطر نہ بار خاطر۔ بس قلم اٹھائیے۔ اپنی بیتی کہئے دل بہلائیے ہم بھی کچھ بک رہے ہین ع

بک رہین ہین جنون مین ہم جو کچھ
کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی +

ہائے ان تصورات کا بُرا ہو۔ سنگین دلون کا بہلا ہو۔ خدا جانے کیا دُہن سمائی ہے کچھ ایسی دلبرین آئی ہے کہ وحشت چھائی ہے۔ کیون نہو جب دیکہو وعدہ فردا ہی یہان قیامت برپا ہے ع

آج پہر اُس شوخ نے فقرا کیا
وعدہ امروز بھی فردا کیا

خیر کرین تو کیا کرین۔ کچہ کرتے دہرتے بن نہین پڑتی۔ بتون کی بیوفائی مشہور ہے

یہان ناز۔ وہان نیاز۔ ہم مجبور۔ وہ مختار ہے

شاد	محبت کیا بری شئے ہی مگر بس یہ قیامت ہو ترا مختار ہو جانا۔ مرا مجبور ہو جانا	

ہان صاحب۔ کجا بود مرکب کجا تاختم۔ خدا جانے کیا زٹر مین بک گیا۔ سنئے مصرع یہ ہے۔

مصرع طرح

یار سے خوب یہ انعام لیا	

شاد کہتا ہے

شاد	ایک دل دیکے لئے بوسے سو یار سے خوب یہ انعام لیا	

پھر کہتا ہے

شاد	پڑھتے ہین کعبۂ ابرو مین نماز چھوڑکر کفر کو اسلام لیا	

اور پھر کہتا ہے

شاد	ہوگیا وہ بت بیدین ناراض مین نے اللہ کا جب نام لیا	

ختم کلام والسلام فقط
جواب کا طالب شاد عفی عنہٗ

۸۰

مہربان نواب لقمان الدولہ بہادر

آپکا معروضہ پہونچا۔ واقعی حوادثِ روزگار سے انسان نہایت برخاستہ خاطر اور پریشان حال ہو جاتا ہے۔ مگر مجبوری ہے۔ سوائے صبر کے گذیر نہین۔ اللہ تعالیٰ اگر صبر نہ دیتا تو بنی نوع انسان سے کوئی متنفس ایسے صدمات اور آفات سے جانبر نہوتا۔ پس جبکہ مشیت ہی ایسی ہے کہ ہم صبر کرین تو راضی برضا ءاللہ۔ اگرچہ سب دل سمجھانے کی باتین ہین۔ مگر بہر حال مانے نہ مانے حضرتِ دل کو منانا چاہیئے۔ بیدل نے کیا خوب کہا ہے ؎

بیدل	زندگی در گردنم افتاد بیدل چارہ نیست شاید باید زیستن ناشاد باید زیستن۔	

ہمدرد شاد عفی عنہٗ

۸۱

حضرت دل نواب لقمان الدولہ بہادر

آپکے متعدد خطوط کا مین نے جواب نہین دیا۔ اِس سے یقین ہے کہ آپکی آزردگی خاطر کا باعث ہوا ہو۔ اور آپکو گنجایش شکوہ سنجی ضرور ہوتی۔ مگر آپ خوب جانتے ہین کہ ان دنون میرا کیا حال ہے۔ اور مین کیسی مصیبت مین مبتلا ہون کہ ہونہار نوجوان فرزند کا داغ نصیب ہوا۔

اگرچہ اسمین شک نہین کہ غم رفتہ رفتہ فطرتی طور پر انسان بھولتا جاتا ہے مگر جو زخم انگور نہ

پہٹ پہٹ جائین انکا کیا علاج ہے جو خار چھپکے رہجاتا ہے اسکی خلش نہین جاتی ؎

شاد

کیونکر خلش ہو دور ترے دور تیر کی
اک پھانس سی نہ ہے سینہ کے اندر چھپی ہوئی

ان وجوہ کے علاوہ دو ہفتہ سے میرا مزاج بعارضہ تپ دوبارہ صحت پاکر علیل ہوگیا - اسلئے افسوس ہے کہ ارسال جواب مین تاخیر ہوئی -

آج مین نے قصد کیا تھا کہ ایک دو روز مین آپکے خطوط کا جواب دون - اتفاقاً ایک خط اور آگیا - چاک کیا دیکھا - کوائف مندرجہ سے مطلع ہوا -

انشاءاللہ تعالیٰ مین محمد بن سالم کا ضرور خیال رکھونگا -

بہت دنون سے آپکا کوئی کلام نہین دیکھا ؎

شاد

جامۂ سامی کوئی بھجوائیے
کان ہین مشتاق کچھ فرمائیے

میرا شوق اب وہ شوق نہین رہا - ہان طبیعت جب زیادہ اُکتاتی ہے تو کسی دردبھرے کلام کو دیکھکر اسکا مزا لیتا ہون - رو کر ہنسکر جسطرح گذرے گذار دیتا ہون مگر کیا کہون کہ اب کیسی گذرتی ہے - وہی ہم ہین اور وہی دل ہے - مگر کایا پلٹ ہوگئی -

بقول شاعر ؎

شاد

نشا رہی ہے وہ اور نہ وہ دل کی اُمنگ ہے
بدلا ہوا کچھ اپنی طبیعت کا رنگ ہے

یقین ہے کہ آپ خیریت سے ہونگے۔ کسی روز ملئے تو فقط
افسردہ دل **شاد عفی عنہٗ**

۸۲

حضرت دل نواب لقمان الدولہ بہادر

آپکا رقعہ مع غزل پہونچا۔ مسرور ہوا۔ دل کے بہلانے کا اچھا لٹکا ہے۔ غنچۂ دل پژمردہ تھوڑی دیر کے لیئے گرد انقباض سے رہا ہوا۔ نور العین واقف فقدان نور عین کے حال سے واقف ہوتے تو یہ شعر حسب حال نہ کہتے ؎

صد غنچہ بشگفت الا دل من	
اے وا دلِ من ای وا دلِ من	

اکثر شعروں نے غنچۂ دل کے ساتھ باد بہاری کے جھوکوں کا کام کیا۔ یوں تو ہر ایک شعر بجائے خود مصداق ع

ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است

لیکن چند شعر واقعی قدر و منزلت کے جواہر ہیں تولنے کے لایق ہیں۔

وہم ہذا

دل	وہ ہی یکتائے جہان بے مثل بیشک بے نظیر خود مصور اور خود صورت ہی خود تصویر بھی

واہ کیا یکتائی کا ثبوت ہے بہت ہی عمدہ ؎

نالۂ پرسوز کا وان تک نہیں ہوتا اثر	**دل**	جل گئی کیا سوز غم سے آہ کی تاثیر بھی

پھڑکتا ہوا شعر ہوا ہے۔ دل جلون کے دل کا خاکا ہے ۵

دل

ملتے جلتے ہین ترے فتنون سے اسکے شعبدے
کیا ابھی تک نوجوان ہے آسمان پیر بھی

نہایت عمدہ شعر ہے۔ مصرعۂ اولی نے جان ڈالدی سچ تو یہ ہے کہ اس آسمان پیر کو یہ کیا غم ہے سوجھے ہین کہ ابھی تک شباب کا بل نہ گیا۔ بڑھ بس اسیکو کہتے ہین۔ مین نے بھی اسی زمین مین چند شعر کہکر خانساماں کے ہان بھیجدئے تھے۔ **وھو ہذا**

گر وہ ملتا ہو ہی جاتی وصل کی تدبیر بھی
آنکھ لڑجاتی تو لڑجاتی مری تقدیر بھی

سخت جانی کو مری دیکھو نہین کٹتا گلا
دستِ قاتل کی طرح مڑجاتی ہی شمشیر بھی

گالیون مین اسکے ہی قندِ مکرر کا مزا
یون تو میٹھی میٹھی ہے اس شوخ کی تقریر بھی

کب شگفتہ باغ مین پایا کسی نے غنچہ کو
خوش ہوئے ہین اسکے ماتمین کہین دلگیر بھی

عالمِ اسباب مین کب بے سبب چلتا ہی کام
آدمی کو ہی یہ لازم کچھ کرے تدبیر بھی

جو مشیت ہی خدا کی بس وہی ہوتی ہے
کیا خلافِ خواہشِ حق ہوتی ہے تقدیر بھی

لے لیا جادو بھری آنکھون نے اسکی دل مرا
اس سے بڑھکر **شاد** کوئی ہے بھلا تسخیر بھی

اسے وقت تو خوش کہ وقت ناخوش کر دی۔

خدا حافظ پھر ملین گے فقط

شاد عفی عنہ

مشفق و مہربان من نواب آصف نواز الملک بہادر

عطیات سلطانی ہمیشہ موجب فخر و مباہات ہین - اور بہت بڑی خوش نصیبی و رکامیابی کی دلیل بین یہ ہے کہ ہر ملازم اپنے آقا و بادشاہ کے دل مین اپنے آپ کو دیانتدار اور سچا خیرخواہ و وفادار اطاعت گزار ثابت کرے - چنانچہ اس ریاست کے قدیم عہدہ دارون مین آپ پہلے شخص ہین جنہون نے متذکرہ اوصاف سے اپنے مالک کو راضی اور خوشنود کیا جسکی وجہ سے آقائے ولی نعمی نے آپکو مستحق و مستوجب اعزاز خاص تصور فرمایا کل کے دربار شاہی مین آپکو عماری و نوبت وغیرہ نوازمہ اعزازی عطا ہوا - اور یہ موجب مسرت ہے - مین آپکو مبارکباد اور دعا دیتا ہون کہ آپکا یہ اعزاز آئندہ کی نسلون مین باقی - اور آپکے عمدہ خدمات ہمیشہ کے لئے یادگار رہین فقط

شاد عفی عنہ

مشفق و مہربان من نواب آصف نواز الملک بہادر

مرزا اسمعیل بیگ مہاجر حرمین الشریفین زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً شریف شخص ہین - اور متمنی ہین کہ زیارت بغداد شریف سے مشرف ہون - لیکن عسرت و قلت معاش سے مجبور ہین - پیشگاہ خداوند نعمت حضرت پیر و مرشد خلد اللہ ملکہ سے غلاف درگاہ شریف حضرت غوث الصمدانی قطب ربانی رضی اللہ تعالی عنہ جو جاتا ہے اور اسکے ساتھ جو لوگ حضوری کی سعادت حاصل کرینگے اگر ممکن ہو تو انکو بھی شریک کرکے

نواب مین داخل ہو جائے فقط
شاد عفی عنہٗ

۸۵
مشفق و مہربان نواب فیاض الملک بہادر

بزمانہ سابق جسوقت راجہ بالگوبند جو میرے نانا ہوتے تھے اُنکا انتقال ہوا۔
تو راجہ گردہاری پرشاد متوفی نے شال ماتم پرسی جو بارگاہ حضرت سے
اُنکی بیوہ کو اُڑہانے کے لئے سرفراز ہوا تھا لاکر اُڑہایا تہا۔ اب راجہ نانک پرشاد فرزند
راجہ گنگا پرشاد کا انتقال ہو گیا ہے جو بہ لحاظ سلسلہ جدی میرے ماموں تھے۔ اُنکی بیوہ
موجود ہین۔ لہذا بجہت عطاے شال ماتم پرسی پیشگاہ حضرت پیرومرشد خداوند نعمت خلد اللہ ملکہٗ مین
آپ عرض کرکے جو حکم شرف صدور پاے اس سے مجھے مسرور کیجئے۔

ف۔ بعد انتقال راجہ گنگا پرشاد بجہت ماتم پرسی نصیر جنگ مرحوم آے تھے۔ اب
حضرت پیرومرشد کا حکم جنکے نام صادر ہو اس سے اطلاع دیجئے فقط
شاد عفی عنہٗ

۸۶
مشفق و مہربان راجہ گردہاری پرشاد محبوب نوازونت بہادر

آپکے حسب تحریر ایک چٹھی بنام تارا پرشاد پسر پاپا جی ساکن بنارس لکھکر روانہ کی
اس خاندان سے آپکو جسقدر ہمدردی ہے اسکے اعادہ کی ضرورت نہین۔ مین نے ایسے
ابواب شادی بیاہ کے متعلق آجتک آپکو کسی قسم کی تکلیف نہین دی۔ جبکہ آپکو ہرطرح
مستعد پایا تو اسوقت ایسا بار آپکے ذمہ کیا اور اسکے نیک و بد کو بالکل آپکی ہمدردی اور

دوستی کے اعتبار پر چھوڑ دیا۔ یقین ہے کہ جہانتک ممکن ہو اسمین سعی کرکے کامیابی کے مژدہ سے مجھے مسرور بلکہ مشکور کرینگے۔ یہ پہلا کام ہے جو آپکے ذریعہ سے خدا نے چاہا تو سرانجام پائیگا۔ یادگار رہیگی۔ اس تقریب کی یاددہی کے لئے وٹھل راو کو آپکی ہمراہ کردیا کہ آپکے فرزند طول عمرہ جسکو مین اپنا عزیز سمجھتا ہون۔ انکی مبارک شادی مین کارگذار بھی رہی ادھر آپکو میری جانب سے یاددہی کیا کرے ع۔

چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار

آخر مین اس جملہ پر اپنی تحریر کو ختم کرتا ہون۔ کہ خداوند عالم آپکو یہ سفر وسیلہ ظفر مبارک کرے اور پوتے کی شادی دیکھنا نصیب ہو ؎

بسفر رفتنت مبارک باد
بسلامت روی و باز آئی

شاد عفی عنہ

۸۷

مہربان من نواب قادر الدولہ بہادر

آجکا دن بھی کیسا مبارک اور شادمانی کا ہے کہ ادھر حضرت باباشرف الدین اولیا رحمۃ اللہ کی زیارت سے مشرف ہوا۔ اور اُدھر اپنے دوست کی رویت حاصل کی۔ مزید برآن آپنے گلوری کہلائی۔ دل نے فرحت پائی۔ آپکو دعا دیتا ہوا مکان جاتا ہون۔ یار باقی صحبت باقی پھر کسی روز ملون گا ؎

شاد کو پان کہلایا صاحب
سرخرو آپکو رکہے قادر

شاد عفی عنہ

۸۸

مہربان من نواب معزز یار الدولہ بہادر

مبارک بن اسلم اور اسکی زوجہ اور شیخ عبدالقادر عمودی کے دل مین بھی جوش زیارت حرمین شریفین موجزن ہے۔ لیکن عسرت نے پریشان کر رکھا ہے۔ سرکاری مدد سے زاد راہ دیا جائے تو موجب میری مسرت اور آپکے لئے ثواب دارین کا ہے فقط

شاد عفی عنہ

۸۹

مہربان من نواب معزز یار الدولہ بہادر

سید حسن صاحب شوستری لائق و خاندانی شخص ہین۔ یہ بھی مکہ معظمہ و کربلائے معلی وغیرہ جہت حج و زیارت مع متعلقین جانا چاہتے ہین۔ مگر بوجہ عسرت مجبور رہین۔ سرکار کی طرف سے زائرین کو آپکے ذریعہ سے جو دیا جاتا ہے اُسمین سے انہین بھی بلحاظ کفاف ذات و متعلقین دیا جائے تو موجب مسرت ہے فقط

شاد عفی عنہ

۹۰

مہربان من نواب معزز یار الدولہ بہادر

محمد فضل حق صاحب پیبری جو ضلع اندور مین قصبہ ہے وہان کے مشائخ زادہ بزرگ۔ اور سادات سے ہین۔ اور ملکی ہین۔ قحط کے باعث جو معاش اُنکے نام تھی اسوقت وہ بھی انہین نہین ملی۔ اور نیز وہ معاش اسقدر نہین ہے کہ معمولی کاروبار واخراجات کے سوا غیر معمولی اخراجات مین کارآمد ہو۔ فی الحال انکا عقد قریب مین قرار پایا ہے۔ بوجہ مذکورہ از حد متردد ہین۔ اور انصرام کار خیر اسکے باعث مشکل ہو گیا

ماہ صیام مین سرکاری رقم بغرض امداد کار ہاے خیر جو آپکے ذریعہ سے تقسیم ہوتی ہے
اسمین سے کچھ حصہ اگر انہین بھی ملجاے تو آپکو ثواب ہو اور مجھے خوشی۔ اور ایک
سید واجب الرعایت کی خانہ آبادی بھی ہوتی ہے فقط

شاد عفی عنہ

۹۱

مہربان من نواب صولت جنگ بہادر

اسوقت مین اپنے رائٹنگ[۱] روم مین اپنے دوست نواب صولت جنگ بہادر کے
خط کا جواب لکھ رہا تھا کہ دفعۃً عطر کی خوشبو سے دماغ معطر ہوگیا۔ دیکھتا کیا ہون کہ
جنوب رویہ دروازہ سے ایک شخص سفید کپڑے مین کچھ باندھا ہوا ایک خط اسکے ساتھ
لئے کھڑا ہے۔ دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ میرے دوست روحانی وہ کون جنکو
خط لکھ رہا تھا یعنے آپ نے بھیجا ہے۔ جھٹ خط اسکے ہاتھ سے لیا
اور عطر کی شیشیان کھولین۔ چونکہ شیشیون پر نام نہ تھا عطر جوہر عنبر۔ اور اگرچہ صولت جنگی
کی شناخت مین ذرا تامل ہوا۔ فتنہ تو بہت جلد پہچانا گیا۔ بلا تکلف کہتا ہون کہ واقعی
تینون عطر ایک سے ایک عمدہ تھے۔

سبحان اللہ ایک لطیفہ خوب ہوا۔ یعنے عطر کے بھی تین حرف ہین اور شیشیان بھی
تین ہین ؎

بعد از سپاس شاد کی دست دعا ہی یہ	جس گھر سے عطر آیا ہے یہ وہ گھر بسا رہے

شاد عفی عنہ

۱؎ لکھنے کا کمرا

خط وہ لکھتے ہین بہول کر مجھکو +
اسپنے بہولے کو یاد کرتے ہین

۹۲
میرے مہربان نواب صولت جنگ بہادر

خدا کا شکر ہی کہ آپنے خط لکھنے کی تکلیف گوارا کی صبح کا بہولا اگر شام کو آئے تو اسکو بہولا نہین کہتے -

ہان ہان - مین نے بھی تو سمجھکر لکھا تہا کہ آپ معتکف گوشہ خمول ہین - الحمد للہ کہ قیاس درست ہوا - سُبحان اللہ آپکے اعتکاف کا ثمرہ نیک نہ نکلنا چہ معنی دارد - انشاء اللہ مگر کوئی کسر نہ رہجائے - اسکا خیال رہے - آپکی کونسی پیشین گوئی مینے دل سے فراموش کی تھی - جو یہ بہول جاؤنگا - واہ یہ نہین کہتے کہ آپنے ہمکو فراموش کیا - خیر دوستون کا گلہ سر آنکھون پر - مین بھی چاہتا ہون کہ مین دوستون کو دل سے نہ بہولون اور میرے دوست مجھے دل سے دور نکرین -

آپنے میری تصویر مانگی تھی - اس سے تعجب آتا ہی - کیا آپکے دل کی نظرون سے مین دور ہون - جب دل سے نزدیک ہون تو لوح دل پر صورت جما لیجئے - خیر فرمایش کی تعمیل کرنا بہر حال ضرور ہے - اسلئے آپکے حسب فرمایش تصویر معیت خط روانہ کرتا ہون -

ابھی اس خط کو مین نے ختم نہین کیا تہا کہ ایک اور نامہ اتحاد مع چند شیشہ ہائے عطر پہنچا - اسکا جواب علحدہ بھیجتا ہون - کسی روز ملئے تو -

ان صاحب آپنے شاعر غرا ہو کر یہ فاش غلطی کیسی کی - ایک شعر آپکے خط مین لکھا ہوا تہا ؎

عابد	کوئی مجھسے کہتا ہے پوچھے ہین راجہ خدا الملک کو اپنا سب کہے ہمارا راجہ	

مگر مین بھی تاڑ گیا کہ یہ عمداً لکھا ہے - صرف ہمارا امتحان مقصود تہا - کیون کہی ناپتے کی - جو کچھ ہو سنئے - پہلے مصرع مین پوچھے ہین - غیر فصیح - پوچھتے ہین - اصح - دوسرے مصرع مین (ہمارا راجہ) پڑھنے سے غیر موزون ہوتا ہے (ہماہ راجہ) سے موزون ہوتا ہے مگر بے معنی -

کیون صاحب - ہم شاعر نہین - مگر آپ جب امتحان لینے بیٹھے تو تلمیذ حضرت آصف خلد اللہ ملکہ بھی ہین جواب دینے سے رکتے ہین والسلام فقط

شاد عفی عنہ

شاد

خدا کی شان ہم تم ایک ہی بستی مین بستے ہین
ستم ہے یہ کہ صورت دیکھنے کو بھی ترستے ہین

۹۳
مہربان من نواب انتخاب جنگ بہادر

ایک زمانہ تہا کہ دم بھر آپ اور ہم جدا نہین رہتے تھے - مدرسہ عالیہ کیا چھوٹا کہ دل سے یاد نے بھی جدائی اختیار کی - سلام نہ پیام - آخر کوئی وجہ تو ضرور ہوگی - اگر ناز دوستانہ ہے تو قبول بالراس والعین - ورنہ خفگی کا کوئی سبب

معلوم نہین ہوتا ٥

صائب — فرض کردم کہ بیاد تو دلم خورسند است
لیکن این دیدۂ دیدار طلب را چہ علاج

آپ بھول جائے خیر۔ مگر ہم کب بھولنے دیتے ہین۔ دیکھیے ہماری محبت کو آخر صبر نہ کر رہا نہ گیا۔ آخر بس قلم دوات لیکر صفحہ قرطاس پر حکایت شکایت جو کچہ جی مین آیا دہر گسیٹا۔ خوف یہ ہے کہ اسکا جواب باصواب آئیگا یا ٹکا سا جواب۔ اب کہئے مزاج شریف۔ آپ کہان رہتے ہین کس شغل مین دن گذارتے ہین۔ کبھی ملوگے بھی کہ نہین۔ اگر یہ خیال ہے کہ **صرف خاص** کے ملازم ہین۔ تو ہم کون ہین۔ ہم بھی اُسی آقا کے صرف خاص کے خانہ زاد نمک پروردہ ہین۔ دیوانی اور پیشکاری یہ دونون کسکے عہدے اور کسکے بنائے ہوے ہین۔ ہان یہ کہو۔ جی نہین چاہتا یہ اور بات ہے ع۔

حیلہ جو را بہانہ ہا بسیار

بس اب کسی روز ملئے۔ زیادہ باتین نہ بگھاریئے۔

وٹ سنا ہے کہ **سنٹرل جیل** کے قریب جو آپکا مکان ہے وہ فروخت ہونے والا ہے۔ اگر صحیح ہے تو کیا مین اُسکا مشتری بن سکتا ہون۔ والسلام فقط

شاد عفی عنہُ

۹ مہربان من نواب انتخاب جنگ بہادر

خط پہونچا مسرور ہوا۔ طبع رنگین کی نہ پوچھئے مجھے دل کے کب سے تھے۔ خدا کے فضل سے ہمیشہ دل شاد رہے اور بقول سجع شاد۔

خدا شاد دارد بحق محمدؐ

ہمیشہ خوش رہیں گے۔ رند خرابانی تر دامن ہین۔ رنگین مزاج کیون نہون گے۔ زاہد خشک نہین کہ تسبیح و مصلے سے کام ہو ؎

شاعر	دہوان بہتی سے اٹھکر یا الٓہی ابر رحمت ہو کہ میش زاہدان خشک تر دامن کی عزت ہو	

ہان صاحب آپکا یہ فقرہ کہ طبیعت رنگین ہوتی جاتی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کچہ فکر نہین وغیرہ) خدا آپکی زبانکو مبارک کرے کہ ہمیشہ بے فکر رہین۔ اور رہین بھی کیونکہ ظلّ عاطفت شاہی مین عزت و آبرو سے بسر کر رہے ہین۔ مگر بے فکرے تو وہ ہوتے ہین جو اسکے مصداق ہین ؎

سعدی	لنگے زیر و لنگے بالا نے غم دزد سے نے غم کالا	

یہان تو خدا کی عنایت سے تین بیویان ہین۔ شرعاً ابھی ایک حوضی خالی ہے اور بفضلہ سات بچے ہین۔ اور آئندہ پانچ سات کی امید ہے سطرفہ اور سنئے دشمن استنے ہین کہ جتنے سر مین بال۔ ایک سر ہزار سودا۔ دوست فی زماننا عنقا

رباعی

مال و زر روز پور و حشم ملتا ہے		ممکن ہے نگین طبل و علم ملتا ہے
انیس	منعا گو گردِ سرخ پارس اکسیر یہ سب ملتا ہے دوست کم ملتا ہے	
شاد	زندگی اسطرح گذرتی سب	اپنے سایہ سے آپ ڈرتا ہون

الغرض میری بیفکری نظر آنے کا سبب یہ ہے کہ بچپن سے طبیعت آزاد ہے۔ فقرا کی صحبت مین رہے ہین۔ بادۂ عرفان کا مزا چکھا ہے۔ عاشق مزاج ہین اسلئے شادی و غم و رنج و راحت سے زیادہ موثر نہین ہوتے۔ مگر جب حد سے زیادہ ہو جاتا ہے تو پہر باقتضا ربشری ایسے ازخود رفتہ ہو جاتے ہین کہ اپنی سُدہ ہی نہین رہتی۔ بقول **غالب** ؎

کیون گردشِ مدام سے گھبرا نہ جای دل
انسان ہون پیالہ و ساغر نہین ہون مین

مکان کا نقشہ دیکھا۔ کسی روز اس مکان مین اُتر کر دیکھنا چاہتا ہون۔ آج یا کل **سرور نگر** جاؤنگا۔ آپ اپنا آدمی وہان بٹھا دیجئے۔ اُتر کر دیکھ لون گا۔ واقعی مکان عمدہ موقع پر ہے۔ مین نے سُنا **صرف خاص** کے معتمد کوئی قرابتدار ہین۔ وہ لین گے۔ اسلئے پہلے پہل لکھ بھیجا۔ بعد دیکھنے کے واجبی قیمت ٹھہر جائیگی۔ مگر ہان یہ تو کہئے کہ کب ملین گے۔ اور صحبت دیرینہ کے گلے شکوے کب دو بدو ہونگے۔

چند تصویرین ارمغان بہیجتا ہون قبول کیجیے۔ فقط

شاد عفی عنہ

۹۵

مہربان من نواب عزیز یار جنگ بہادر

حسب درخواست آپکے واسوخت کی تاریخ جو مین نے لکھی ہے ذیل مین درج ہے اگر پسند آئے تو یہی تاریخی نام رکہدیجیے۔ ورنہ ایک فہرست علیحدہ متفرق نامون کی بھیجتا ہون۔ اسمین سے انتخاب کر لیجیے۔

قطعہ

شاعر بے نظیر کی تصنیف	ہے یہ واسوخت یا کہ باغ شباب
شاد تاریخ کامل الاعداد	لکہہ و برجستہ یون۔ ایاغ شباب

شاد عفی عنہ

۹۶

ساقی خمکدہ بحر آفرینش نواب عزیز یار جنگ بہادر

دو نسخہ نایاب واسوخت ایاغ شباب کے جو آپنے بخلوص عقیدت نذر کے نام سے مجھے بہیجے۔ اور لوح کے بعد نذر کا لفظ لکہا یہ آپکی عقیدت اور محبت پر دال ہے۔ بمسرت اس تحفہ کو قبول کیا۔ اور میری خوشی کو اس سے زیادہ ترقی ہوتی اگر مین فن سخن مین اس درجہ قابلیت رکہتا ہوتا کہ ایسی عمدہ بخشش بہاندر لون بہرکیف اس گلگون کلام رنگارنگ سے مسرور ہوا۔ الحمد للہ آپ اس خستان عنی پروری

ب ساقی برق جمال اور بادۂ خُلر پر تگال دنیا مین رہے آپکا ایاغ شباب
لام خیر الاختتام فقط
شاد عفی عنہ

ب رکن الملک خان دوران بہادر

خان دوران السلام	مجرے شاہ گیسان السلام
ظِ گوہر نثار	مشکبو و مشک ریز و مشکبار
خامس آلِ عبا	لکنھو والون کا حصہ ہو گیے
سے زبان دہوئی ہوئی	مشک و عنبر سے زبان ہوئی ہوئی
با و ید آنے ہین بیان	مین ضرور اُنکو سنونگا بیگمان

ختم کرتا ہون مین اب اپنا کلام
السلام اسے خان دوران السلام

شاد عفی عنہ

اب رکن الملک خان دوران بہادر

دوران نے مجھے	آم ہین یا ریزۂ قند و نبات
تو کوئی شے نہین	عسلِ اصل اسکے مقابل مین ہیہات

شاد عفی عنہ

۹۹

نواب صاحب مشفق و مہربان نواب خان دوران بہادر

۲۰ ربیع الثانی سنہ رواں کو بتقریب سالگرہ مبارک اعلیحضرت قدر قدرت دام ملکہٗ منجانب
جاگیرداران جو جلسہ آپکے مکان پر ہوا۔ اسمین جسقدر قصائد اور اسپیچین پڑہی گئین یقین ہے
کہ وہ سب آپکے پاس ہونگی – یا تو وہ اصل قصائد اور اسپیچین دو روز کے لئے
میرے پاس روانہ کیجئے – یا اُنکی نقول۔ اگر آپکے پاس نہون تو جنہون نے قصائد
پڑہے ہین یا اسپیچین دی ہین اُنکے پاس سے طلب کر کے روانہ کیجئے۔ مہربانی ہوگی۔ آجکل مین
اگر وہ سب قصائد وغیرہ میرے پاس آگئے تو بہت بہتر ہے۔
جنکے قصائد اور اسپیچین پڑہی گئین اگر اُنکی تصاویر بھی مل سکتی ہون تو وہ بھی روانہ کیجئے فقط

شاد عفی عنہٗ

۱۰۰

مشفق و مہربان نواب رکن الملک خان دوران بہادر

نامہ اتحاد پہونچا۔ کل کی مجلس مین انشاء اللہ تعالی حتے المقدور شریک ہونے کی
کوشش کرون گا۔ چہتر دانے آم کے پہونچے۔ آم کیا ہین شکر قند ہین۔ اتحاد باہمی
مثل شیر و شکر باد فقط

شاد عفی عنہ

۱۰۱

مہربان من راجہ صاحب راجہ راے رایان بہادر

میرے ایک دوست اس تحریر کے ذریعہ سے آپسے تعارف حاصل کرنا چاہتے ہین
لہذا مین نے انکو بہیجا ہے۔ نہ نوکری کے طالب ہین نہ دولت کی خواہش ہے۔

ملک کے خیر خواہ اور اپنے آقا کے فدائی ہین۔ ملکی ہمدردی انکا شیوہ ہے
ایک سوسائٹی قائم کی ہے۔ اِس دائرہ مین آپکو شریک کرنا چاہتے ہین۔ جی چاہے تو
ملئے۔ ہر رنگ خر بباشد۔ ورنہ اصرار بھی نہین فقط
شاد عفی عنہ

۱۰۲

مشفق و مہربان من راجہ راے رایان بہادر

باستماع مژدہ فرحت اثر تولد فرزند دلبند مسرت بے اندازہ حاصل ہوئی۔ خداے تعالی اِس نونہال گلشن کامرانی کو زیر سایۂ والدین بعشرت و شادمانی عمر طبعی کو پہونچاے فقط
شاد عفی عنہ

۱۰۳

مشفق و مہربان من راجہ شیوراج بہادر

حافظ	بوے بہبود ز اوضاع جہان می شنوم شادی آورد گل و باد صبا شاد آمد

باستماع مژدہ فرحت اثر تولد فرزند نیک طالع سرور تازہ و مسرت بے اندازہ حاصل ہوئی۔ خداے تعالی اس نونہال گلشن امید کامرانی کو زیر سایۂ والدین سرسبز اور برخوردار کرے اور بعشرت و شادمانی عمر طبعی کو پہونچاے فقط
شاد عفی عنہ

۱۰۴

مشفق و مہربان راجہ شیوراج دہرم ونت بہادر

جسرو زاڈریس کالیستھ صاحبان آپکی سرپرستی سے دربار گہربار ظل سبحانی حضرت مین پیش ہوا تہا۔ اُسروز آپ جس لباس سے حاضر دربار ہوے تھے اسکا ایک فوٹو میری پاس روانہ کیجیے فقط

شاد عفی عنہٗ

۱۰۵

راجہ صاحب مشفق و مہربان راجہ شیوراج دہرم ونت بہادر

خانہ بے اہل خانہ ایسا ہے جیسے زلف شاہدان فرخار بے شانہ۔ جیسے آفتاب بے جلال۔ ماہتاب بے جمال۔ جیسے سپاہی بے تلوار۔ لشکر بے سردار۔ جیسے کان بے گوہر۔ شمشیر بے جوہر۔ جیسے معشوق بے کج ادائی۔ حسن بے رعنائی۔ وہ دوا خانہ کیا جسمین دوا نہو۔ وہ طبیب کیا جسکے ہاتہ مین شفا نہو۔ وہ شراب کیا جسمین سرور نہین۔ وہ جنت کیا جسمین حور نہین عورت کیا ہے۔ دلبر۔ دلربا۔ دلنواز۔ دل آرام۔ عورت کیمیاے فتوح ہے۔ عورت راحت روح ہے۔ انسان کے دل کی کون عزیز ہے۔ پیاری بی بی [مان۔ باپ کی عزت] بیٹی داماد کی عزت [بہن بہنوئی کی عزت] [سالی سارٹہو کی عزت] مگر بی بی میان کی عزت۔ بے عورت کے آرام نہین۔ بے عورت کے خاندان کا نام نہین ۵

سرشار	سچ کہتے ہین ہر کہ زن ندارد آسایش جان و تن ندارد	

ہر مذہب مین بے بی بی کے رہنا ممنوع ہے ۵

بی بی سے بڑھکے کون ہو دنیا مین درد مند
بی بی سے بڑھکے کون ہو انسان کو پسند

ماحصل اس تمہید کا اگر آپ ایسے دوربین - دوراندیش - عاقبت بین کے مجمل دل پر مرتسم ہو تو جائے تعجب ہے - جب یہ ظاہر ہے کہ آپ دوراندیش اور عاقبت بین اور تجربہ کار ہین تو دوربینی سے کام لیجئے اور سری لنیش آئیمہ کہکر شادی کی فکر کیجئے - آسایش تن ضروری اور لابدی ہے - مانا کہ ع

آسودہ کسا نیکہ بہر حال خوش است -

لیکن جب تجربہ شاہد حال ہے کہ زندگانی کی بہت سی تیکینیان اور بے مزگیان بی بی کے ہونے سے دور ہو جاتی ہین اور تلخی ایام مبدل بحلاوت و سرور ہو جاتی ہی تو اس سے بڑھکر دنیائے دنی گذشتنی وگذاشتنی مین اور کون نعمت کبرے ہے کہ انسان اپنے فرائض اور امور دینی و دنیوی سے فارغ ہوکر دو گھڑی اپنی پیاری بی بی کے پاس زندگی بسر کرے - اور سخت مہمات کے مصائب کو دل بہلا کر اس تدبیر سے سر کرے - وہ دن جسدن آپ صاحب خانہ مع اہل خانہ کے اول مرتبہ اپنے مکانمین جلوہ فگن ہونگے اُس دن کو مین آپکی زندگی کا بڑا مبارک دن سمجھونگا - اور دو گھڑی جب آپ نو عروس بلقیس مرتبت کا دست رنگین اپنے ہاتھ مین لیکر بھونری پھیرتے ہونگے اور اگنی ہندوون کے عقیدے کے موافق گواہ اور شاہد حال ہوں - وہ متبرک بڑی مبارک گھڑی ہوگی - اللہ کرے آپ میرا کہنا مانین اور مجھے اپنا دوست جانئین -

اور سال بہر کے بعد مین مبارکباد ولادت باسعادت فرزند دلبند للکہ بہیجون اور شریک جلسہ رقص وسرود رہون اور تاریخ کا شعر اولیٰ یہ ہوے

ہان بشکوے راجہ شیو راج شد تولد چو پور خوش اقبال	

مجہے یقین ہے کہ یہ میری دوستانہ تحریر آپکے خلاف خاطر نہو گی اور اس تہوڑے سے لکہے کو بہت سمجہکر اسپر عمل کرینگے۔ مین جواب باصواب کا منتظر ہون۔ والسلام۔ فقط

ناصح مشفق **شاد عفی عنہ**

۱۰۶

مشفق و مہربان من نواب متہور الملک بہادر

ابکی سال آپنے آم ایسے کہلائے کہ بلا مبالغہ کئی امریان خالی ہو گئی ہونگی۔ اللہ تعالیٰ آپکے نخل مراد کو سرسبز اور بارور رکہے۔ سلسلہ اتحاد شیرین رہے فقط

شاد عفی عنہ

۱۰۷

مہربان من راجہ اندر کرن بہادر

آپ کا خط مورخہ ۲۰ مارچ سنہ رواں وصول ہوا۔ کیفیت مندرجہ سے اطلاع پائی۔ آپکو نواب گورنر جنرل بہادر کے ساتہ شرکت دعوت کا اتفاق ہوا ہو تو اسکے اور نیز وہان کے اور اپنے سیر و سیاحت کے حالات سے مطلع کر کے مسرور کیجئے۔

یہان بہی آج شام کو شہزادہ اٹلی آتے ہین۔ بفضل خدا یہان سب

خیریت سے ہیں فقط
شاد عفی عنہ

۱۰۸

مہربان من راجہ اندر کرن بہادر

کب وہ سہرا تھا کہاں آپکا دن		طرفہ معجون ہو تم بھی واللہ	
	بعد ہفتے کے جو دیتے ہو نذر عید کے بعد یہ بڑکیدی واہ		

اپنی نذر کا جواب اس قطعہ سے پوچھیے۔ افق صاحب سے ضرور ملوں گا مگر یہی جیتے جیتے وقت۔ مجھے ابھی پانچ چار روز فرصت نہیں فقط
شاد عفی عنہ

۱۰۹

مہربان من راجہ اندر کرن بہادر

نہیں ہے نذر پر موقوف الفت
حساب دوستاں در دل مثل ہے

نذر کے لیے قبل اور مابعد کی بیخ خواہ مخواہ کون لگاتا ہے۔ وہ تو صرف دل لگی تھی نذر نذرانہ کی خواہش کسے ہے۔

آپ مال والے ہیں اور ہم اللہ غنی کے بندے ہیں۔ ہر دو جانب راست۔

کیا سفر ضرور ہو گا۔؟

	بسلامت روی و باز آئی	

مناسب ہی ہفتہ کے روز صبح دس گیارہ کے درمیان مین آئے ضرور ملونگا۔ اور لطف ملاقات سے دل شاد کرون گا فقط

شاد عفی عنہ

۱۱۰

مہربان من راجہ اندر کرن بہادر

آپکا مکاتبہ محبت محررہ ۲۲ جنوری ۱۹۰۸ء وصول بہجت شمول ہوا۔ اور کیفیت سے اطلاع ہوئی۔ آپکا مرسلہ تار اور خطوط پہونچے۔ چندروز کثرت کاروبار سے خط لکھنے کا موقع نہ دیا۔ مزید برآن ان دنون ہجوم افکار سے فراموشی بہت ہوگئی ہے۔ آپکے آنے کی کیفیت سے دل شاد ہوا۔ آئے ضرور آئیے۔

	خوشا وقتے و خرم روزگارے کہ یارے برخورد از وصل یارے	

ہان صاحب بیشک آپ بطیب خاطر ہر طرح سب کے ہی خواہ ہین۔ میری طرف جو آپنے خیال منسوب کیا ہے یہ محض آپکے حسن ظن و اخلاق کی دلیل بین ہے۔ اور جوش محبت کا اثر ہمارے آقائے ولینعمت حضرت بندگان مرشد دام ملکہٗ کے خیر مقدم او رتہنیت مین بہت کچھ خوشیان منائی گئی ہین۔ اور تیاریان ہوئی ہین اور سب چشم براہ انتظار ہین جس کیفیت مستمرہ متعلقہ کا آپنے حوالہ دیا ہے شاید ہو۔ امور مالگذاری مین تجربہ کا حاصل ہونا ایک بڑی عمدہ چیز ہے بہت اچھا اور نہایت مناسب ہوا۔ ہم تو سوائے

خواب خور اور کاروبار کے دوسری کیفیت جانتے نہین - گھر سے باہر نکلتے نہین - پورا پورا وہی مصداق ہے - کہ قطب از جاے خود نمی جنبد - ہان اخبارات سے جو کچھ اطلاع ہو جاتی ہے وہ ادہر پڑہی اور ادہر بہول گئے -

ڈہائی مہینے اگرچہ آپ دوستون سے دور رہے - مگر رنگ رلیان خوب ہی منائی ہونگی - ایسے وقت مین کبھی ہمین آپنے بہولے سے بھی یاد نہ کیا ہوگا -

یہان جب کبھی پرانے جلسے یاد آتے ہین تو منہ مین پانی بہر آتا ہے - اور جی یہ کہنے کو چاہتا ہے ع -

	باز ہواے چمنم آرزو ست	

ابتو آپکے آنے کا انتظار ہے - آپکے والد ماجد نے تو ہمبر ستر لاکہ کی بدر نکالی - اور نصف تحریر پیشکاری غت ربود کرنے کی راے دیدی -

خدا کی قسم راجہ مریمنوہر بہادر بھی عجب رنگیلے منوہر ہین - بیٹھے بیٹھے دوستوں سے دل لگی تو اچھی کرتے ہین - کیون نہین پرانے دوست ہین نا - والسلام

باقی عند الملاقات فقط

شاد عفی عنہ

۱۱۱

مہربان من راجہ اندر کرن بہادر

آپکا معروضہ مورخہ ۷ مرجولائی سنہ ۱۹ء پہونچا کیفیت مندرجہ سے مطلع کیا - آپکو مجھ سے جس قسم کا خلوص اور مجکو آپ سے جس قسم کا اتحاد ہے اسکے بہ کہنے کی

ضرورت نہین ہے ۔
بوجہ عدیم الفرصتی آپکے معروضہ اولی کا جواب لکہنہ سکا۔ یہان اسوقت تک دس انچ کے
قریب بارش ہوئی ۔ روز ابر چہایا رہتا ہے۔ ہوا تیز ہے ۔
میخوارون کے لئے یہ موسم عین موسم شباب ہے۔ اطراف و کناف مین بھی یہی
کیفیت ہے۔ اور انشاللہ سے امید ہے کہ اگلی بارش اچھی ہو گی ۔ آثار ابتدا سے
ٹہیک ہین ع ۔

	سالے کہ نکوست از بہارش پیداست	

برار کا قحط اسلئے تعجب خیز نہین کہ وہ بھی مرہٹواڑی ہے ۔
ایک تعلقہ کے قحط کا انتظام جو آپکے سپرد ہوا ہے اس سے مین مسرور ہوا۔ اپنی آپکو
لایق ثابت کرنے کا یہی موقع ہے ۔
مین یقین کرتا ہون کہ آپ سرکارین کی خیرخواہی اور رعایا کی بہبودی و فلاح مین کوئی دقیقہ
سعی وجانفشانی کا باقی نہ رکہین گے ۔ اَلسَّعیُ مِنّی وَالاِتمامُ مِنَ اللہ ۔
بافضال الٰہی یہان سب خیریت سے ہین ۔ گاہ گاہ اپنی کیفیت اور وہان کے
حالات سے مطلع کیجئے ۔ کہ اَلْمَکْتُوبُ نِصفُ الْمُلَاقَات ۔ آیا ہی ۔
کیا جشن سالگرہ مبارک مین آپ شریک ہونگے فقط

شاد عفی عنہ

۱۱۲

مہربان من راجہ اندر کرن بہادر

آپکا معروضہ مورخہ ۲۹ اگست ۱۹ء پہونچا کیفیت سے اطلاع ہوئی بحمد للہ
مین یہان خیریت سے ہون۔ آپکے اکثر رقعون کا جواب دیا دو تین روز ہوے کہ آپکا
تار آیا تھا اسکا جواب بھی تار کے ذریعہ سے دیا گیا۔ باقی جو کچھ آپنے اپنے خلوص کا
اظہار کیا ہے اگر یہ سچ ہے تو آپکی صفائی قلب کی دلیل ہے جسکا مین شکور رہون
ورنہ شاعرانہ مضمون اس سے بہتر ہو نہین سکتا۔ کار سرکاری مین تحریر ہی کافی ہے
جو حکماً ملاقات کا اثر رکھتی ہے کہ المکتوب نصف الملاقات۔ فصل خریف کی
حالت جو آپنے لکھی ہے اس سے دل خوش ہوا۔ خدا کا شکر ہے۔ انشاء اللہ المستعان
سب پریشانیان دور ہو جائینگی۔ اللہ جلشانہ کے فضل و کرم سے یہان بھی بارش کی
حالت ٹھیک ہے مگر چند روز سے کسیقدر کم ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اچھی طرح سے
ہو جائیگی فقط

شاد عفی عنہ

۱۱۳

مہربان محمد محبوب علی خان صاحب

اسکے قبل ایک شقہ بھیجا تھا۔ پہونچا ہوگا۔ اللہ اللہ کرکے دن تو گذر گیا۔
اب رات ایسی سہانی اور ٹھنڈی ہے کہ سبحان اللہ معلوم ہوتا ہے کہ جنت کی
سیر کر رہے ہین۔ مگر نہ وہ حورین ہین اور نہ وہ میوہ ہے۔ نہ غلمان ہین۔ صرف
جنت برائے نام ہے۔ آپ کس روز اور کسوقت آئینگے ضرور لکھئے فقط

شاد عفی عنہ

۱۱۴

طرۂ دستار محبوبی محمد محبوب علی خان صاحب سلامت

آم کی ڈالیان پہونچین - یہ میوہ نہایت ہی دل پسند اور مرغوب ہے - خاص و عام اسکے ذائقے کے رطب اللسان - اور عذب البیان ہین - قند و نبات اسکی شیرینی کے سامنے مات ہین - شیرۂ چاشنی محبت گلرخان شکرلب شکرخا کا مزہ دیتا ہے -

شاد دلشاد کو بوسۂ محبوبان نوخیز و نوخاستہ - اور مہرویان مودت آمیز و آراستہ کا لطف آتا ہے - اسکا شکریہ ادا کرنے مین میرے لب بند ہین ؎

آم کیا ہین حد دل پسند خاص و عام
شکر بہ تبسم کرتا ہون کلام

مشکور و مسرور شاد عفی عنہ

۱۱۵

مہربان من محمد محبوب علی خان صاحب

ایک ڈالی آم کی پہونچی - ایک سال آپنے اسقدر آم کہلاے کہ جی بہر گیا - پسینہ مین بہی آم کی بو آنے لگی -

تین آمون پر چٹہیان چسپان تہین جنپر سلطان الثمر لکہا ہے - نام بہی کس قدر موزون ہے - میرے خیال مین عام طور پر بہی اس ثمر کو سلطان الثمر کہین تو می زیبد - چہوٹے قسم کا آم سلطان الثمر - دوسرون کے بہ نسبت زیادہ خوش ذائقہ تہا - ابہی ابہی آپکے مرسلہ آم دسترخوان پر طلب کئے - اور ایک دو چکہے - گلوری کہا کر اسوقت

خمیرے کے دم اڑا رہا ہون - ادہر ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائین - اُدہر اودی اودی گھٹائین - واللہ جنت کا مزہ مل رہا ہے - بلکہ اُس سے بڑہکر - بقول شاد ؎

ابر ہی ٹھنڈی ہوا ہی مے بھی ہے ساقی بھی ہے
چاہتا ہی جسکو دل اُسکا پتا ملتا نہین

اپنی تحریر کو شکریہ پر ختم کرتا ہون - خدا آپ کو اپنی امید و نکا برخوردار کرے فقط

شاد عفی عنہٗ

۱۱۶ مہربان من محمد محبوب علی خان صاحب

بچون کے لئے آپنے دو عباسیان جو ارمغان بہیجین پہونچین - آپنے اسقدر کیون زحمت اٹھائی - یگانگت مین تکلف کیسے چہ - بہرحال بمصداق ع -

انچہ از دوست میرسد نیکوست

شکریہ کے ساتھ آپکے ارمغان کو بدل قبول کیا - اور بچون کی کمر مین نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ لکہکر باندہ دین -

دونون عباسیان اپنی آب و تاب مین گوہر آبدار - صفائی مین پرتو رخسار یار - برش مین خنجر خونخوار - روانی مین بحر زخار سے کم نہین -

یہ وہ عباسیان کہ اگر عدو بھی دیکھے تو سو جان سے فدا ہو - اور ملک الموت بھی انکا دم بہرے -

اللہ تعالیٰ آپکے جمیع مقاصد مین آپکو فحتمند رکھے فقط

شاد عفی عنہٗ

۱۱۷ مہربان من محمد محبوب علی خان صاحب

آپ نے بہیجی آم کی ڈالی	کیسے ہین یہ قند و شکر کی
ہین یہ خوشبو مین طبلۂ عطار	کیا حقیقت ہے مشک و عنبر کی

شاد عفی عنہ

۱۱۸ مہربان من محمد محبوب علی خانصاحب

آپکا شقہ مع ڈالی پہونچا مشکور ہوا۔ ابہی ابہی آم مین نے چکہے۔ فی الواقع نہایت مزیدار خوشگوار ہین۔ کل ہی مجہے معلوم ہوا کہ آپکا مزاج علیل تہا۔ خدا تندرست رکہے۔

آسمانجاہ بہادر غفرلہ نے جنت کی راہ لی۔ اُنکی وفات کا سخت افسوس ہے اُنکی ہر دل عزیزی نے عامۂ خلایق کو اُنکا گرویدہ کر رکہا تہا۔ اُنکی اِس بیوقت موت نے سبکو زار زار رُلایا۔ یہانتک کہ آسمان بہی رو رہا تہا۔ **سرور نگر** ماتم نگر تہا۔ اُنکے متعلقین کے غم کا کوئی اندازہ نہین کر سکتا۔

خدا کی پناہ جسوقت میت نکلی۔ اور تلاوت بر ہا ہے **شاہ صاحب** کی درگاہ کی جانب روان ہوا۔ اُسوقت میرے دل کی عجب کیفیت ہوئی جسکو مین لکہ نہین سکتا۔ اُسی عالم مین ایک رباعی کہی تہی جو درج ذیل ہے۔

فاعتبروا یا اولی الابصار۔

رباعی

کیا شاہ و گدا او رامیر اور فقیر	شاد	دنیا سے اُنہین سبکو سفر کرنا ہے
پیدا جو ہوا جہان مین اک دن آخر		سب چہوڑ کے ای شاد اُسی مرنا ہی

شاد عفی عنہ

۱۱۹

مہربان محمد محبوب علیخان صاحب سرور

نامۂ لطف آپ کا پہونچا	مجکو سرور اور شاد کیا
آجکل ہی تد اخل فصلین	کچہ نہین فکر اسکی ہے اصلا
ٹہنڈے پانی سے پیجئے اسکو	مین نے بہیجی ہے آپکو جو دوا
صبح تک کل اگر خدا چاہے	مراتنا فی عطا کرے گا شفا
مین نے بہیجے ہین چند اوراق	انکو اپنی غزل مین لکہئے گا
ختم کرتا ہون اپنا یہ نامہ	شاد رکہے تمہین خدا یہ ہے دعا

شاد عفی عنہ

۱۲۰

مہربان من محمد محبوب علی خانصاحب

سبحان اللہ شان تیری رمنہ مانگی مراد مین نے پائی

سویرے سویرے اچہی بہنی ہوئی کل سے جی چاہتا تہا کہ مچہلی کہلے اُسکی قدرت کے قربان جائیے کہ مزے سے آج مچہلی پہونچ ہی گئی - اسوقت تو آپنے مچہلی کیا بہیجی - گویا سکندر کو بلا مدد محضر علیہ السلام چشمۂ حیوان مل گیا - شام کو ضرور پکواؤ نگا - شکریہ

قبول کیجیے ۵

شاد	کیا شکر ادا کرون خدا کا منہ مانگی مراد مین نے پائی	

تھا دل تو تنگ ہے۔ دیکھیے جب خدا چاہتا ہے تو سب کام اِسی طرح بن آتے ہین
اللہ تعالےٰ آپکو تندرست رکھے فقط
شاد عفی عنہ

۱۲۱
مہربان من محمد محبوب علی خانصاحب

آپکی عرضی مع رقعہ نواب محبوب نواز الدولہ بہادر در باب تولیت درگاہ شریف حضرت محمد داؤد علی شاہ صاحب قدس سرہٗ بنام میر احمد علی صاحب پہونچی۔ اسکے جواب مین عمداً مین نے پہلے بار سکوت کیا مگر جب با مکرر تحریک ہوئی تو اسکا جواب دینا مناسب خیال کیا چونکہ اللہ تعالیٰ جلشانہٗ نے اپنے فضل وکرم سے بطلا ور انعام آلہی کے نعمت خادمی شاہ صاحب قبلہ قدس سرہٗ مجھ بندہ ناچیز کو عطا فرمائی ہے اور مین جملہ خدمات کی ادائی کو اپنے لئے سعادت سمجھتا ہون اور ہمیشہ مستعد ہون پس ایسی صورت مین اپنے آپکو عطیہ النعمت آلہی سے محروم کرکے اس سعادت کو اورونکے لئے وقف کرنا محال اور بعید از قیاس ہے فقط
شاد عفی عنہ

۱۲۲
مشفق ومہربان سیر نثار حسین خانصاحب

باستماع کیفیت انتقال میر محمد سعید صاحب فرزندآن مہربان بہت تاسف ہوا
یہ دنیا مقام گذشتنی وگذاشتنی ہے سبکو یہی راہ پیش آنے والی ہے لیکن افسوس اس
امر کا ہے کہ غم اولاد سے سینہ پھٹا جاتا ہے اور بہت بڑا داغ اس صدمہ کا ہوتا ہے ع

	این ماتم سخت کہ گویند جوان مرد	

یَفْعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَاءُ وَیَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ اسکے ارادہ کے روبرو کوئی کچھ کہہ نہیں سکتا
خدا تعالے صبر وشکر عطا کرے بجز راضی برضا رہنے کے کچھ چارہ نہیں فقط
شاد عفی عنہ

۱۲۳ مہربان مولوی محمد عزیز مرزا صاحب

ترکاریونکی ہری ہری ڈالی پہونچی - یہ ترکاریان ہین یا کوئی سبز پوش سرتہ قلموں کسی
پھلے پھولے درخت کی ڈال پر جھولا جھولتی اور محبت کے پینگ بڑہا رہی ہے - یا الٰہی
یکس باغ رشک فردوس کی ترکاریان ہین کہ فردوسی بھی اگر آئے تو گل چین ہو کے
اور جھولیا بھر بھر کر لیجائے ؎

کیا نخل مراد کی ثمر باری ہے		رونق بر میز لی یہ ترکاری ہے	

شاد عفی عنہ

۱۲۴ مہربان مولوی سید علی صاحب بلگرامی

آپکے اعتراض کے قربان - اگر اعتراض صحیح ہوتا تو مین شکریہ کے ساتھ تسلیم کرلیتا -
اور یہ سمجھتا کہ خطا ونسیان ترکیب انسانی ہے اور بے عیب ذات خدا - بلکہ آپکے

اعتراض کے بعد گھر آتے ہی مین نے اس مصرع کو (سکہ زد از فضل یزدانِ زمن) ـ یون بدل دیا ع ـ

	سکہ زد فخرِ سلاطین زمن	

لیکن آغا شوستری نے کہ عالم اجل اور مشہور فاضل اکمل ہین یزدان زمن کو جائز رکہا ـ اور فضل رب عرشی اس شعر پر لٹک آٹھے ـ اور یہ دونون مستند عالم ہین ـ ایک ایرانی الاصل ـ دوسرا محقق فارسی ـ والسلام فقط

شاد عفی عنہ

۱۲۵
مہربان شمس العلما مولوی سید علی صاحب بلگرامی

اس دو سال کے امساک باران نے اکثر مقامات مین حشر بپا کر دیا ہی مگر یہ نئی بات ہے کہ میر عالم کے تالاب مین پانی ہوتے ہوے بھی ہمارے راج باغ کے درختونکی حالت تشنگان حجاز اور کربلا کے پیاسون سے کم نہین ہے ـ

بے زبان کو پیاسا رکہنا یہ کون سی عمدہ سبیل ہے ـ ایسے وقت مین ان سوکھی زبانونکو ترکرنا دنیا اور دین کی امیدون کے لئے آبحیات کا حکم رکھتا ہی ؎

	تشنون کی نذر آب کرو یہ سبیل ہے حق سے جزا کے پانی کی اچھی سبیل ہے	شاد

مہتمم باغات علاقہ ہذا بدین غرض آپکے پاس بھیجے جاتے ہین ہوالموجود ـ

شاد عفی عنہ

۱۲۶
مہربان شمس العلما مولوی سید علی صاحب بلگرامی

چہ قطعہ تقویم بابتہ سنہ ۱۳۰۹ء معیت عرضی مورخہ ۲۰ رمضان المبارک سنہ ۱۳۰۱ھ
وصول بہجت شمول ہوئے۔ یہ تقویم مرتبہ احسن التقاویم ہے۔ اور ایک عمدہ کارآمد
چیز ہے جسکے ملاحظہ سے امور ضروری فوراً معلوم ہو سکتے ہیں۔ فقط

شاد عفی عنہ

۱۲۷
مشفق نواب مقتدر جنگ بہادر

بالکشن راو والبتہ قدیم راجہ راے رایان بہادر جو نہایت ہی
خیرخواہ اور لایق وہوشیار ہیں انکے بزرگ بھی اس علاقہ کے ہمیشہ خیرخواہ رہے ہیں۔ اُنکے
بھائی کی ایک درخواست جسکا نام بھی بالکشن راو ہی اسکے ساتھ مرسل ہی۔ اور وہ قابل و لائق
لحاظ ہی۔ روانہ کرتا ہوں۔ انکے لئے جسقدر آپ لحاظ کرکے انکو کامیابی کا موقع دینگے وہ
میری عین خوشی کا باعث ہوگا فقط

شاد عفی عنہٗ

۱۲۸
مہربان راے مرلیدہر صاحب

حامل رقعہ ہذا مولوی حکیم عبدالرحمن صاحب سہارنپوری کے
حقیقی بھائی ہیں۔ انکی خاندانی شرافت اور لیاقت پوشیدہ نہین۔ یقین ہی کہ
آپ بھی ضرور واقف ہونگے۔ بذریعہ میرے تعارف کے صاحب مذکور آپکو اپنی کامیابی کا
ذریعہ گردانا چاہتے ہین۔ چونکہ ہر فرد بشر کے لئے لازم ہے کہ بنی آدم کی ہمدردی کرے

لہذا اگر آپ انکی بہبودی کی فکر کرینگے تو باعث اجرا و رمیری مشکوری کا موجب ہوگا فقط
شاد عفی عنہ

۱۲۹

خال رخسار فضل و کمال ملا عبد القیوم صاحب سلامت

آپکا شقہ مع عرضی دستخطی ارکان جہت عطاے مکان دایرۃ المعارف پہونچا۔
اقبال یار جنگ بہادر کی دستخط دارہ اتفاق اراکین سے بالکل باہر ہے
جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ دستخط کرنے کے لئے مجبور کئے گئے۔ یا مرکزاتفاق سے
خارج ہین۔
الغرض مین آپ صاحبون کی درخواست حضرت پیرو مرشد خداوند نعمت اعلحضرت دام ملکہ کے
ملاحظہ مین آج روانہ کرتا ہون۔ اور اپنے حتی الامکان سفارشی معروضہ بھی بھیجتا ہون۔
امید ہے کہ آپ صاحبونکی درخواست مقبول بارگاہ خداوندی ہوگی۔ اور ضرور
کوئی حکم شرف نفاذ پاکر معروضہ عز پذیرائی حاصل کرے گا۔
ف۔ دو روز سے مجھے بخار رہتا اسلئے ارسال جواب مین تاخیر ہوئی فقط
شاد عفی عنہ

۱۳۰

لمعہ شمع شبستان علم و فضل ملا عبد القیوم صاحب

نامہ پہونچا۔ مسرور ہوا جبکہ شغل کاروبار مین کمی ہوئی تو ظاہر ہے کہ فرصت بھی
زیادہ ہے۔ مگر ہجوم افکار سے ایک دم خالی نہین۔ اور نہ ایک لمحہ فرصت ہے
اسکے دور کرنے اور دل بہلانے کے لئے اس سے کیا عمدہ بات ہے کہ آپ

جیسے ہمدرد وشفیق احباب کی صحبت باعث خاطر جمعی اور موجب درمان درد دل ہو۔

قطعہ

کب فکر سے رستگاری ہی شاد ہے ایک انار سو ہین بیمار	شاد	سو فکرین ہین تو ایک سے ہے جان کس طرح گذر کریگا انسان +

والسلام خیر الاختتام فقط

شاد عفی عنہٗ

۱۳۱

ہمدرد درد دل ناشاد ملا عبد اللہ صاحب شادمان ہاشمی

دلنواز یہاے تو لطف دلم را شاد کرد
گنج باید آنکہ این ویرانہ را آباد کرد

نامۂ تعزیت پہونچا۔ خدا جانے کیا دل پر صدمہ ہوا۔ اور دفعتہً تخیلات بین خلفشار پیدا ہوا۔ بے صبری کا یقین تہا۔ مگر ضبط نے جان و جگر تک کو پہونکدیا۔ جو کچھ ہوا اسمین شک نہین کہ مقدرات سے تہا۔ مگر اس نونہال چمن پدر کو جب یاد کرتا ہون تو گلشن دل کو صرصر الم کے جہونکے پامال کردیتے ہین۔

اسمین شک نہین کہ یَفْعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَاءُ وَیَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ اور یہ بھی ٹھیک ہے کہ قدرتی طور پر خود بخود صبر پیدا ہو جاتا ہے۔ مگر یہ وہ صبر ہے جو بکو بے موت کے فنا کردیتا ہے۔ ہر وقت سکرات کا کرب دکہاتا ہے جو فشار قبر سے کم نہین۔ اللہ اللہ کون وہ بندہ ہے جو اپنے خدا کی مشیت پر صبر اور شکر نہ کرے مگر

بیدل تا محو گلشن نیرنگیم	گاہے گل و گاہ غنچۂ دل تنگیم	
گویند ز رنگہا برون باید بود	دشوار حقیقتے کہ ما ہم رنگیم	

بہرحال زندگی کا لطف کرکرا ہوگیا - مگر انسان مجبور ہے نہ جی سکتا ہے نہ مر سکتا ہے - مگر یہ کہنے مین کیا شُبہ ہے سہ

بیدل	چون نفس بخانہ بر ستیم ندار یم آرام عمر آسودگی با بسفری گذرد	

۶۲ - جناب حاجی محمد مظفر الدین صاحب معلی کی عرضی پہونچی - مجھپر تو انکا بہت کچھ حق ہے - مین اسمین ضرور سعی کرون گا - مگر ہنوز جائداد معرض بحث مین ہے - متوفی کا ماموں کہتا ہے کہ متوفی نے اسکے فرزند کو آغوش مین لیا ہے - لہذا وہ وارث ہے اور سنا گیا ہے کہ اسنے وراثت کا ثبوت دیا ہے خدا جانے آخر مین یہ مقدمہ کیا رنگ لائیگا - اگر قبل از فیصلہ یا واقفیت واقعات مقدمہ عرضی پیشگاہ مین پیش کرنے کہتے ہین تو کل ہی روانہ کرتا ہون -

آپکی ملاقات کے لئے آنکھین ترستی ہین - اگر زحمت نہو تو جمعہ کی صبح کو نو بجے آئیے انشاء اللہ تعالی ضرور ملون گا - کل سے مجھے بخار تہا - اسوقت بفضلہ افاقہ ہے فقط

میزبان بخار شاد عفی عنہٗ

۱۳۲

گل گلستان لیاقت میر لیاقت علی صاحب دائما شگفتہ باد

شاد راسخ الاتحاد کی جانب سے ہماے (لیاقت) کو سلام پہونچا دیجیے
اور ہماری جانب سے ضرور پوچھیے کہ آجکل آپ رایچور مین مقیم ہین - یا زمین کی
دورہ کر رہے ہین - ابتک مین اپنے خط کے جواب کا منتظر ہون جسوقت فرصت ہو
کہدیجیے کہ ایک دو حرف خیر و عافیت کے لکھکر بوا پسی ڈاک روانہ نمایند -
مہربان - آفتاب کی تیزی اور جلال نے قیامت برپا کر دی - گیارہ بجے سے
تو معلوم ہوتا ہے کہ آگ برس رہی ہے - معاذ اللہ - کہین طاعون کے حیلے مین
قتل عام ہے اور کہین سرحدی جنگون مین خون خرابا ہو رہا ہے - کسی جگہ درس اسٹرو ک کا
تنور گرم ہے - جدہر دیکھیے ملک الموت کی گرم بازاری ہی -
یون تو وارنٹ کا لفظ پڑہا ہے - اور اسکا اثر حاسدین پر دیکھا گیا ہے مگر یہ
خدائی وارنٹ جسکے تہانہ دار ملک الموت ہین - یہ البتہ ٹیڑہی کہیر ہے -
خداوند عالم سرزمین دکن کو چشم زخم حوادث سے بچائے آمین - اور الحمد للہ - خدا کا فضل ہی فضل ہے
اطراف و جوانب کی خبرین سن سنکر روح تحلیل ہوتی ہی - پرسون بمبئی مین طاعون ملعون کی
بدولت جیسی کچھ شورش ہوئی وہ پُر ظاہر ہے کہ اللہ دے اور بندہ لے -
تبلائیے کہ رایچور مین کیا حال ہے - اور آپ آجکل کس شغل مین مشغول ہین -
محبوب علی خان صاحب دوسرے تیسرے روز آتے ہین اور بلیرڈ بازی
ہوتی ہے - اکثر آپ کا ذکر خیر کیا کرتے ہین - اگرچہ آپ ہمکو ایسا بھول گئے ہین
جیسا کوئی احسان کرکے بھولتا ہے مگر بدولت آپکو ایسا یاد کرتے ہین اور

یا در کھتے ہین جیسے رن مین بہادری کو سچا سپاہی یاد رکھتا ہے۔
یہ خط پڑھ کے بیزار تو ضرور ہو گئے ہو گے۔ کہ شیطان کی آنت ہے۔ مگر کاتب کا
اس تحریر سے بھی جی نہین بھرا۔
روضۂ شریف اس نام کا ایک چھوٹا سا رسالہ بطور ارمغان بھیجتا ہون
اب جاتے ہین۔ پھر کسی وقت ملین گے خدا حافظ
کاتب جواب کا طالب **شاد عفی عنہ**

خدا کی شان ہم تم ایک ہی بستی مین بستے ہین
مگر افسوس برسون خط بھی پڑھنے کو ترستے ہین

۱۳۳

میرے مہربان میر لیاقت علی صاحب تعلقدار ضلع رائچور

مین اسوقت چو محلہ مبارک مین آیا ہون۔ اور اپنے چھوٹے کیمپ مین بیٹھا ہوا ٹھنڈ کا نادل دیکھ رہا ہون۔ آپکو حیرت تو ضرور ہوئی ہوگی۔ کہ کجا چو محلۂ مبارک اور کجا میرا کیمپ۔ مگر حیرت نہ کیجئے۔ آپکو معلوم ہوگا کہ مجلس امرا کا اجلاس روزانہ مہتاب محل مبارک مین ہوتا ہے۔ اور اراکین مجلس کو بارہ بجے سے چار بجے تک حاضری کا حکم ہے۔ اُس فرمان کے مطابق مین مجلس مین آتا ہون۔ ابھی تک اور میرے معزز شرکا مین سے کوئی نہین آئے اسلئے مین اپنے چھوٹے کیمپ مین جو باجازت حضرت خداوند نعمت لگا یا گیا ہے بیٹھا ہوا ناول دیکھ رہا تھا۔ کہ ادھر بارہ کی توپ دغی۔ دنا نا نا۔ اور ادھر میرا خدمتگار ایک رجسٹری لیا ہوا پہونچا۔ دیکھتے ہی باچھین کھل گیئن۔ اور انتہا سے زیادہ مسرت

حاصل ہوئی کہ میرے دوست کے دل مین میری یاد ہے۔ چونکہ ایک زمانے کے
انتظار کے بعد لفافہ پہونچا۔ فوراً ایک شعر برجستہ جو درج عنوان ہے یاد آیا۔ آپکے
خط کو ابتدا سے آخر تک پڑہا۔ اور بار بار دیکھا کہ ایسا نہو کہ کسی اور میر لیاقت علی نے
لکھا ہو۔ مگر دل نے کہا کہ **شاد صاحب** آپ بھی اسوقت جامہ سے باہر ہین۔
رائچور سے **میر لیاقت علی صاحب** اول تعلقدار کا لکھنا کیا یہ شبہ پیدا کرنے کا باعث ہے
میر لیاقت علی گو اور بھی ہونگے۔ مگر تعلقدار اول رائچور تو اسوقت وہی لیاقت ہے
جو تمہارا سچا دوست ہے۔ اس فیصلہ کے بعد مجھے اطمینان ہوا اور شبہ رفع ہوگیا۔
دبدبۂ آصفی صد لوحش اللہ کی جب کوئی مہذب اور لایق تربیت یافتہ شخص تعریف
کرتا ہے تو میری روح کو بالیدگی ہوتی ہے۔ بشرطیکہ اُن اوصاف سے موصوف ہو
ورنہ اس شعر کا مصداق ہو ؎

صائب	صائب دو چیز می شکند قدر شعر را تحسین ناشناس و سکوت قدر شناس	

چنچل نار کی تعریف مین اور احباب نے بھی خط بہیجے ہین ممکن نہ تہا کہ
آپکا سا عاشق مزاج۔ رنگین طبیعت۔ چُلبلے دل والا۔ اس ناول کو پسند نکرے۔ ایک
اور ناول جو بنام **مطلع خورشید** شائع ہو رہا ہے وہ بھی قریب ہے کہ طبع ہو کر
شائع ہو جائے۔ آپ نے جو میری زبان اور طرز بیان کی توصیف کی ہے وہ آپکی ذاتی محبت کا
نتیجہ ہے ورنہ من آنم کہ من دانم۔

مگرہان اب انشاء اللہ تعالیٰ مین اردو کا پورا محقق ہوجاؤنگا۔ اسلیئے کہ خاقان کلاہ فلک بارگاہ اعلیحضرت قدر قدرت دام ملکہٗ نے سہ

زبان پہ بار خدایا یہ کسکا نام آیا
کہ میرے نطق نے بوسے مری زبان کیلئے

اپنے خانہ زاد کو یہ شرف ابدی بخشا کہ فن شاعری مین اس ناچیز ہیچمدان کو اپنی شاگردی مین لیا۔ (شاد تلمیذ حضرت آصف) لکھنے کی عزت عطا کی۔ کیون یہ مژدہ طرب افزا سنکر خوش تو ضرور ہوسے ہوگے۔ دعا کیجیے کہ اللہ تعالیٰ میرے آقا کو میرے سر پہ باین مراہم خسروانہ دیرگاہ باحشمت واقبال مظفر ومنصور رکھے۔

این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد

ہان صاحب اس سے تو مجھے اتفاق ہے کہ آپ اور رائچور۔ اسکے کیا معنے یہ تو ایسی مثل ہے۔ جیسے۔ طوطی را با زاغی در قفس کردند۔ طوطی ہزار دستان کا مقام سنہرا قفس ہے۔ آپکو تو حیدرآباد فرخندہ بنیاد مین طوطی ہزار دستان کی طرح چہکتے رہنا چاہیئے۔ واقعی ایسے جنگل مین آپکا رہنا بالکل غیرموزون ہے۔

دبدبۂ آصفی کا پہلا پرچہ منسلک ہذا ہے۔ **(شادی)** کا مضمون پڑھ کر نہ پھڑک جائے تو میرا ذمہ۔ تیسرا پرچہ بھی قریب اختتام ہے اسمین جوسین **چنچل نار** کا ہے اسکا داد طلب ہون خدا کے لئے آپ بلدہ مین آئیے

تاکہ شب و روز آپکے ہمارے چہ میگوئیاں ہوتی رہیں۔

بحر مواج جو لکھ رہا ہون اسکی نسبت آپکی کیا راے ہے۔ کہئے تو کیسی گذرتی ہے۔ اسوقت تک اُس شب کا مزا اور لطف صحبت پیش نظر ہے۔ **محبوب علی خان صاحب** بھی میرے پاس مرے پچ سے آتے ہین۔ واللہ بڑے ہمثیل آدمی ہین۔ نہایت خلیق اور خوش مزاج ہنس مکھ لایق۔ شریف۔ نوجوان ہین۔ آپ پہچان تو ضرور گئے ہونگے ورنہ کہئے تو ایک اُنکا فوٹو بھیجدون۔ آپکا ذکر خیر اکثر رہتا ہے۔ غالباً اُنہوں نے اپنے خط مین ضرور میرا ذکر کیا ہوگا کہ مین آپکو بالکل دل سے بھول گیا ہون۔

آپکے بھائی **کپٹن ممتاز یار جنگ** نے تو نمبر ہی بدل دیا۔ ایسی کایا پلٹ ہوگئی کہ بالکل زمین اور آسمان کا فرق ہوگیا۔ گا ہے گاہے کبھی ملتے ہین مگر محبت مین کوئی فرق اسوقت تک بظاہر نہین آیا۔ خدا کا شکر ہے۔ ورنہ اب انکو مسٹر **ممتاز** کہنے مین کوئی شبہ نہین۔ ہر کہ شک آرد الخ۔

انکے روبرو بھی مین نے آپکی استغنائی کی شکایت کی تھی اب کے آپ اگر انکو خط لکھئے تو ضرور یہ پوچھئے کہ تم کیون بدل دیا۔

ہان مہربان کہئے آپکے ہونہار نور چشم **منو** بائیسکل سوار کیسے ہین۔ خدا عمر دراز کرے بیشک ہونہار لڑکا ہے۔

ہان صاحب رایچور اور حیدرآباد تو گھر آنگن ہے جب جی کہے جب

کیون ادھر نہین آتے ۔ معلوم ہوتا ہے کہ کسیکے دام مین ضرور پھنسے ہو ۔ چٹکارا نہین ہوتا ۔
اگر یہ خیال سچ ہے تو لیجئے ۔ دو ہاتھ کی مبارکباد ہماری جانب سے قبول کیجئے ۔ یہ خط
پڑھکر آپ ضرور تھک گئے ہونگے ۔ کتنی ہونگے کہ طول امل ہی مگر نہ صاحب لیجئے کچھ اور لکھنے کو تھا
کہ اخباری نے خبر دی کہ **نواب امیر کبیر سر خورشید جاہ بہادر معزز رکن**
مجلس آ گئے ۔ بس اب ہم رخصت ہوتے ہین ۔ خدا حافظ فقط ۔

شاد عفی عنہ

مہربان میر لیاقت علی صاحب اول تعلقدار رائچور

	یہ سمجھے تھے کہ یاردن نے ہمین فی الحقیقت بھلایا ہی خدا کا شکر ہی ہمکو بھی کوئی یاد کرتا ہے	

اسوقت چار بجا چاہتے ہین ۔ آپکا نامہ مودت طراز پہونچا ۔ دلشاد کیا ۔ بار بار پڑھا
محظوظ ہوا ۔

مہربان من ۔ الحمد للہ کہ آپ خیریت سے ہین ۔ اگرچہ آپ اور ہم بایکدیگر نظرون سے
دور ہین ۔ مگر حضرت دل کے لگاؤ اور سلسلے کے روبرو برقی قوت اور جذب مقناطیس
اور کشش کہربائی سب مات ہین ۔ جہان خیال کیا صورت دل مین پیدا ہو گئی ۔ پھر تو
جی چاہے شکر و شکایت کیجئے ۔ رزم و بزم کی حکایت سنائیے ۔ علمی مباحثہ کا تذکرہ فرمائیے ۔
کوئی مانع نہین ۔ نہ سگ و دربان کی مزاحمت نہ غیر و بیگانہ کی دل مین دہشت ۔
دھڑلے کے ساتھ خیالی موجون کی سیر کرتے رہیے **الغرض** انسان جامع خلائق موجودات

اور اشرف المخلوقات کہلاتا ہے عجب طلسم کا پُتلا ہے ع۔

یہ ہی نمونہ قدرت پروردگار کا +

اس موقع مین رسالہ دبدبہ آصفی کا سپاس گزار ہون کہ جسکے باعث مجھے میرے ایک قدیم دوست نے بذریعہ خط و کتابت اپنی روحانی ملاقات سے خوش کیا۔ میری نسبت آپنے جو کچھ لکھا ہے یہ آپکی دلی عقیدت اور خیرخواہی کی پوری دلیل ہے۔ ورنہ من آنم کہ من دانم۔ اللہ کا شکر ہے کہ مین اپنے خداوند مجازی کے غلامون مین شمار کیا جاتا ہون۔ اور اپنے آقائے ولی نعمت کا موروثی نمکخوار کہلاتا ہون۔ اور نعمہائے غیر مترقبہ سے سرفراز ہون۔ اگرچہ اس لائق نہین ہون۔ خداوند عالم خداوند نعمت ظلسبحانی مدظلہ العالی کو تا صدوسی سال باین مراحم خسروانہ مظفر و منصور رکھے۔ آمین۔

جب کبھی اپنے فرایض منصبی سے فارغ ہوجاتا ہون۔ باقی وقت علوم و فنون کے گلستان کی سیر کرتا رہتا ہون۔ دنیا مین اس سے بہتر کوئی شغل دنیا کی ترقیون اور عاقبت کی بہبودیون کے لئے دوسرا نہین ہے ؎

رباعی

انسان کو علم فائدا دیتا ہے دنیا مین جو عزت ہے تو عقبیٰ مین بہشت	شاد	آئینہ عقل کو جلا دیتا ہے یہ دونون جہان مین مرتبا دیتا ہے

وحہ۔ اب اپنی تحریر کو اس مصرع پر ختم کرتا ہون ع۔

	اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی	

خدا حافظ فقط
شاد عفی عنہ

۱۳۵

میرے مہربان میر لیاقت علی صاحب

میرے سب وعدہ دیروزہ آپکی دختر نیک اختر کی رسم منگنی کی تقریب مین ایک قطعہ تاریخ بذریعہ فونو گراف خود سنانے آیا ہون - وہ پھڑکتی ہوئی تاریخ ہوئی ہے کہ باید و شاید - مجھے امید ہے کہ حاضرین محفل بھی سنکر نہایت محظوظ ہون گے - اسکے متعلق اگر یہ مصرع کہون تو شاعری کے پہلو مین سزاوار ہے -

	ہاتف آورد این سخن یا جبرئیل	

ذرا کان دھر کر سنئے -

قطعہ

	عیش و عشرت آئین ساخت		بزم شادی شد آغاز
	رسم منگنی رونق یافت		گفتم سال ہجری شاد

انشاء اللہ تعالیٰ سال آئندہ شادی کی تاریخ سناؤن گا - مبارک مبارک مبارک - والسلام خیر الاختتام فقط

شاد عفی عنہ

۱۳۶

مشفق و مہربان راجہ مرلی منوہر بہادر

مجکو آپ کی دختر کی رحلت کی خبر جو ایک حسرت انگیز واقعہ و جانکاہ حادثہ ہی سُننے سے سخت افسوس و رنج ہوا۔

اولاد کی رحلت کا جو اثر والدین پر ہوتا ہے محتاج بیان نہین اس رنج مین میرا دل غمزدہ بھی شریک ہی۔ زیادہ حسرت خیز بات یہ ہے ؎

این ماتم سخت است گویند کہ جوان مُرد

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ روحانی تکلیف آپکو جسقدر ہوئی ہے بجا ہے۔ مگر ؎

درین حدیقہ بہار و خزان ہم آغوش است
زمانہ جام بدست و جنازہ بردوش است

دنیا مقام گذشتنی وگذاشتنی ہے۔ ماتم پرسی دنیا کی رسم ہے مگر ہنسنے والا ایکدن رولاتا ہے۔ کوئین کیا ہر طرح انسان مجبور ہے اور سبکو ایک دن اس شاہراہ سے گذرنا ہے ؎

هرآنکہ زاد بناچار بایدش نوشید ز جام دہر مئے کل من علیہا فان

شاد عفی عنہ

۱۲۷

راجہ صاحب مشفق و مہربان راجہ مرلیمنوہر آصف نواز ونت بہادر

سہ شنبہ کے روز مین شکار کے لئے اپنی جاگیر ونپرتی کو جانے والا ہون آپکے ہان اگر کوئی ہاتھی شکاری ہو تو مع ہودج ایک ہفتہ کے لئے لطف فرمائیے

مہربان من آصف نواز ونت بہادر

اگرچہ تصویر درباری لباس مین ہے۔ مگر بیٹھی ہوئی تصویر اُس دربار کے خلاف ہی جس دربار مین آپ اور ہم سب دست بستہ کھڑے تھے۔ اگر اُس پوزیشن کی تصویر ہو تو زیادہ مناسب ہو گا فقط

شاد عفی عنہ

۱۴۱

مہربان من راجہ صاحب آصف نواز ونت بہادر

آپکا خط، ایک زمانہ دراز کے بعد آیا۔ بعوض اسکے کہ گلہ کرون خط کے مضمون نے مجھے شکریہ ادا کرنے پر مجبور کیا۔ مجھے یقین ہے کہ یہی خیال دوستانہ اور وہ بھی بشرطیکہ دلی ہو ہر وقت اور ہر آن اور ہر موقع پر روز بروز ترقی پر ہوسنہ یہ کہ زمانے کی رفتار اور نیرنگی فلک کجرفتار کسی دوسری راہ پر لگا دے ؎

	بسختیہاے دشمنان وحسود دوستان راز دست نتوان داد	**سعدی**

باقی اور کیا لکھون۔ اگلی صحبتین یاد آتی ہین۔ وہ اورنگ آباد کا سفر اور وہ ابن صاحب کا باغ مدرسہ کے قریب۔ اور وہ نادر گل کی سیر اللہ اللہ ع۔

	خواب تہا جو کچہ کہ دیکہا جو سُنا افسانہ تہا	

خیر زندہ ہین تو انشاء اللہ تعالیٰ کبہی تو پہر لطف زیست اُٹہائینگے مگر شباب بہی باقی ہے

اگر آپ بھی اس شکار مین رہتے تو لطف ہوتا شکاریون کا بندوبست نواب معجز افسر الدولہ بہادر
کے ہان سے ہوگیا ہے فقط

شاد عفی عنہ

۱۳۸

راجہ صاحب مشفق و مہربان راجہ مرلیمنوہر آصف نواز ونت بہادر

دو خربوزے پہونچے۔ بے فصل کے اس ارمغان نے ایسا مزا دیا جیسے خزا مین بہار
اور صحراے عظیم افریقہ مین ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کے جھونکے ۵

	ارمغان سے آپکے ثابت ہوا لوٹ کر پھر آئی گلشن مین بہار	

ذایقہ مین کوئی فرق نہین۔ وہی شیرینی۔ اور وہی خوشبو۔ اسکے مغز کو حلوای بے دود
کہون تو می شاید پھل کیا ہے اچھی غذا ہے۔ لطیف۔ سریع الہضم۔ نوجوانون کو اسکی
گرمی اور بھی گرماتی ہے۔ بوڑھون کو جوانی کا مزا دکھاتی ہے۔ خداوند عالم شیرینی محبت
جانبین مین روز افزون ذائقہ حلاوت تازہ بخشے اور آپ بھی برخوردار ہون ۵

	ارمغان کا شکریہ کرتا ہون مین		آپکی الفت کا دم بھرتا ہون مین	

شاد عفی عنہ

۱۳۹

مہربان من آصف نواز ونت بہادر

بروز اڈریس کا لیتھو جس لباس سے آپ دربار گہربار ظل سبحانی خلد اللہ ملکہٗ مین حاضر ہوے تھے
اسکا ایک فوٹو میرے پاس روانہ کیجئے فقط

شاد عفی عنہ

ہماری زندگی توبس جیسی تھی اور اب جیسی ہے اسکے اعادہ کی ضرورت نہین
بہرحال ع۔

شاد باید زیستن ناشاد باید زیستن

کاغذ منسلکہ واپس ہے۔ لڑہ سیجیے۔ کہ مدعا کیا ہے اللہ بس باقی ہوس فقط

شاد عفی عنہ

۱۴۲

راجہ صاحب آصف نواز ونت بہادر

مین اپنے ایک عزیز سید عباس علی رضوی کی سفارش کرتا ہون۔ اگر آپ بھولے نہون تو یہ وہی صاحب ہین جنکے لئے پہلے بھی مین نے کبھی آپسے کہا تھا۔ غالباً انکی صورت دیکھنے سے پہچان جائے گا۔ کہ وہ کئی سال تک آپکے محکمہ مین کارگذار رہے۔ چنانچہ اسکی تصدیق مین ان ذمہ دار عہدہ دارون کے عمدہ الفاظ شاہد ہین جو اسناداً موجود ہین۔ سُنا گیا ہے کہ محمد عبدالعزیز صیغہ دار شاخ بلدہ کی جائداد خالی ہوئی ہے۔ کیا آپ عزیز مذکور کی لیاقت اور کارگذاری اور میری سفارش کی جلد وہین ترقی دے سکتے ہین مجھے جواب نفی کی امید نہین ہے بلکہ فہو المراد۔ دل ماشاد۔ مین آپکا مشکور رہون گا۔ ورنہ یہ سفارش نامہ بیرنگ واپس کردیجئے فقط

شاد عفی عنہٗ

۱۴۳

راجہ صاحب مہربان دوستان راجہ مرلینوہر بہادر

شبکو آپکا خط اسطرح آیا جیسے انتظار مین کسیکی آہٹ معلوم ہوتی ہے۔ یا اچانک کسی کا خیال دل مین سما جاتا ہے۔

بہر حال خط چاک کیا۔ دیکھا۔ مین **راجہ درگا پرشاد** کے خط کا مشکور ہون کہ اُسنے آپکو میری یاد دلائی۔ یا اُس خدمتگار کے ہاتھ کاٹ کے سونے کی ہتکڑی ڈالون جسنے میرے خط کو چاک کرکے آپکے روبرو پیش کیا۔ اور اُس حیلہ سے آپنے قلم اُٹھایا۔ اور **شاد** کے نام نامہ بھیجا ع۔

	اسے وقت توخوش کہ وقت ماخوش کردی	

بہر حال آپکی یادآوری کا شکریہ۔ خدا کرے کہ ایسے سہواً میرے نام کے خط چاک ہوا کرین۔ اور آپکو میرے نام خط لکھنے کے لئے حیلہ ملا کرے۔

قبل از دو ہفتہ کے آپنے مجھے اچار لطف کیا تھا پہونچا۔ مشکور۔ چونکہ ان دنون مین شکایت بخار سے علیل تھا اسلئے شکریہ ادا نکرسکا۔

قطعہ

آپنے بھیجا مجھے پہونچا اچار	بچے اور بالون نے سب کہایا اچار
ترش اور شیرین تھا دُہرا ذائقہ	ہی یہ چھوڑن یا کہ کٹہمٹہا اچار

کہاتے ہی ہضم بلکہ ہضم الہیج۔

واقعی اچار کہانے کی جان ہے۔ ایک بہدسیل مثل یاد آئی۔ (دلینگ پر مٹی اور دسترخوان پر چٹنی) پہلی بات کا تو تجربہ نہین ہوا مگر دوسری صحیح ہے۔

راجہ اندر کرن بہادر کی خیریت سے مطلع کیجیے۔ بہت روز سے خط نہین آیا شاید بہول گئے۔ اسکے سالگرہ کے جشن مین کون کون جشن آپکی طرف سے ہوسکے اگر راز نہو تو مجہے لکہئے فقط

شاد عفی عنہ

۱۴۴

راجہ صاحب مہربان راجہ مرلیمنوہر بہادر سلامت

اسکے سال آپنے اسقدر آم کہلائے کہ اگر تخم جمع کئے جاتے اور بوئے جاتے تو دو چار سال مین کئی امریان ہوجاتین۔ خداوند عالم آپکی اس چاشنی محبت کو ہمیشہ معتدل قوام پر کام بخش رکہے۔

قطعہ

تحفۂ مرغوب پہونچا شاد کو منہ مرا میٹہا کیا تمنے بہت	شاد	آم کیا تہے نہین شکر کی گہتیان تم بہی شیرین کام ہو اے مہربان

شاد عفی عنہ

۱۴۵

مشفق راجہ سرینواس راو بہادر

گردوارہ کے سکہون کا بیان ہے کہ ضلع پربہنی کی ایک جاگیر۔ اور ناندیڑ ضلع کے تین جاگیرات۔ جو خاص میرے جداعلیٰ مرحوم کی جاگیرات مین سے ہین انکو عود وگل کے لئے عطا کئے گئے ہین۔ انپر دفتر مالگذاری سے ضبطی قائم ہوگئی ہے بہت افسوس ہی خیر جاریہ جسکی برکت سے استحکام ریاست و ترقی دولت واقبال

حضرت پیر و مرشد ظل سبحانی خلد اللہ ملکہٗ ہے۔ اسکا انسداد خیر خواہی سے بعید ہے اور
یہ برابر قانوناً و شاستراً بھی ناواجب ہے۔ باوجودیکہ انکی جانب سے محکمہ انعام مین
ثبوت پہونچنے پر ضبطی کے قیام کو کیون اہالی محکمہ انعام نے جائز رکھا۔ مین نے سُنا ہی
کہ آپکے اور تعلقدار ضلع کے مابین اتحاد ہے۔ لہذا لکھا جاتا ہے کہ اگر آپ انکو بنظر
امر خیر کہدین تو ثواب مین داخل ہونگے اور میری خوشی ہوگی فقط

شاد عفی عنہ

۱۴۶

دیباچہ دفتر نظم و نسق نواب اکبر الملک بہادر

تفضل یاب جنگ بہادر کی زبانی معلوم ہوا کہ آپکا مزاج مرکز اعتدال سے تجاوز
کر گیا ہے۔ اسکی وجہ خدا نخواستہ ضعفِ قلب بتائی جاتی ہے۔ یہ خبر ناگوار خاطر
شاد ہوئی۔ خداوند تعالی کل اعضاے رئیسہ کو اپنی اپنی مسند قوت پر قوی تر اور
مستحکم رکھے۔ اور کل جوارح اسکے تابع رہین۔ کشتی اربعہ عناصر باد مخالف سے
مامون و مصئون رہے۔ چارون مین ایکا رہے۔ پھوٹ نہ پڑے۔

آپکی ذات صرف باخیر ہی نہین ہے۔ بلکہ تخت خیر خواہی آصفی اور ملک و رعایا کا
ایک زبردست پایہ ہی۔ خدا مضبوط رکھے فقط

شاد عفی عنہ

مشفق و مہربان نواب اکبر الملک بہادر

بڑا خوش نصیب ہو وہ نمکخوار جسکو بادشاہ وقت اپنے مراحم خسروانہ کا مستحق

قبال فرماکر اپنے شاہی عنایات سے ہمچشمون مین اعزاز بخشے۔ ایسے موقع بہت خوشی اور شکر گذاری کے قابل ہین۔ مین آپکو مبارکباد دیتا ہون اور امید کرتا ہون کہ آپ اور زیادہ عنایت شاہی کے مستحق سمجھے جائینگے۔ فقط

شاد عفی عنہٗ

۱۴۷

محمد صفدر علی صاحب سرگردہ کوتوالی

آپکا معروضہ پہونچا۔ نہایت خوشی ہوئی کہ آپکے حسب دلخواہ سب انتظام ہوا۔

یہان سب خیریت سے ہین۔ اللہ کا فضل ہے۔ کہ مالک خوش وراضی ہے۔

پلٹن عثمانیہ کے لئے کپتان صاحب کو لکھدیا وہ اجرا کردینگے۔

ایک قطعہ تاریخ آپکے فرزند کی شادی کا درج ذیل ہے۔ خدا مبارک کرے۔

قطعہ

سر پہ سہرہ باندہ کر سسرال کو	شاد	جب گیا دولہا بفضلِ ذوالجلال	
دیکھکر سارے براتی بول اُٹھے		پائی دولہا نے عروسِ خوش جمال	

۱۶ ۱۳ ھ

شاد عفی عنہٗ

۱۴۸

مہربان من نواب عماد الملک بہادر

مین آپکے فرزند سید زین العابدین کی شادی خانہ آبادی کی مبارکباد

دیتا ہون ۔بخوشی تمام شریک دعوت ہوتا لیکن مجھے ایک ضروری کام ہے۔ اسلئے شرکت بزم طوی سے معذور ہون فقط

شاد عفی عنہ

۱۴۹

نواب صاحب مشفق ومہربان میر مصطفی علی خان بہادر

میر سکندر علی صاحب کے لئے مین نے نواب افتخار الملک بہادر سے سفارش کی ہے آپ بھی اُنکے لئے سعی فرمائین۔ نہ صرف اُنکی امید پوری ہوگی بلکہ مخلص بھی آپکا مشکور ہوگا ؎

برآوردن کار امیدوار	سعدیا	بہ از قید بندی شکستن ہزار		

شاد عفی عنہ

۱۵۰

عزت آثار وشاعر شیرین گفتار محمد واصل صاحب واصل

آج آپنے چند آم بنارس کے جو بنام (لنگڑا آم) مشہور ہے تحفۃً پیش کئے تھے مین نے دل سے آپکے اس تحفہ عقیدت آمیز کو جو شیر وشکر سے زیادہ شیرین ہے منظور کیا۔ یہ نغز ترین میوۂ ہندوستان ہے نام تو (لنگڑا آم) مشہور ہے مگر ماشاء اللہ وہ تو خاصہ بھلا چنگا آم ہے۔ بعضے وجہ تسمیہ یہ کہتے ہین کہ تیمور لنگ کو بہت پسند تھا۔ اور قزل ارسلان نادیدہ اسکے مشتاق تھے۔ مگر آپنے جو بیان کیا وہ صحیح ہے اِسمین شک نہین کہ ہندوستان مین غالباً اپنی نظیر نہ رکھتا ہوگا آم کیا ہے کوزۂ قند ونبات ہے۔ اس اعتدال کی شیرینی اکثر آمون مین کم ہوتی ہے

ذائقہ خوشگوار۔ کہاتے کہاتے جی بہرتا ہی نہین۔ اگرچہ پہلے بھی شاید ایک دو بار اسی نام سے میرے احباب نے چند دانے تحفۃً بہیجے تھے مگر ایسے نہ تھے۔ یہ صرف آپکی چاشنی عقیدت کا قوام ہے۔ باذائقہ اور خوشگوار۔ دوسرون سے سبقت لے گیا آپنے میرا منہ میٹھا کیا۔ خدا آپکو شیرین کام رکھے ؎

آم کا تحفہ تحفۂ مرغوب	شاد	پیشکش آپکا مجھے پہونچا
رکھے اللہ شاد و شیرین کام		یہی دیتا ہی شاد دل سے دعا

شاد عفی عنہ

۱۵۱

میجر گاف صاحب معتمد افواج

بجواب آپکی چٹھی کے کہا جاتا ہے کہ میرا مزاج شب سے ناچاق ہے لہذا شاید آج سہ پہر مین بھی فرصت نہوگی۔ اور کل کا روز الوال جانیکا ہے۔ ہرگاہ اگر آپ اُن کاغذات کو ملفوف کر کے میرے پاس بہیجدینگے تو مین دیکھکر واپس کردونگا اگر انکے متعلق کوئی رائے نسبت ذات علیحدہ لکھکر بہیجدیجئے۔ کہ انپر غور کردون فقط

شاد عفی عنہ

۱۵۲

مہر سپہر اتحاد نواب معتضد جنگ بہادر دائما درخشان باد۔ اسوقت صبح کے سات بجے ہین۔ ماہ شوال کی ۲۷ تاریخ ہے۔ آپکی مکاتبہ ۲۰ مارچ ۱۹۰۸ع کا جواب لکھنا شروع کیا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آپکے دو خط ماقبل کے پہونچے جسمین ہمارے دوست کا خط ملفوف تہا۔ مین نے

سو کام چھوڑ کر بواپسی ڈاک خط کا جواب لکھکر پوسٹ آفس مین رجسٹری کرادی۔
اور وہ (میل) مین روانہ باشد۔

اللہ آپکو خوش رکھے۔ مجھے میری خوش خبریان ہونشنو دسگے۔ کانون کو سرور حاصل ہوگا۔ مگر پہلے اپنی آنکھونکا تو حال لکھئے کہ کیسی ہین۔ خدا درست۔

رخصت کی منظوری ہونے مین کوئی امر اس قدر مانع نہین ہوا۔ مجھے اسکا پورا خیال ہے۔ بہر حال آپکی رخصت منظور ہو گئی۔ [illegible] بازے شکل [illegible]
مگر تا ہے کے۔

کیا اس تحریر سے رنجیدہ ہو گئے۔ کیا اس فقرہ کو پڑھ کر دلگیر ہوسے جاتے ہین۔
ذرا میری صورت تو دیکھئے۔ آہو ہو ہو۔ ع

	وہ لب پہ آئی ہنسی دیکھو مسکراتے ہو	

ہان صاحب۔ اسے لو تم تو بھول ہی گئے تھے۔ یہ حقہ اور چلم حاضر ہے
لکھنو کا ذرا تمباکو تو دیکھئے۔ ایک دم لگائیے۔ ہاے ہمنے لکھنو نہین دیکھا۔ بس
اتنا ہی سنا کئے ہ

	خدا آباد رکھے لکھنو کو پھر غنیمت ہے نظر کوئی نہ کوئی اچھی صورت آہی جاتی ہے	

ہمارے دوست اور انکے لڑکے کیسے ہین۔ ضرور لکھئے۔ کئی روز

سیر و سیاحت مین گذرینگے باقی اللہ اللہ خیر صلاح فقط
کاتب جواب کا طالب شاد عفی عنہ

۱۵۳ مہربان محمد ہدایت علی صاحب

دو قرص تنباکو کے بہوسیجے۔ فی الفور چلم بہروائی۔ دو ایک کش لئے۔ لکہنو کے تنباکو کا مزا آگیا۔ جی تو چاہا کہ حلوا سے سبے دودہ کی طرح ڈکار جاؤن۔ مگر تنباکو برائے کشیدن ست۔ نہ برائے خوردن۔ سیاہ ایسا کہ مہوشان برق دم کے خال مشکین سے تشبیہہ دون تومی زیبد۔ بوسے خوش نافہ تتار کو شرماتی ہے دہوان کاکل معشوقان نوشاد کے گہونگر کو بڑہا دیتا ہے یہ تحفہ آپکے حسن عقیدت پر دال ہے ؎

اس عقیدت کا دم مین بہرتا ہون — شکر یہ ارمغان کا کرتا ہون

شاد عفی عنہ

۱۵۴ مہربان محمد ہدایت علی صاحب

بہولا نا تمہین ہو اب مبارک
بحق سورۂ یسین تبارک

ابہی ابہی آپکا دعوتی رقعہ پہونچا۔ دل شاد ہوا۔ جم جم یہ شادی مبارک سال آئندہ خدا کرے کہ پوتے کو گود ون کہلاؤ۔

انشاء اللہ تعالی آج نو بجے شب کے ضرور جلسۂ مسرت بخش مین شریک ہونگا۔

فی البدیہہ ایک مادۂ تاریخ بھیجتا ہون۔ واد سخن دیجئے۔ اور تاریخ لیجئے۔ ایام شادمانی بکام باد بالنون والصاد۔

تاریخ

جبکہ محمود علی دولہا بنے نکلی برات	شاد	اور ملی اک نوعروس مہ جبین ماہ کمال
دی مبارکباد زہرہ نے بصد ناز و طرب		ہو مبارک تمکو نوشہ یہ عروس خوش جمال
		۱۳۱۶

شاد عفی عنہ

۱۵۵

مہربان محمد ہدایت علی صاحب

ایک ڈبا خوشبودار تبنا کو کا پہونچا۔ دوبارہ کیون آپنے زحمت اٹھائی اسقدر آپنے تبنا کو پلایا کہ تبنا کو فروش مالا مال ہوگیا۔ وہ بیچتے بیچتے تھک گیا مگر آپنے خریدنے مین قصر نہ کیا۔ مجھسے اب اسکا کیا بدلا ہو بجز اسکے کہ مزے مزے سے دم اڑاؤن۔ اور آپکی عقیدت کا دم بھرون ٭

	خوش ہوا آپکی عقیدت سے		رکھے اللہ شاد فرحت سے		

شاد عفی عنہ

۱۵۶

علم میدان شجاعت کپتان لوس فنگلاس صاحب سلامت

آپکا دعوتی رقعہ پہونچا۔ مسرور ہوا۔ ضرور ہولی کی دعوت مین شریک ہونگا۔ اور آپکے رنگ خلوص و عقیدت کا پھاگ مناؤنگا ٭

ہمیشہ ہولیان ہودین دکن مین		منائین رنگ ٹیسو کے چمن مین	

ہو پہوے پہلے تم با دلِ شاد		مناؤ رنگ رلیان خانہ آباد

شاد عفی عنہ

۱۵۷

خیر خواہ ماہ کپتان لوس فنگلاس صاحب

آپکا مراسلہ مورخہ امروزہ دربارہ سید حسن لفٹنٹ پہونچا۔ مین بہت افسوس کرتا ہون کہ یہ اطلاع بعد از وقت ہوئی۔ مین نے اس مقدمہ کی مثل بتاریخ دیروز سند الیہ بعد ثبت دستخط دفتر روانہ کردی ہے۔ پس ایسے ابواب مین آئندہ سے اگر قبل از وقت اطلاع ہوا کرے تو مناسب ہی۔ اسوقت کوئی تجویز نہین ہوسکتی مجبوری ہے۔

شاد عفی عنہ

۱۵۸

مرزا غلام مصطفےٰ بیگ صاحب ناظم نظم

ایک گمنام خط آپکے پاس بہیجتا ہون۔ بغور معائنہ کیا جائے کہ مددگار ماتحت ناظم کا خاکہ کیسا اڑایا گیا۔ یہ ایک ہی نہین اسکے قبل بھی میرے پاس ایسی شکایتین بہ سبیل ڈاک آئین۔ جنکا ذکر بالمشافہ بھی کیا گیا تہا اور بار ہا تاکید کی گئی تھی کہ اپنے ماتحتین کے رویہ سے غافل نہ رہین۔

اسمین کچہ شک نہین کہ آپ بہت بیدار مغز ہین۔ وفادار۔ اطاعت گذار سرکار عالی اور نمک حلال نمکخوار دولتِ آصفی مین آپکا شمار کیا جاتا ہے۔ اور ایسے ناخداترسونکی دلی حالت سے واقف ہونا نہ آپکے امکان مین ہی نہ میرے

نگرہان بظاہر نگرانی ہر ایک افسر کا کام ہے۔ خواہ وہ ادنی ہو خواہ اعلےٰ۔ تکاسل کو روا رکھنا نہ چاہیے۔ زیادہ صراحت کی ضرورت نہین۔ خود آپ کو معلوم ہو جائیگا ع

حاجت مشاطہ نیست روے دلارام را

ظاہر ہے اگرچہ قانوناً گمنام عرضیون کا چاک کرنا واجب کیا فرض سمجھا گیا ہے مگر یہ خیال کرنا چاہیے کہ ع

تا نباشد چیزکے مردم نگویند چیزہا

یہ غیر ممکن ہے کہ جبتک کوئی ستایا نہ جائے وہ ساعی کا مرتکب ہو۔ مجھے اسکے مان لینے مین بھی تامل نہوگا۔ کہ حاکم اور کارگذار کے دوست کم۔ دشمن زائد ہوتے ہین۔ مگر اسکے ساتھ ہی یہ بھی ہے۔ کہ جسقدر حاکم صاحب انصاف اور رحم دل۔ داد گستر ہوگا مخالف کی زبان اسکی مذمت اور عیب جوئی پر بہت کم گویا ہوگی۔

الغرض اب انتہا سے زیادہ انکی خود غرضیان اور گستاخیان اور چہیان مختلف الوان مین اپنا رنگ دکہا رہی ہین۔ ایسے وقت مین سکوت کرنا۔ غریبون کے حق مین کانٹے بونا ہے۔ خداوندنعمت پیرومرشد بندگان حضرت خلداللہ ملکہ نے مجکو اس خدمت وزارت فوج سے جو سرفراز فرمایا ہے۔ اگر مین اس خدمت کو وفاداری اور ایمانداری اور رعایا کی ہمدردی کے ساتھ بجا نہ لاؤن توگویا

مین نے اپنے ہی ہاتون خدانخواستہ انصاف کا خون کیا ۔ یا یون کہیے کہ اس عطائے عزت شاہی کی قدر نہ کی ۔ نَعُوذُ بِاللہ ۔ حاکم مجازی کے نزدیک معتوب اور حاکم حقیقی کی بارگاہ مین گنہگار ٹہرا میرا منصب یہی ہے کہ مین جس خدمت پر مامور ہون اسکو حتی الامکان بحسن وفاداری سرانجام دون ۔ اور عدل و انصاف کو ہاتھ سے نہ چھوڑدن ۔ اور جو ناخدا ترس ظالم ہین انکے پنجے سے غربا کو بچا دون ۔ اور انکی داد کو پہونچون ورنہ ۔ ؎

	نکوئی با بدان کردن چنانست کہ بد کردن بجائے نیک مردان	سعدی

کا مصداق ہوگا ۔ مجھے یقین ہے کہ آپ بہت جلد اس معاملہ کو بلا کسی رعایت کے جس طرح سے ممکن ہو دریافت کرکے غریبون کی داد کو پہونچینگے ۔ اور اسکے نتیجہ سے مجھے اطلاع دینگے ۔ فقط وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ فقط

شاد عفی عنہ

۱۵۹

شجاعت پناہ نواب برق جنگ بہادر

آپکی عرضی مع تبرک نیاز شریف حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ تعالے عنہ ۔ معرض وصول مین آئی ۔ اور تبرک مرسلہ منظور و مقبول ہوا فقط

شاد عفی عنہ

۱۶۰

شجاعت پناہ نواب برق جنگ بہادر

آپکا عروضہ مع ایک کشتی انناس کی پہونچا مشکور ہوا ہ

خوش ہوا آپکی عقیدت سے		رکھے اللہ شاد فرحت سے	

شاد عفی عنہ

۱۶۱

علم میدان شجاعت محمد عبد الرزاق صاحب سلامت

ایک ڈالی ثمر تر جسنے کھجور کی بھیجی یہ میوہ خاص عرب کا ہے اسکی توصیف محال ہے۔ یہ بہت مرغوب اور مطبوع عرب ہی میں ہین بلکہ کل بلاد کے لوگ اسکے شیدا ہین میوہ کیا ہے جان شیرین ہے۔ کیون نہو یہ ثمر مقبول رسول مجتبی احمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہی۔ روحی فدا بہ این نام پاک ہ

	رن پہ بار خدایا یہ کس کا نام آیا کہ میرے نطق نے بوسے مری زبان کے لئے	

ہر شخص اسکا شایق و مشتری ہے نخلبند ان گلشن نشاط ہین اسکا علم سرافراز مذاق شیرین بیان زیر بار منت شیرین ثمری ہے۔ واہ کیا شان دلبری ہے یوسف مصری بھی اسکے ذائقہ حلاوت سے شیرین کام تھے۔

آپنے میرا منہ میٹھا کیا۔ خداوند عالم آپکا منہ قند و نبات اور دامن امید درم و درود ینار سے بھروسے ہ

ارمغان سے ہوگیا دل شاد شاد	شاد	ہو تمہارا بارور نخل مراد

شاد عفی عنہ

۱۶۲ مہربان مرزا عبداللہ بیگ صاحب

عین انتظار مین آپکے مُرسلہ دو شیشے سرکے کے پہونچے مشکور ہوا۔ دعا بھی کی ۔ دسترخوان پر رکھا۔ اور مزے سے چکھا حُسن اتفاق اسی کو کہتے ہین کہ دل جو چاہے وہ فوراً ہاتھ آے ۔ خدا کرے کہ دلی امیدین ایسے ہی بر آئین ۔ گوہر مقصود کو پائین جم جم خوشیان منائین دھُو المطلوب

مرسلہ سرکہ تمہارا مہربان ۔ زیب دسترخوان بسدم ہو گیا
بہرتا چٹکاری پہ چٹکارا تھا مین ۔ ترشی کی تیزی کھٹائی کا مزا
جزو اعظم نو-تن چٹنی کا ہے ۔ ہضم کی قوت مین ہر شے سے سوا
ہاضمے کا نسخہ یا سرکہ ہے یہ ۔ کھانا کھایا اور ادھر سب پچ گیا
دانت کھٹے دشمنوں کے ہون ترے ۔ **شاد** کی دل سے دعا ہے **میرزا**

شاد عفی عنہ

---

۱۶۳ مہربان من راجہ منبی لال

مین اسوقت لارڈ میکالی کی اسپیچین پڑھ رہا تھا ۔ ان صاحب کو انگریزی نثر سے وہی نسبت ہے جو شیخ مبارک نہاد **سعدی شیرازی علیہ الرحمہ** کو فارسی زبان سے ہے۔
میر انیس صاحب مبرور کہتے ہین۔

رباعی

بلبل یہ زمانہ ایک گل کا نہ ہوا		محکوم ائمہ و رسل کا نہ ہوا
انسان کو عبث غرور یکتائی ہے		اللہ یہ اتفاق کل کا نہ ہوا

خیر یہ تو زندیقون اور منکرون اور مشرکون کی طرف خطاب ہے مگر اس بدیہی امر سے کوئی انکار نہین کر سکتا کہ شیخ سعدی کا کلام ایسا مقبول ہوا کہ کوئی فرد بشر اسکی اشرفیت اور افضلیت سے انکار نہین کرتا۔

ماحصل یہ کہ تمام دنیا معترف باللسان ہے کہ میکالی اور جان برائٹ کی سی انگریزی کسی نے نہین لکھی۔اسوقت لارڈ موصوف کی وہ اسپیچ مین بامعان نظر بالاستیعاب پڑھ رہا تھا جسمین اجوکیشن یعنے تعلیم کا ذکر ہے۔موتیون مین تولنے کے قابل ہے۔

انگلستان کے فرقہ لبرل کے ممبر اس بات کے ساعی بالخیر ہین کہ اہل ہند کو درجۂ اعلیٰ کی تعلیم دینی چاہئے۔مگر فرقہ کنسرویٹیو کھلے بندون نہین دبی زبان سے کہتے ہین کہ ہمپر فرض نہین ہے کہ ہم اہل ہند کے درجہ اعلیٰ کی تعلیم دینے مین خزانہ عامرہ کا زر خطیر صرف کرین۔انکی راے ہے کہ ہندوستان کو نوجوانون وغیرہ کی تعلیم کے لئے اپنے پاس سے روپیہ خرچ کرنا چاہئے۔گو مجھے لبرل فرقہ سے پورا اتفاق ہے۔لیکن کنسرویٹو کی راے بھی قابل غور ہے۔ کیا وجہ ہے کہ اہل ہندوستان اپنے ملک کے ہونہار نوجوانون کی تعلیم

درجہ اعلیٰ کے لئے برٹش انڈین گورنمنٹ کی تقلید نہ کرے۔

ممالک مغربی و شمالی و اودھ سے بہت اولوالعزم متوسط درجہ کے ہمدرد بزرگواروں نے پبلک اسپرٹ اور اولوالعزمی کی شیر آبادی کے جوہر دکھا دیئے۔ یعنی سر سید احمد خان بہادر آنریبل نے چندہ فراہم کر کے علیگڈھ محمڈن کالج کی بنیاد ڈالی۔ اور لکھنؤ کے منشی کالی پرشاد وکیل متوفی نے اپنا کل سرمایہ قریب ڈھائی لاکھ روپیہ اسکے ... پاٹ شالا کے لئے وقف کر دیا۔ پبلک اسپرٹ اور اولوالعزمی اسے کہتے ہیں۔

خیر آمدم برسر مطلب۔ لارڈ میکالی نے وہ اسپیچ پڑھ کر جسکا مین نے ذکر کیا۔ مجھے آپکا مدرسہ یاد آیا جو آپنے اپنے ذاتی صرف سے قائم کیا ہے۔ مین خوب جانتا ہون کہ آپکو دنیا مین سب سے زیادہ شوق علم و تعلم تعلیم و تدریس سے ہے جو واقعی قدر کے قابل ہے۔ مین نہایت خوش ہوتا ہون۔ آپکے دوست اور مداح پنڈت رتن ناتھ صاحب سرشار لکھنوی جب پہلے پہل یہان آئے تھے تو انہون نے آپکے مدرسہ مین ایک اسپیچ دی تھی۔ اگر کوئی نقل اسکی آپکے پاس ہو تو ضرور بھیجئے۔

آجکل چند صاحب قوم کھتری آپس مین جھگڑ رہے ہین۔ مقدمہ فیصل طلب یہ ہے کہ ایک صاحب اپنی اولاد کو تعلیم اور سیاحت کے لئے ولایت وغیرہ بھیجنا چاہتے ہین اور غلبہ اسطرف ہے کہ نہ بھیجا جائے۔ آپکی کیا رائے ہے۔ مین تو بالاستقلال یہ کہتا ہون کہ ضرور بھیجنا چاہیے۔ ہمارا مذہب کیا تار زنار سے بھی بودا ہو گیا۔

کہ ولایت کے سفر کرتے ہی لامذہب ہو جائینگے حیدرآباد کے بدنام کنندہ نکو نامند
بہت سے ایسے ہین کہ بدون ولایت گئے کے لامذہب ہی نہین ہوے
بلکہ وہ قدم اُسنے بڑھے ہوے ہین۔
الغرض جو کچھ آپکی راے ہو اُس سے نہ صرف مجھے اطلاع دیجئے بلکہ
پبلک کو معلوم کرائیے فقط
شاد عفی عنہُ

۱۶۴

حقایق آگاہ سید لطف علی صاحب مودودی چشتی

دعا نامہ متضمن شرکت فاتحہ شریف حضرت خواجہ خواجگان ہندالولی غریب نواز قدس سرہُ
بہ بست وششم ماہ حال بطلب این عقیدتمند وصول تفقد شمول ہوا۔ آج پانچ روز
ہوے کہ لڑکے کو بخار رہے۔ جسکے باعث شیرازہ خاطر پریشان ہے بمصداق
المعذور معذور مجبوراً کل کی شرکت فاتحہ شریف سے معاف فرمایا جاؤن فقط
شاد عفی عنہ

۱۶۵

حقایق آگاہ معارف دستگاہ سید دُربہا علی شاہ صاحب چشتی دام فیوضکم

بعد اداے لوازم نیازمندی گذارش ہے کہ نامہ نامی وصحیفہ سامی ورود فرما کر
مضمون مندرجہ سے مطلع فرمایا۔ یہ نیازمند مع بال بچون کے تادم تحریر بیان نامہ
مع الخیر والعافیت ہے اور ہمیشہ دعاے خیر کے لئے ملتجی۔ کثرت کار سرکاری کے باعث ہے

بہت کم فرصت رہتی ہے اسلئے اتفاق تحریرات کا نہین ہوتا۔ مدام مژدہ صحت مزاج وہاج سے اگر ایسا فرمایا جاے تو موجب توجہ کا ہے۔ زیادہ توجہ دلی مبذول رہے فقط

شاہ وصی عنہٗ

۱۶۶

حقایق آگاہ سید محمد بے نظیر شاہ صاحب قادری

آپکا دعانامہ پہونچا میرے ارادات وعقیدتمندی کی نسبت آپ نے جو کچھ لکھا ہے وہ سب آپکا حسن ظن ہے۔ اور آپ ہی بزرگون کی دعا کا اثر ہے آپکے [illegible] جو خیالات تصوف مین ہین اور جنہین آپنے منظوم کیا ہی وہ میری بیتی کے مترجم محمد علی احسن صاحب کے ذریعہ سے میرے پاس بھیجے ہین اور ہمیشہ میرے پیش نظر ہین۔ اسمین شک نہین کہ آپنے دریا کو کوزہ مین بہرا ہے۔ آپکا کلام ہر طرح سے لایق تعریف ہے۔ ہردم وہ کلام میرے پاس رہے اور ہروقت میرے پیش نظر ہے تو بہرحال اسکے سنانے کے لئے آپکو زحمت گوارا کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور مین ہروقت اس کلام کے دیکھنے سے جسقدر فائدہ اُٹھا سکتا ہون اندازۂ تحریر سے خارج ہی۔ اگرچہ بظاہر دور رہون مگر دل سے نزدیک ہون۔ آپکی ملاقات سے فیض یاب ہونیکی اگرچہ دلی خواہش ہے مگر آپ خوب جانتے ہین کہ کُلُّ اَمرٍ مَرهُونٌ بِاَوْقَاتِهَا۔ اور یہی باعث ہے کہ باوجود کشش طرفین ملاقات کی صورت غیر پیدا۔ ان دنون جشن ہای سالگرہ مبارک

او جسے روزانہ حاضر باشی کے باعث عدیم الفرصت ہون لہذا اگر معاف کیا جاؤن
بعید از لطف نہوگا فقط شاد عفی عنہٗ

۱۶۷

عنایت فرماے بندہ شاہ حسین صاحب

آم کی ڈالی پہونچی۔ ایک سو ایک تخم پیوندی پائے۔ بےموسم نعمت غیر مترقبہ ہی
تھی بمبئی کے پیوندی مشہور و معروف ہین۔ اس پیوند اتحاد کا ہزار ہزار یعنے
لفاً لفاً شکر یہ بجا لاتا ہون۔

جناب من واقعی کیا دل پسند اور مرغوب تحفہ عنایت فرمایا کہ ذوق چاشنی سے
شیرین کام ہوا۔ اسکو دیکھنے سے میری روح کو تازگی ہوتی ہی۔ جان مین جان آتی ہی
ہرا کی قسم اسکی رنگت کے دیکھنے سے زعفران زار کشمیر آنکھون مین پھر جاتا ہے۔
اسکی سبزی عین سبزی بہار ہے۔ ہر رنگ مین مرغوب۔ مگر آپکی اور ہماری یک رنگی
سب سے نرالی ہی۔ خاص ہے۔ عام نہین ہے۔ ہر ایک دانہ کوزۂ آبحیات
سنامی زبید۔ ریشہ کا نام نہین۔ کہین کہین سُرخی۔ شیرین دہنان و غنچہ لبان کشمیر اور
خوبان فرنگ کے رخسار گلعذار کی خبر دیتی ہے۔

جناب من یہ وہ میوہ ہے کہ جنت مین بھی پائینگے میوۂ بہشتی اسکا نام رکھا گیا
ہا ریب۔ یہ اشرف الاثمار ہی جسپر ہر شیخ و شاب نثار ہے۔ بہت سے پختہ مغزون کو
دیکھا ہی کہ ایسے شوق سے کہاتے ہین کہ مغز اور پوست ڈکار جاتے ہین۔

بہر حال اسکی توصیف اور تعریف کرنے سے عاجز ہون۔ اللہ تعالیٰ آپکے نخل مراد کو بارور پہلا پہولا سرسبز و شاداب رکھے۔ آپکے اس منت اور اتحاد نے میرے رگ و ریشہ کو ممنون فرمایا فقط

آپکا دوست شاد عفی عنہ

۱۶۸

مولانا بالعلم والفضل اولانا غریب شاہ صاحب

دس خوشے انگور کے پہونچے۔ بندہ کا منہ میٹھا ہوا۔ اسکی شیرینی سے لوسہ بنت العنب کا مزا آتا تہا۔ اور دخت رز کا ذائقہ پاتا تہا۔ کیا عرض کرون یہ وہ میوہ ہے کہ گل و گلچین و صبا و گل و بلبل سب باغ جہان مین اسکی تاک مین رہتے ہین۔ اور ایسے فریفتہ اور والہ و شیفتہ کہ مستی عشق مین مستانہ وار جہومتے ہوئے پہرتے ہین۔ اسکے مزے ہونے کی کیفیت نہ پوچہئے۔ زاہد بہی اگر اسکی زیارت کرے تو مرید پیر مغان ہو جاوے۔ اور اسکے شربت کو شراباً طہورا سمجہکر ڈکار جاوے۔ اس میوہ مین نادر بات یہ ہی کہ جہان خشک ہوا مویز منقی ابنگیا۔ طبیب اس نام کے عاشق جس نسخہ مین دیکہئے پانچ چار دانہ اسکے ضرور شریک کئے جاتے ہین مقوی اور خون آور۔ **الغرض** بہر حال مفید۔ امید ہے کہ جناب عالی کی توجہ مجہ نیازمند کے حال پر ایسی مبذول رہیگی جیسے خدا کی رحمت عاصی اور گنہگارون پر پیر مغان کی خمخانہ اور بدمستون پر ہوتی ہے۔ فقط

شاد عفی عنہ

۱۶۹ یا مظہر العجائب مولانا مظہر الدین غریب شاہ صاحب کو

احقر العباد شاد کی جانب سے سلام پہونچے۔

آپکا مکتوب شبکو پہونچا۔ مین صبحکو سرونگر گیا ہوا تہا۔ آجکل گرمی زوروں پہ ہے

مولانا آپکا یہ ارشاد کہ بابا کشن پرشاد تیرے عادات اور تیرے اخلاق دیکہکے

مجہے رشک ہوتا ہے کہ تو مسلمان کیون نہوا۔ واہ مولانا مسلمان ہونیکی ایک ہی کہی

مین نہین سمجہا کہ مسلمانی کسکو کہتے ہین۔ اگر مسلمانی اسکو کہتے ہین اور اسیکا نام ہے

کہ فقط ڈاڑہی بڑہاوین اور عبداللہ عبدالرحمن نام رکہین۔ اور تعصب پر کمربستہ

ہون تو بندہ ایسی مسلمانی کو دورہی سے سلام کرتا ہے۔

مسلمانی وہ ہے کہ خدا کی وحدت کا قائل ہو اور اسپر دل سے ثابت قدم رہے

بندہ سچا موحد اور پکا صوفی ہے۔

آپکا ارشاد کہ جبتک رسالت کا قائل نہو مسلمان نہین ہوتا۔ بندہ نواز لفظ مسلمانی

ملت کا نام ہے۔ موحد کے نزدیک ملت اور مذہب کی قید کیسی۔ ؎

جنگ ہفتاد و دو ملت ہمہ را عذر بنہ	
چون ندیدند حقیقت رہ افسانہ زدند	

ہان اب کان دہر کر سنئے۔ جو موحد ہے وہ ضرور غیر متعصب ہی جو غیر متعصب ہے

وہ رسالت کا ضرور قائل ہے۔

مولانا نام پاک محمدؐ پر مین وجد کرتا ہون۔ اس نام پاک کا خردسالی سے

والہ وشیدا ہون۔

حضرت من۔ آپ ارشاد فرماتے ہین کہ زنار گلے مین کیون ہے۔ اسکا جواب کیا دون۔ لے اب سُنئے ؎

شاد	مری تسبیح کے دو جزو ہین زنار اور دانے بظاہر شیخ کا ممنون ہون باطن مین برہمن کا	

صاحب من۔ مجھے تو یہ منظور نہین کہ اپنا ظاہری بنا وُچنا دمولوی یا مُلا کی طرح رکھون۔ یا زنار توڑ کر ختنہ کر لون۔ یا دسترخوان پر لوا سے اُڑا دون۔ اگر کافری زنار مین اور مسلمانی ختنہ مین اٹکی ہے تو مولانا ایسی کافری کو سلام ہے اور نہ ایسی مسلمانی کو ہم مانتے ہین۔ ہم تو کافر عشق ہین۔ محراب صنم ہمارا سجدہ گاہ ہے غوغائے کنشت۔ نہ ندائے لبیک حرم ہے۔ اور یکا یکا صوفیا نہ میرا دھرم ہے ع۔

	با مسلمان اللہ اللہ با برہمن رام رام	

مولانا۔ آپ اپنے موحد ہونے کا بہت کچھ دم بھرتے ہین۔ مگر میرے مسلمان ہونے کی فکر مین کیون مرتے ہین۔ اپنے کو یکا صوفی بھی جتلاتے ہین اور تسبیح و زنار کے پھیر مین پھنسے ہوئے ہین۔

ہائے افسوس۔ کیون مولانا۔ آپ اس بات کو جائز رکھتے ہین کہ صوفی اور موحد کہلا کر کفر و اسلام کے جھگڑے مین مبتلا رہین۔ مولانا مجھے اپنا ایک شعر یاد آیا۔ وہو ہذا ؎

	کفر و اسلام کے جھگڑے مین نہ پڑنا اسے **شاد** بندے اللہ کے ہین گبر و مسلمان دونون۔	**شاد**

بہر حال **مولانا** آپکو یہ تعصب لازم نہین ۔ اور نہ آپکے شایان ہے ؎

	یہ کفر و دین کے ہین جھگڑے ساری تجھے ہوئی شاد ادہر کی نہ اُدہر اُٹھا کے ننگ دوئی کو دل سے نہ اخذ اگر خدا نہ کرے	**شاد**

مولانا۔ آپ میرے کفر و اسلام کی فکر مین بالکل نہ پڑیئے ۔ جو وقت یادِ حق مین گذرے اسکو غنیمت جانئیے ۔ ناصحان حسد یا نتے ہی نہین کہ اسلام کس باب برو کا کعبہ مقصود ہے ۔ اور کفر کون سے صنم پرست دل کا بتخانہ ہے ۔ یہ بھی گھر خدا کا ۔ وہ بھی گھر خدا کا ہے ۔ ہر جگہ اسیکا جلوہ ہے ۔ جو اسکا منکر ہے وہ موحد نہین ۔ اسی نے منصور کو سولی دی ۔ اگر مین زیادہ کہون تو شرعاً دُرّے لگانے کا حکم ہو سکتا ہے اور زاہدانِ ریا پرست و مُلّایانِ متعصب بمصداق ع این گریبان گرفتہ وآن دامن میرا تعاقب کرینگے بہر کیف ؎

	بفہم ہیچ مضمون بہ زلب بستن نمی آید خموشی معنی دارد کہ در گفتن نمی آید	

نقل مشہور ہے اور کسی کتاب مین مین نے دیکھا ہے کہ ایک صاحب نے **رابعہ بصری** سے دریافت کیا کہ میری شیطان مذبول خدا ہے یا مردود ۔ اُس بلقیس نسبت نے فرمایا کہ جسوقت مجھے اسقدر فرصت ہوگی غور کر کے اسکا جواب

ودنگی ۔ سبحان اللہ وجد کرنے کے لایق بات ہے ۔ دل لوٹ جاتا ہے ۔

خاصان خدا کو اپنے یار کے دیدار اور وصل صنم کے مزون سے اسقدر فرصت کہان کہ وہ ان جھگڑون مین اسیر ہا مین ۔ اگر آپکو بخشایش کی فکر ہوگی ۔ تو میان جس نے پیدا کیا ہے وہ خوب جانتا ہو کہ کون بخشایش کے لائق ہو ۔

حتی المقدور ممنوعات سے اجتناب کرنا اور اسکی یاد مین مصروف رہنا ۔ اور جستجو دل سے کرنا بس ہی ۔ اللہ بس باقی ہوس فقط

شاد عفی عنہٗ

۱۷۰

مخدوم و مکرم معظم جناب غریب شاہ صاحب قبلہ

بعد سلام سنت الاسلام عرض کہ جناب کا عنایت نامہ پہونچا ۔ بندہ مشکور ہوا ۔ مکتوب سے ظاہر تھا کہ بندہ کا ایک خط بھی جناب کو نہین پہونچا ۔ جائے حیرت اور اور موجب استعجاب ہے ۔

جناب من ۔ بندہ نے تو برابر نیاز نامجات **ڈاکخانہ** مین رجسٹر کرا کے مگر ڈاکے ۔ ڈاکو ضرور ہو گئے ہین ۔ ورنہ کوئی سبب نہین اور نہ ایسا سُنا گیا کہ رجسٹر و خطوط بھی گم ہو جائین ۔ خدا کرے کہ یہ نیاز نامہ جو بذریعہ گھنگر و بخوف درنگ و سارق روانہ کرتا ہون ۔ برابر جناب کی خدمت مین پہونچکر مشرف ہو ۔ اور گذشتہ و حال کی کیفیت سے مفصلاً آگہی کردی ۔ بندہ زادے و بندہ زادیان سب خیریت سے ہین مدام دعاے خیر کا امیدوار ہون فقط

شاد عفی عنہٗ

مولانا غریب شاہ صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آپکا خط آیا حال معلوم ہوا۔

غالب	جہانیان ز تو برگشتہ اندگر غالب ترا چہ باک حداے کہ داشتی داری	

جناب من۔ اگرچہ دنیا دار ہون۔ مگر متوکل ہون۔ لباس امیرانہ ہے مگر دل فقیرانہ۔ اگر کسیکو مجہ سے عداوت ہے تو ہوا کرے۔ عنوان مین جو شعر مین نے لکھا ہے وہ میرے اطمینان کے لئے کافی ہے۔ اور میرا پیر راہبر و سا خدا پر ہے۔ اسمین شک نہین کہ

	خاصان خدا خدا نباشند لیکن ز خدا جدا نباشند	

مگر جبتک مشیت ایزدی کسی امر کی مقتضی نہو اسکا ظہور عالم امکان مین محالات سے ہی فقرا خواہش الٰہی کے تابع ہین۔ اگر کسی حاجت کا روا ہونا۔ یا کسی مرض مہلک کا دفع ہونا قضائے معلق سے ہے۔ تو ضرور دوا اور دعا اور تدبیر کا اثر ہوتا ہے۔ اگر قضائے مبرم ہے تو پہر بندہ کی مجال بھی نہین کہ اسکے خلاف اپنی قوت ملکیہ کو صرف کرے۔ خیر ع۔

	آنچہ از دوست میرسد نیکوست

اگر کسی روز شاہ صاحب آپسے ملین اور کوئی بندہ کا ذکر چہڑ جائے تو ضرور آپ اس خط کے مفہوم کا ذکر کیجیے۔ اور جو کچہ جواب دین اس سے ایما فرمائی

بندہ چند روز کے لئے مروگر جاتا ہے۔ والسلام فقط

شاد عفی عنہ

۱۷۲

بندہ پرور غریب شاہ صاحب

کل جناب کا لفافہ نامہ پہونچا۔ آج دو روز کے بعد مین پاسخ طراز ہون —

دیوان میرا ابھی چھپا نہین۔ ابتدا سے شوق مین جو کلام طبع ہوا تھا اُسکا نام **باغ شاد** ہے۔ اسوقت کوئی جلد اسکی باقی نہین ہے۔ اب ارادہ ہے کہ جو کچھ کلام اس عرصہ مین جمع ہوا ہے اُسکو طبع کراؤن۔ انشاء اللہ تعالیٰ بعد طبع روانہ خدمت کرون گا۔ فی الحال **مطلع خورشید** کی ایک جلد اور **روضۂ شریف** کی ایک جلد ارمغان پیش کرتا ہون۔ قبول ہو ع۔

	آرزو ہے کہ آرزو نہ رہے	

اس مصرع پر مین نے غزل واقعی لکھی ہے حسب الارشاد غزل مذکور اپنے حافظہ کی تحویل مین منسلک کردی ہے۔ یہ جناب کی عنایت کی دلیل ہے کہ میرے کلام کی نسبت اسقدر رطب اللسان ہین۔ ورنہ کجا مین۔ اور کجا میرا کلام بہرحال آپکے اُن عنایات آمیز الفاظ کا سپاس گذار ہون۔

شاہ ولی الدین صاحب قادری کی خدمت مین سلام و نیاز پہونچا دیجیے۔

جواب چندان ضروری نہین۔ لیکن کتابون کی رسید ضرور سرفراز فرمائیے

زیادہ نیاز فقط
شاد عفی عنہ

معرفت دستگاہ شاہ کریم اللہ صاحب عاشق چشتی ۱۳۴۲

- آپکا دعانامہ مورخہ ۲ محرم سنہ روان مع ہفت عدد نقوش نقرئی منعقد حمائل وغیرہ مراتب وصول بہجت شمول ہوا - اور فوراً آپکے ارشاد کے موجب جو بشارت الہام غیبی سے تھی بفحواے اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ فاللہ خیر حافظاً وہوالرحم الراحمین لکھکر برخوردار کے گلے میں الدیا - مین آپکی اس دلی ہمدردی وتوجہ باطنی کا شکریہ ادا کرتا ہون - اور ہمیشہ کے لئے طالب دعا رخیر ہون - انشاء اللہ تعالیٰ اب جو عرس ہوگا اسمین شریک ہوکر ملاقات سے مستفید ہونگا - مراسلہ مشمولہ واپس ہے فقط

شاد عفی عنہ

حقایق آگاہ سید غیاث الدین صاحب چشتی اجمیری ۱۳۴۷

دعانامہ متضمن شرکت فاتحہ شریف حضرت خواجہ خواجگان ہندالولی غریب نواز قدس سرہٗ بششم ماہ روان بطلب این عقیدتمند وصول تفقد شمول ہوا اگرچہ آج کی مجکو دعوت تھی مگر پرسون سے درد پشت کے باعث سے مجبور رہون - لہذا بمصداق المعذور مجبور آجکی عدم شرکت فاتحہ شریف سے معاف فرمایا جاؤن فقط

شاد عفی عنہ

۱۷۵ گیان اکاش کے سورج سوامی سوم پرکاش انندجی

مہاراج کو غریب کشن پرشاد کا پرنام پہونچے۔ آپکا پتر پہونچا۔ اسکے دیکھنے سے من کو آنند ہوئی۔ آپکا واکیہ سب ست ہے۔ ایک ایک اچھر آپکے پتر کا اوپدیس اور جوگ مارگ کا درشٹانٹ ہے سچ ہے کہ مانس مایا کے جال مین ایسا پھنسا ہے اور رجوگن توگن کا اُسکے نیتر پہ پردہ پڑا ہے کہ اسکو مایا کے سوا کچھ دکھائی نہین دیتا۔ یہی کارن ہے کہ شاستر مین لکھتا ہے۔ راج سے نرک جو آتما آپ جیسے پرم بھگت کے درشن کرکے سنت سماگم کرے اُسکا من شدھ ہوجاتا ہے۔ اور ستوگن اسمین آپ سے پرویس کرتا ہے۔ اور جب ستوگن کا اسمین نواس ہوگیا تب پرماتما کا پرکاش دیکھ پڑتا ہے جب وہ پرکاش اولوکن مین آگیا تب وہ منش آتما کا پہچاننے والا ہوگیا اور جس نے اتما کو پہچان گیا سدھانت جوگ کا سار اُن پراپت ہوگیا۔ آپ جیسے مہاتما کی نترورشٹی ہوجاوے تو کوئی اچرج نہین کہ میرا من استھر ہوا اور سکھہ دکھہ سم ہوکر گیان پد کو پراپت ہوجاؤن جس سے میری مکتی ہوجاوے ست سنگ بڑے اوتم وستو ہے مجھے بال اوستھا سے ست سنگ کا من سے شوق ہی۔

محبوب پرشاد کے واسطے آپنے جو اپنے من سے اسیس دیا ہے مجھے بہت خوشی ہوئی۔ کوئی سمی ایسا آئے کہ مجھے حضور سے آگیا مل جاوے تو آپکی سیوک محبوب پرشاد کو اپنے ساتھہ لاکر آپکے چرنون کا درشن کراؤن۔

یا اگر آپ کسی سمے حیدرآباد مین براجمان ہون توہم سب کے دہن بہاگ ہونگے۔ آپکے درشن سے اوتم ہین پاسینگے۔ اور منو کامنا پوری ہوجائیگی۔

مین آپکی سیوک محبوب پرشاد کی ایک تصویر بک پوسٹ کرکے بہیجتا ہون اسکو آپ اپنے چرنون کے پاس رکہین۔ من سے دور ہونے دین جو پرشاد آپ دیا کرکے بہیجینگے وہ تعویذ بنا کر آپکے سیوک محبوب پرشاد کے گلے مین ڈالدیا جائیگا۔ کبہی کبہی اپنے کیم کسل سے مجہ غریب کے من کو انند کرتے رہیے فقط رہا تا اون کا داس

شاد عفی عنہ

۱۷۶

گیان اکاش کے سورج سوامی سوم پرکاش آنند جی

آپکے دو تا عنایت نامہ وصول ہوے۔ بربناے ارشاد سابق پہول سونی کے تعویذ مین رکہکر برخوردار راجہ محبوب پرشاد طالعمرہ کے گلے مین ڈالدئے۔ اور بذریعہ خط تار اپرشاد صاحب کو اطلاع دی تہی یقین ہے کہ وہ حقیقت حال عرض کرچکے ہونگے۔

بحمد للہ یہان ہر طرح سے خیریت ہے۔ اور آپکی خیریت و صحت کا خواہان ہون برخوردار راجہ محبوب پرشاد طالعمرہ اور اُنکی ہمشیرہ کی طرف سے بندگی اور قدمبوسی مقبول ہو۔

چند روز سے میرا مزاج بخار سے علیل تہا۔ اب بہگوان کے کرپا سے خیریت سے ہون فقط

شاد عفی عنہ

دیباچہ شریعت سرمایہ معرفت کیمیا حکمت مولانا مولوی سید یعقوب علی صاحب دام لطفہ

السلام علیکم۔ اسوقت مین اپنے اجلاس پر تن تنہا بیٹھا ہوا ہون مطالعہ کتب تصوف و تواریخ میرا شغل ہے۔ **مولانا حمید الدین ناگوری** رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ جو تصوف کے دریا کا ایک لہرا ہے اسکی موج مین ہون۔ اسکی سیر سے سیر نہین ہوتا اثناے مطالعہ مین ایک شعر پر نظر پڑی ؎

رحمتش را تشنہ دیدم بر گناہ
عرضۂ عصیان گرفتم زان سبب

سبحان اللہ۔ بارک اللہ۔ کیا مذاق ہے۔ واقعی وجد کرنے کا شعر ہے۔ گناہگارونکو اچھی دستاویز ہاتھ آئی۔ مگر حال یہ ہے ؎

قدسی

قدسی ندانم چون شود سوداے بازار جزا
او نقد آمرزش بکف من جنس عصیان در بغل

الغرض یہ مصرع ع۔

عرضۂ عصیان گرفتم زان سبب

خدا جانے کس لہر مین موزون ہوا ہوگا۔ کہ جسکے پڑھنے سے چوٹ کھاے ہوے دلون کے زخم از سر نو ہرے ہوتے ہین۔ کیفیت بادۂ سرجوش وحدت سے انگور پھٹ جاتے ہین۔

درحقیقت ایسا عجیب شعر ہے کہ بس دل لوٹ پوٹ ہوجاتا ہی کسی وقت

اسکی تفسیر آپکی زبان سے سُنا چاہئے۔

آپکی ملاقات سے وہ لطف حاصل ہوتا ہے کہ دل ہی جانتا ہے۔ آپکی صحبت جام جہان نما۔ آپ کے تجربات سے سفر و وطن کا حال انکشاف ہوتا ہے۔ آپکے ارشادات سے خلوت و انجمن کا مزا ملتا ہی۔

بیشک آپکی ملاقات کیمیاے سعادت ہے۔ میاحقانی رشک قاآنی بقول آپکے باتون کے جن نہین ہین۔ یہ شخص بھی طرفہ معجون ہے۔ ایسا ہنس مکھ اور ظرافت اور محبت کا پتلا مین نے کم دیکھا ہے نقلِ محفل کہنا سزاوار ہو۔

مجھے یقین ہے کہ الحمد للہ والمنہ جناب بخیرت ہون گے۔ شکر خدا مین آپکی دعا کی بدولت مع عیال و اطفال اچھا ہون۔ مگر چار عناصر مین کچھ چشمک ہو گئی ہے اور وہ راز سربستہ ہے جسکے چارہ گر آپ ہین بس دعا یہ ہے ؎

مے دوآتشہ اگر پی لون
راس آئے خدا کرے مجکو

آپ کے قدوم کا انتظار رہے۔ دیکھیے پھر کب صحبت گرم ہو۔ اور حکمت و لیاقت و معرفت کے جام بھر بھر کر گردش مین آئین اور مین یہ کہتا جاؤن ؎

دور سے چلے دور سے چلے ساقیا
اور سے چلے اور سے چلے ساقیا

اور زاہدان خشک بھی بادۂ توحید سے تر دامن ہو جائین فقط

طالب حق مرد آزاد **شاد عفی عنہ**

۱۷۸

بہار گلشن علم و فضل مولانا مولوی سید نور الضیا الدین صاحب ضیا

السلام علیکم۔ **ہولی** کا رنگ جو قطعہ کی پچکاری مین بھر کر آپنے لطف فرمایا اس سے دل شاد ہو گیا سبحان اللہ۔ اس رنگینی طبع کے قربان جائیے۔ کیسا چھپتا ہوا مقبول۔ پند آمیز رنگ ہی بقول کسی کے کیل کا کیل بچہ نفع مین ع۔

چہ خوش بود کہ بر آید بیک کرشمہ دو کار

صنعت توشیع نے قطعہ مین موسم بہار کے چارون فصلون کا لطف حاصل ہوتا ہے اور قدرتی خوشنما رنگ اپنے لب لعلین کی سرخی دکھا کر **شاد** کو سرخروی دارین کا مژدہ دے رہا ہے۔ اور حاسدین کی تمناؤن کا خون کر رہا ہی۔ ماشاء اللہ۔ ھو

قطعہ

قطعہ جو لکھا آپ نے مولا سے من	ہولی نہین یہ پند کا ہے اک گلشن
ہر شعر کا ہے رنگ نرالا اسکے	دائم رہے **شاد** سرخ یہ رنگ سخن

چار قطعات بخط نستعلیق جو اس راقم کی کج مج خطاطی کی مشق سے ہے بطور ارمغان روانہ خدمت ہین۔ اگرچہ یہ قطعات کل ہی روانہ کرنے کا قصد تھا مگر غزل کے ساتھ چونکہ وہ شرط پوری نہو سکی۔ اسلئے آج بھیجتا ہون محبت دلی روز افزون باد فقط

شاد عفی عنہ

۱۷۹

مولوی سید نور الضیاء الدین صاحب ضیا

قطعہ

آپکا تحفہ تحفۂ مرغوب — یہ وہ تحفہ ہے تحفۂ انگور
ذائقہ جسکا رشک قند و نبات — ذوق مین جسکے گو نہ ایک سرور
تاک مین اسکی رہتے ہین عشاق — عشق مین اسکے سب ہین مخمور
آپکے لطف و مہربانی کا — شاد ممنون اور ہے مشکور

شاد عفی عنہ

۱۸۰

دیباچۂ گلستان علم و فضل مولوی سید نور الضیا الدین صاحب ضیا دام کرمہ

جسوقت آپکا نامۂ شفقت نسیم سحری کی طرح پہونچا۔ اُسوقت مین اپنے بستر پر پژمردہ خاطر پڑا تہا۔ اسلئے اداے جواب سے قاصر رہا۔ اسمین شک نہین کہ دو چار روز قبل میرا مزاج امتزاج فصلین کے باعث سے علیل ہوگیا تہا وہی علالت ابتک باقی ہے پرسون بخار رزائد رہا اعضا شکنی اس شدت سے تہی کہ بند بند جدا معلوم ہوتا تہا درد گلو مزید بران گویا نزلہ کی منت کا طوق تہا۔ معاذ اللہ دو بجے شب تک کروٹین بدلتا رہا۔ مگر آنکہ تک نہ جہپکی کل کی شب کو شب ہجران کا مزا دکہائی دیا۔ مگر فرق اتنا ہی تہا کہ جو اس درد مین مزا ہوتا ہے اسمین نہ تہا۔ سوز جگر نہ تہا۔ وہ طپش نہ تہی۔ آنکہون کو کسی کے خیر مقدم کا انتظار نہ تہا۔ دل کسیکی محبت مین بیقرار نہ تہا۔ بلکہ اُسکے خلاف درد۔ درمان طلب سوز جگر راحت طلب چشم خواب طلب

دل آرام طلب۔ جبکہ نوبت بانیجا رسید مجبوراً مارفیہ انجکشن کرایا۔ اُسکی بدولت تین بجے نیند آئی سو رہا مگر وہ درد ابتک باقی ہے سر نہیں اُٹھانے دیتا۔ عجز و فروتنی کی ہدایت کرتا ہے۔ یقین ہے کہ کل اگر خدا کو منظور رہے تو انشاءاللہ تعالےٰ افاقہ ہو جائیگا۔

مطلع و حسن مطلع دونون لاجواب ہین خصوص مطلع ؎

ضیا	در حسرت یار ہ عاشق مبتلا صد غم است اختلاط باہمی با آنہم ہست و انہم است	

سبحان اللہ کیا اتنا سچ تو یہ ہے کہ جو آپ بیتی ہوتی ہے وہ دلپر اثر کرتی ہے۔ دوسرے شعر کی تعریف غالباً لف و نشر غیر مرتب ہو گی۔ کیا خوب فرمایا ؎

ضیا	میخوران اینک و زہدان دیگر ہنگام بہار اختلافِ امزجہ زاختلافِ موسم است	

ماشاءاللہ پہلے مصرع کی تقسیم کیا خوب ہوئی ہے۔ اور اُس تقسیم کے لئے اختلاف امزجہ اور موسم کی رعایت بہت ہی درست ہے۔ یان بھی اختلاف فصلین کی وجہ سے مزاج ناچاق ہے چشم بد دور کیا کہنا۔ آپکی طبیعت رسا طبیعت ہے۔ بلا مبالغہ مگر ایک بات پر ہنسی آتی ہے کہ ان دونون شعرون کو آپ نے بنظر اصلاح روانہ فرمایا کیا خوب مین اور آپکے کلام پر اصلاح۔ اسیکو اُلٹی گنگا کا بہنا کہتے ہین۔

قلم تنگ گیا تحریر مین طوالت ہو گئی۔ معاف فرمائیے۔ اب اسوقت ناتوانی سے

عرق آرہا ہے۔ اسلئے اس دعا پر اس خط کو مختصر اور ختم کرتا ہون کہ خداوند عالم جلشانہٗ آپکو چشم زخم حسود سے محفوظ رکھے۔ اور شاد کے ساتھ آپکی محبت قلبی روزافزون رہے

ف ۲ اعلیحضرت پیرومرشد ظل سبحانی کی بارگاہ مین ہر سال تحائف گل موتیا پیش کیا کرتا ہون۔ ابکی بہ سبب چند در چند دیر سے پیش کرتا ہوا اسلئے آج پیش کردیا۔ اسکے ساتھ ایک قطعہ جو فی البدیہ موزون ہوا۔ لکھکر گذران دیا نقل درج ذیل ہے

وہوہذا

اللہ رکھے باغ دکن کو سرسبز		ہو اوج پہ جا و دان حکومت کی بہار
پامال کرے گلشن اعدا کو خزان		پہولا پہلا شاہا رہے تیرا گلزار

یہ البتہ بنظر اصلاح روانہ کرتا ہون۔ اللہ بس باقی ہوس فقط

داد طلب شاعرون کا ہمتا شاد عفی عنہ

---

۱۸۱ جوہر خنجر حذاقت مولوی سید نور الضیاء الدین صاحب سلامت

نامۂ عنبرین شمامہ جسکا ہر حرف زبان اردو مین مثل انشا رطاہر وحید ہے تکمۂ گریبان وصول ہوا۔ اللہ ری جادو بیانی کدہر اورنگ آباد کہان حیدرآباد۔ مرغ دل کو ان جادو بھرے اچہرون کے دام مین پہنسا لیا۔

	اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی	

کلمات رشیقہ آپکے راسخ الاتحادی کی دلیل بین ہین۔ شکوہ سنجی کے صحیح ہونے سے انکار نہین۔ معترف ہونے مین ذرا عار نہین۔ بیشک خط کے نہ لکھنے مین بہول تو

ضرور ہوئی مگر اسکو اغماض نہ خیال کیجئے بلکہ موجودہ حالات اور مجبون کے عنایات
جو مجھے پریشان کر رہی تھی اُسکی وجہ تھی کہ آپکے اس شعر کا مصداق بنا ؎

ضیا	کراست فرصت وارستن از قیود اہل کہ آشنا ز کرم حال آشنا پرسد	

مگر اسکا فیصلہ دل سے کیجئے۔ اب تو آپنے بیسوین تاریخ کو آنے کا وعدہ کیا ہے
ہان یہ کہنا بھول گیا کہ جن پریشانیون نے خط لکھنے سے غافل یا مجبور کیا تھا وہ
بفضلہ تعالیٰ شانہٗ دور بھی ہوگئین مگر کچھ کسر باقی ہے۔ عند الملاقات سب کہونگا۔
واللہ یختص برحمتہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم جامۂ غزل بے بدل زبان فارسی
جامۂ زرریزہ و گوہر خیز سے صفحۂ قرطاس پر ایسا انوکھا رنگ جمایا بشکل عروس نو رسائی
وصفائی شوخی اور دلربائی اور بندش اور بلند پروازی سے آراستہ ہو کر آیا۔
بارک اللہ ؎

حافظ	غزل گفتی و در سفتی بیا و خوش بخوان حافظ کہ بر نظم تو افشاند فلک عقد ثریا را	

کے مفہوم کا مصداق ہے معلوم ہوتا ہے کہ زہرہ کے ہان عطارد پیدا ہوا
روح خواجہ حضرت شیخ مبارک نہاد کہ دونون خداے فن تغزل تھے ضرور
وجد مین ہوگی ع۔

•	عجم زندہ کردی بدین پارسی	•

یون تو آپکے شعرونکی تعریف مجھ جیسے کم مایہ قلیل البضاعت کے لئے وہی بات ہوگی ع۔

صائب	تحسین ناشناس و سکوت سخن شناس	

مگر اپنی سمجھ کے موافق جس کلام کو مین عدیم السمیم سمجھتا ہون اسکے بے بدل ہونے مین کلام نہین سبحان اللہ ؎

	ہمین بس است ز الطاف خسروانہ ضیا کہ نام ما ز گدایان بینوا پرسد +	

یہ مقطع غزل ہے یا مطلع نور یا بلاتشبیہ تجلی کوہ طور ۔

فارسی اسے کہتے ہین ۔ ورنہ لیٹا فرستاد و وُہتیا رسید ۔ تو سب ہی کہہ لیتے ہین ۔ دوسرا یہ بھی کیا شعر ہوا ہے ؎

	درین زمانہ کہ شیرینی از شکر بگذشت گمان مبر کہ کسے دوغ ترش را پرسد	

مطلع تو مطلع الفجر ہے اللھم زد فزد

مگر آپ نے بمصداق ۔ گفتہ آید در حدیث دیگران ۔ جس پیرایہ مین ثابت کیا ہے وہ شعر تو بے اختیار قہقہا مار کر لوٹنے کا ہے ۔

	چگونہ تقوے خود را نگاہدار د کس بہ آن دیار کہ قحبہ پے زنا برسد	

کیا مولانا اسواسطے آپ تشریف لے گئے آپ کا تقوی رشتہ زنار سا تو ہوا ہی نہین کہ ٹوٹ جاے۔ مگر احتیاط شرط ہے۔ اجی حضرت زاہد تو زاہد رند خرابات تک اُسکی چال چلن سے نالان ہین دیکھیے کبتک اِسکی بدنیتی بدکرداری کا چلن رائج اوقست رہیگا کہ لحظہ بلحظہ اُسکی عزت وقار ترقی پر ہے۔ اللہ بس باقی ہوس اگر آپ کو نانڈ ہ لون سے آنے کا اتفاق ہو تو بڑی بی صاحبہ عزو بیا کو میری جانب سے سلام کیئے اور یہ کہدیجیے کہ دور افتادون کی کبہی خبر تو لو ایسی کیا بیخودی ہے کہ جسکو اپنی نظرون مین رکہین اور جسکو نور چشم سمجہین اس سے چشم پوشی کرین۔ للہ الحمد کیا مقام ہی جی چاہتا ہی کہ ایکدن قدم چومون۔ وعدہ ہی تھا کر دہ ہوم دہام سے آنا۔ پہر کب بلاؤگی اور درشن دوگی ؎

فرض کردم که بیا دلو دلم خورسند است | لیکن این دیدهٔ دیدار طلب را چه علاج

شاد عفی عنہ

۱۸۳

مولوی صاحب جامع معقول و منقول منبع فروع واصول مولوی محمد نور الحسنین صاحب دام فیوضکم

آپکے اتحاد نامہ مورخہ امروزہ سے نہین معلوم ہوتا کہ بروز پنجشنبہ بمقام ملک پیٹھ جلسۂ دعائیہ مین کس قسم کا انتظام آپ ناظم صاحب کے ذریعہ سے چاہتے ہین پس اس سے بصراحت ایما فرمائیے فقط

شاد عفی عنہ

۱۸۳ مولوی صاحب جامع معقول و منقول منبع فروع و اصول مولوی محمد نور الحسنین صاحب دام فیضکم۔

ایسے جلسون کا انتظام پولس سے متعلق ہے لہذا اگر اکبر الملک بہادر کو لکھا جاوے تو مناسب ہے۔ ہان اگر سلامی وغیرہ کی ضرورت ہو تو بینڈ وغیرہ حسب قاعدہ روانہ کرنا ممکن ہے فقط

شاد عفی عنہ

---

۱۸۴ مولوی رفیع الدین صاحب

مجھے اُڑتی اُڑتی یہ خبر پہونچی کہ نواب معتضد جنگ بہادر کے فرزند کی جہان نسبت ٹھیری تھی آپکے مشورہ کی وجہ سے طرفثانی وعدہ خلافی اور عہد شکنی پر آمادہ ہوے ہین۔

اول تو مین اس خبر کو باور ہی کیون کرتا۔ کیونکہ آپ کوئی معمولی مولوی نہین ہین۔ مجھے سخت ناگوار معلوم ہوا کہ آپکی نسبت ایسی افواہین اُڑائی جاتی ہین۔ مگر متواتر اخبار نے کسیقدر مجھے مشتبہ کیا۔ خواہ آپ اسکو حسن ظن سمجھیے۔ یا بدظنی خیال کیجیے۔ چونکہ آپ میرے قدیم خیرخواہون مین سے ہونے کے علاوہ میرے فرزند دلبند کے اُستاد شفیق بھی ہین باین وجوہ مجھے ضرور ہوا کہ اس کیفیت سے آپکو آگاہ کرون۔ یقینی ایسا نہوگا۔ اور اگر طرفثانی کی دوستداری کی خاطر سے آپ نے کوئی مشورہ دیا بھی ہو تو ایسا مشورہ دیجیے کہ گھر بس جاین۔ اور آپکو لوگ خیر سے

ہم تو اسکو بھی غنیمت سمجھے

آپکے رفیق شفیق نے جو کچھ آپ سے فرمایا اور آپ نے زیب خط کیا۔ بغور پڑھا
اُنکا یہ حسن ظن ہے جو سب مجھے بُرا کہتے ہین۔ خدا جانے کیون ناحق وہ مجکو ابنا رقیب سمجھتے ہین
ارے صاحب اگر اُنکا خیال ہے کہ **کشن پرشاد** جاہل ہے۔
پڑھا لکھا نہین۔ تو خیر جاہل ہی سہی۔ یہ کیا معنے۔ کہ ہر وقت ہر مجلس مین ہماری شکایت
اور یہ کہنا۔ کہ جو کچھ شعر۔ یا نثر لکہتا ہے کسی سے لکھوا کر۔ اکثر **سرشار لکھنوی** کا
نام لیا جاتا ہے۔ کہ وہ لکھدیا کرتے ہین۔ اگر یہی خیال ہے تو (بسم اللہ) **ع** -

ہمین میدان ہمین چوگان ہمین گو!

اگرچہ دو بدو ہونا یا مقابلہ کرنا کوئی متانت نہین۔ اور نہ میرا منصب ہے
بلکہ اکثر اوقات مین یہ سمجھکر خموش رہتا ہون ؎

	ہر بچشم عداوت بزرگتر عیبیست گلست سعدی و در چشم دشمنان خار است	**سعدی**

بیشک مین شاعر نہین نثار نہین۔ مگر ایسا گو کہا بھی نہین کہ بغیر کسی سہارے کے
ٹٹو نہ چل سکے۔ آزمایش منظور ہے تو قلم دوات لین۔ کوئی مضمون یا خط۔ یا کوئی
سین۔ وہ بھی لکھین۔ بندہ بھی لکھدیتا ہے۔ اُسوقت قلعی کھل جائیگی۔
یہ مین نے مانا۔ کہ مین منشی نہین ہون۔ انشا پردازی مجھے نہین آتی۔ اور نہ مجھے
ابوالفضل۔ یا **نعمت خان عالی** ہونے کا دعوے ہے

مگرہان میرزا علی باباشیرازی الاصل کا شاگرد ہون۔ یہ وہ شخص ہے
جسکو آغاشوستری طوبیٰ نے میری تعلیم کے لئے انتخاب کیا تھا۔ سیدھی سادی
نثر لکھتا ہون۔ مگر انشاے خلیفہ۔ اور انشاے مادہو رام سے
کم نہین۔ عبارت سلیس۔ محاورہ خاص ایرانی۔ بندش چست نہو تو ہار جاؤن۔
اگرچہ آج پندرہ سال سے جب سے کہ اس ریاست بدمدت کے دفاتر کی زبان اُردو
ہوگئی ہے۔ فارسی عبارت مین کسی دوست کو سواے دس بیس خط یا کچہ کم و زیادہ
نہ لکھے ہونگے۔ مگر اب بھی بہولا نہین ہون۔ نظم مین نہ ذوق ہون۔ نہ مومن۔
نہ امیر ہون۔ نہ داغ۔ نہ غالب ہون۔ نہ آتش۔ نہ حافظ ہون۔
نہ سعدی۔ مگر اپنے مطالب کو نظم مین موزون کرلیتا ہون۔ اُردو نثر لکھنے مین
یا ناول نویسی مین پنڈت رتن ناتھہ سرشار لکھنوی کا نام مین نے
اسوجہ سے نہین لکھا کہ میرے ہان موجود ہین۔ یا بقول آپکے دوست کے
وہ مجھے نظم و نثر لکہدیا کرتے ہین۔ نہین نہین۔ انسے پوچہ لیا جاے کہ جب وہ
حیدرآباد آے اُسوقت میری اُردو زبان کیسی تھی۔ اور انکا میری نسبت
کیا خیال تھا۔

الغرض مین معمولی لوگون سے نہین ہون۔ مگر جہربان معمولی مکتوب نویسی وغیرہ
مین اگر غالب مرحوم کا چربا نہ اُتارا ہو تو ہار جاؤن۔

الغرض جو کچہ مین نے سیکہا اُستادون سے سیکہا۔ صحبت

اہل علم وفضل کی رہی ہے۔ یہ میرا کلمہ غرور کا نہ سمجھئے۔ مین تو ہیچمدان ہون۔ مگر توبہ کرکے کہتا ہون۔ کہ اگر امراے دولت آصفی مین اسوقت کوئی مقابلہ کرے تو بندہ ہر فن مین اپنی استعداد تہوڑی بہت دکہانے کو حاضر ہے۔ اور پہر خانہ زاد وتلمیذ **حضرت آصف** ہون ؎

شاد

تہا جنکو یہ دعوے کہ نہین ہمسا سخنور
کہتے ہین کہ ہے **شاد** کا انداز بیان اور

بس اب قلم روکتا ہون سمع خراشی معاف کیجئے۔ **الغرض** کبہی آپکے دوست پہر ایسا ذکر کرین تو یہ خط انہین دکہا دیجئے۔ اور وہ امتحان دینے کو مستعد ہون۔ تو بندہ بہی بقول آپکے دوست کے دو چار اُجرتی معاون ومددگارون کو ساتہ لے آتا ہے۔ جیسے سُنا گیا ہے کہ کہین اجرتی رونے والے بہی ہوا کرتے ہین واللہ اعلم۔ خدا حافظ فقط

شاد عفی عنہ
تین پہر کا وقت بر سر چاہ خانہ باغ

۱۸۷

جناب حکیم مولوی محمدؐ مظفر الدین صاحب

تا نظر بر چمن وضع جہان وا کردیم — سستے بود کہ بر دیدہ بینا کردیم
نہ سخن بوے بقا داشت نہ گل رنگ وفا — غیرت آلودہ بہر رنگ نظرہا کردیم
انچہ بیداری ما دام نظر می فہمید — حیرتے بود کہ در خواب تماشا کردیم

اللہ اللہ یہ کیا بوالعجبی ہے ۔میں کس منہ سے آپکو تعزیت دوں کہ میں خود بھی اسی آئینہ غم کا حیرتی ہوں ۔یہ کیسے کہوں کہ صبر کیجئے ۔کہ میں خود بے صبر ہوں ۔ صبر کا نتیجہ بے مرگ جو کچھ ہی ہو ۔مگر یہاں بھی ہر دم سکرات کا مزا ملتا ہے ۔افسوس صد ہزار افسوس ؎

آنکہ از عشرت مدار دلو بہار باغ دہر	زین چمن با یدچو شبنم چشم تر بر داشتن
چشم ناواکردہ ایم از خویش بیرون فتہ ایم	شعلۂ ما را قدم بو دست سر بر داشتن

یہ تعزیت میں آپکو کیا دے رہا ہوں ۔میرا دل تو خود اسوقت عزادار ہے ۔ ناچار کہنا ہی پڑتا ہے عظم اللہ صبراً جمیلاً فقط

شاد عفی عنہٗ

نیّر برج طبابت مرزا اسحٰق بیگ صاحب

آپ شام کو بچوں کے ساتھ ہوا خوری کو جاتے ہیں ۔ذرا غور سے دیکھئے کہ ان لڑکوں کا میلان طبع کس شے کی طرف زیادہ ہے ۔کس چیز کو زیادہ غور سے دیکھتے ہیں ۔اور کس علم وفن کی جانب انکا رحجان ہے ۔یہ بات ایک دن کے تجربہ سے نہیں معلوم ہوگی ۔کم سے کم ایک ہفتہ کامل غور سے تجربہ کیجئے اور معیار امتحان پر کیئے اور مجھے اطلاع دیجئے ۔مگر شاعرانہ خیالات کو اسمیں دخل نہ دیجئے گا ۔ کیونکہ بفضلہ آپ کا تخلص **ساقی** ہے ممکن ہے کہ قدح معیار میں اپنی جانب سے کوئی نسخہ جزو ممزوج کر دیجئے ۔اور ہم اُسکے نشہ میں ایسے دہت ہو جائیں کہ اصل امر سے

لیے بہر تنے۔ احقاق حق اور ابطال باطل مرکوز خاطر رہے۔

پنڈت رتن ناتھ صاحب سرشار کو پیچش ہوگئی ہے۔ میرا دواخانہ یونانی اور ڈاکٹرخانہ دونوں بند ہوگئے تھے۔ مین نے **سفوف مغلیا شربت نیلوفر** ساتھ پہوا دیا اور تاکید کی کہ **روٹی** اور **پوٹی** ان دونون سے پرہیز رہے۔ مگر جیسا ان کی زبانی معلوم ہوا کہ **قورمہ** اور پیراٹھا اور **ماش کی دال** جسپر **ہندوستان** کے لوگ جان دیتے ہین۔ ایسے ہضم کر گئے کہ ڈاکٹر تک نے لیس پہر کیا تھا پیچش نے مقدمہ اور ترقی مین آگیا۔ چار حناصرین الجھن پڑگئی۔ آپ جم کے اسکا علاج کیجئے۔ پنڈت جی کی بیماری کا نام مین نے **بندر کا پھوڑا** رکھا ہے۔ **بندر کا پھوڑا** کبھی اچھا ہونا ہی نہین۔ زخم رو بہ اندمال لایا اور یہان اینٹھا سنگ نے کرید ڈالا۔ پہر ہرا ہوگیا ہے۔

تیغ کے آب سے دہوتے ہین مرے زخمونکو
دشمن زخم جگر روز ہرا ہوتا ہے

انکی زندگی کو مین بہت غنیمت سمجھتا ہون۔ فقط

شاد عفی عنہ

۱۸۹

ساقی خمکدہ طبابت حکیم مرزا اسحاق بیگ صاحب

میرے خط کے جواب مین جو آپنے لکھا ہے کہ جس خدمت پر مین مامور ہون یہی میرے لئے باعث فخر ہے۔ اور اسمین جیسا کہ چاہئے مجھے تجربہ حاصل نہین۔

پھر فن کا روبار بھی کسطرح انجام کو پہونچاؤ نگا۔ مجھے آپکے اس قول سے اتفاق نہین کسلئے کہ آپکی لیاقت علمی ایسی محدود نہین ہے کہ دفتر مین آپ کسی عمدہ کے قابل سمجھے جائین۔ ماشاء اللہ سواد دمواد اچھا ہے۔ انشا لکھنے مین اگر منتہی نہین ہین تو مقصد یا نہ انشاپردازی سے بھی آپ بے بہرہ نہین۔ البتہ کچھ کتب قوانین کا دیکھنا حال کے نظم ونسق کے لحاظ سے نہایت ضروری ہے۔ اُسکا مطالعہ کسی قانون دان کی صحبت مین ہوتا رہے تو بہت جلد اسمین کامیابی ہوجائیگی۔ دور کیون جایئے دیکھئے پہلے آپکو ایک مصرع موزون کرنے مین تکلف ہوتا تھا اور طبیعت ہچکتی تھی کہ یہ موزون ہے یا نہین مگر **عصر صاحب** کے فیضرسان فیضان صحبت مین آپنے شعر کہنے مین بھی اچھی لیاقت پیدا کرلی ہے۔ بہرحال کوئی کام ہو کار بکثرت۔ باقی ع۔

	حیلہ جو را بہانہ بسیار	

بسم اللہ کہکر جس صیغہ مین آپکی دلچسپی ہو اُسی صیغہ کے متعلق کام کرنا شروع کر دیجئے دیکھئے چند روز مین آپ کیا سے کیا ہو جائینگے۔ طبابت تو اب آپکے بچون کے لئے فن موروثی سمجھا جائیگا۔ گو آپکو وراثتاً نہ ملی ہو۔ ہان خوب یاد آیا آپنے مجھ سے **رسالہ آب زر جو آب زر** کے جواب مین **منتظم کیبنٹ کونسل** نے تصنیف کیا ہے۔ طلب کیا تھا میرے پاس ایک بھی جلد نہ نکلی اسکا قصہ ایک طومار ہے اصل کیفیت یہ ہے کہ کیبنٹ کونسل مین یہ امر قرار پایا کہ سکہ جدید تیار ہونا چاہئے بعض اراکین کی یہ رائے ہوئی کہ جیسے شاہان سلف کے سکّون مین اشعار شکوہ نہین

ویسے ہی یہان کے سکہ شاہی مین بھی کوئی شعر مشکوک ہو بغدغت اسکی سرانجام دہی میرے سپرد ہوئی ۔ع ۔

	قرعہ فال بنام من دیوانہ زدند	

مین نے ایک دو شعر کہکر پیش کئے جن مین ایک شعر یہ تہا ۔ ہ

	سکہ زد از فضل یزدانِ زمن میر محبوب علی شاہِ دکن ۔	

اس شعر کے مصرع اولی پر چپٹ سے سید علی صاحب بلگرامی نے اعتراض جڑ دیا جیسے یاقوت کی جگہ بلور۔ یا کمخاب پر کلیم کا پیوند۔ وہ کیا کہ یزدان زمن ۔غلط ہے ۔اُسوقت مجھے کوئی مثال یاد نہ آئی ۔مثال کوئی لونڈی تو ہے نہین کہ ہردم حاضر رہے ۔خموش رہا ۔آتے ہی آغا شوستری طوبی اور حدا بخشے عرشی ۔ان دونون سے اس اعتراض کا جواب طلب کیا مگر الحمد للہ الحق یعلوا ولا یعلیٰ ۔دونون نے مدعی کے اعتراض کو منسوخ کردیا ۔ان دونون کے جواب اپنے لایق دوست شمس العلما صاحب کے ہان بھجدئے بس کیا پوچھتے ہو غضب ہی ہو گیا ۔تڑسے چند روز کے بعد ایک رسالہ طبع ہو گیا جسمین شاد بیچارہ تو خیر مگر طوبی اور عرشی دونون دہرلئے گئے ۔وہ گہن گرج اعتراض کہ الٰہی توبہ الٰہی توبہ اب اسکے بعد قصہ زیادہ ہے ۔لکہنے کو دفتر چاہئے ۔گو اس اعتراض اور جواب کے مرض کا تو تاہم نہین پالتے ۔معترض ایسے کہ ہاری مانین نہ جیتی ۔بہر کیف

بحمد للہ کہ پالا ہمارے ہی ہاتھ رہا۔
الغرض اعتراض کی توپوں پر ایک دم سے بتی لگا دی گئی مگر وہ توپیں زنگ چاٹ چاٹ کے رہ رہ گئیں اور ہمارے شعر کے سپہ سالار جنرل میر ماکرہ ثم و چم وہی بدستور کشتی مخالف ایسی ڈوبی کہ ابتک نہ ابھری۔ خیر رفت و گذشت یہ بھی یاروں کی دل لگی تھی بقول **غالب** ؎

چھیڑ خوبان سے چلی جائے **اسد**
گر نہیں وصل تو حسرت ہی سہی

مزاج میں آج بھی کسیقدر پستی ہے فرحت نہیں۔ ہمکو کوئی مفرح دوا دیجئے اور ہماری دعا لیجئے۔ اس ہاتھ دے اس ہاتھ لے باقی عند الملاقات فقط

دوا کا طالب **شاد عفی عنہ**

۱۹۰

ساقی محمدہ طبابت مرزا اسحاق بیگ صاحب

الحمد للہ آج طبیعت چاق ہے۔ آپ نے غسل صحت کی اجازت دی۔ اور اُدہر مکان روانہ ہوئے۔ یہاں میں نے خط بنوایا اور خدا کا شکر ادا کرکے نہایا اور دو گولیاں کنین کی استعمال کیں۔ **ڈاکٹر تفضل یار جنگ بہادر** آئے تھے۔ اُنسے ملا اور اپنی سرگذشت بیان کی۔ انکی واپسی کے بعد کھانا کھایا۔ اور **رائیڈنگ روم** میں مطالعہ کتب کرتا تھا۔ کہ دفعتہً کسی نے خبر دی کہ **شاہ پیر درباری** آئے ہیں۔ فوراً اُنہیں بلایا بعد از خیر و عافیت اُنہوں نے مجھ سے دریافت کیا کہ

مرزا اسحاق بیگ صاحب کہان ہین۔ مین نے اُنسے وجہ استفسار دریافت کی **شاہ صاحب** نے میری اتنی سی تحریک پر آپکی وہ مدح سرائی کی کہ آپکو رشک مسیح بنا دیا اور فلک چارم پر بٹھا دیا تحقیقات کے بعد معلوم ہوا کہ آپنے شاہ صاحب کے مریدون مین سے بعض کا علاج جو امراض مہلک تسلیم کئے گئے تھے اس خوبی ست بلا کسی مشورہ کے علاج کیا کہ گویا انہون نے دوبارہ زندگی پائی۔ آپنے مسیحائی کی۔ مین اس کیفیت کے سُنتے ہی بہت حیران اور ششدر رہا اور تعجب ہوا کہ آپنے ایسے مہلک امراض مین جرأت کرکے کامیابی حاصل کی۔ ماشاء اللہ آپ بھی چھپے رستم نکلے۔ آپ کے کمال آج ظاہر ہوئے۔ یون تو آپکو خرد سالی سے جانتا ہون اور یہ بھی معلوم ہے کہ جد مرحوم کے زمانہ مین جب **ڈاکٹر شمس الدین خانصاحب** معالج رہتے تھے وہ صرف براے نام رہا کرتے تھے سب بار آپ ہی کے سر تھا۔ اور ابتک بھی آپکی جانکشی اور حاضرباشی کا مین قائل ہون۔ آپکا تو یہ قول تھا کہ مجھے سوائے معدودے چند امراض کے زیادہ علاج کرنے مین ورک نہین۔ مگر آج کھلا کہ یہ سب کسر نفسی ہے جو عین دلیل کمال ہے۔ واللہ جی خوش ہوگیا۔ خداوند عالم آپکے ہاتھ مین ایسی ہی شفا دے کہ جو مریض آپسے رجوع ہو وہ آبحیات پیکر جائے

شاد عفی عنہ

۱۹۱

عیسی النفس سخن سنج فلک چہارم فضل رب صاحب عرشی
آپ کی عرضی مع ایک رسالہ کے جو **طاعون** کے متعلق **حکیم اجمل خانصاحب** نے

تحریر کیا ہے پہونچی - خدانخواستہ آپکی وفات کی تاریخ دیکھکر بہت ہی ہنسی آئی - دوستونکی دل لگی بھی ایک عجیب مذاق ہے - خدا ایسون کو سمجھے - اور انکی دوستی پر دس پڑے بہرحال **عرشی** تخلص کی پھبتی ہوئی کہ زندہ آپکو عرش پر پہونچا دیا - واقعی بجز حضرت سوائے **عیسیٰ علیہ السلام** کوئی زندہ آسمان پر نہین گیا - مگر عرشی اس چودہوین صدی کے زمانے مین - **حیدرآباد** کی زمین سے دن دنا کر سیدھے جنت ہی سدھارے اور پھر لوٹ بھی آئے - آپ بھی عیسیٰ نفس ہین - خدا اچھا رکھے کسی روز ملئے - اگرچہ مجھسے **حکیم صاحب** مذکور سے ملاقات نہین ہے - مگر انکے اس اخلاص کا مشکور ہون آگے اب ہمارا شکریہ حکیم صاحب تک پہونچا کر مطلع کیجئے فقط

شاد عفی عنہ

۱۹۲

خال رخسار فضل و کمال خواجہ الطاف حسین صاحب حالی

یہ ظاہر ہے کہ آپ سے مجکو تعارف نہیں - مین اور آپ روشناس نہین - اس بے تعارفی مین بے تکلفی - ایسے چہ - مگر مین اپنے دل کے ہاتھون مجبور ہون - کان دہر کر سنئے - مین نے آپکے تصنیفات سے دو کتابین دیکھین ایک **حیات سعدی** (بارک اللہ) دوسری **یادگار غالب** - (سبحان اللہ) -

مجھ مین نہ اسقدر استعداد ہے نہ قابلیت کہ آپکی تعریف کرون - مگر یہ ضرور کہونگا کہ یہ دونون کتابین انمول ہین - اور آپکا دم مغتنمات مین سے ہے - خدا چشم زخم حوادث سے بچائے -

مین نہ عالم ہون نہ فاضل ۔ نہ ادیب ۔ اور نہ شاعرون مین میرا شمار ہے ۔ ایک بندۂ خدا ہون ۔ اور حضرت ظل سبحانی حضور شاہ دکن سے

زبان پہ بار خدایا یہ کس کا نام آیا
کہ میرے نطق نے بوسے مری زبان کے لئے

کا ایک ادنیٰ جان نثار اور نمکخوار سے

جسے شاد کہتے ہین سب خاص و عام
وہ ہے خانہ زاد حضور نظام

ہان اسمین شک نہین کہ اہل کمال کے فیض صحبت سے کچھ شُدبُد جاننے لگا ہون اگر یہ کہون تو مجھی زیبد سے

کمال ہمنشین در من اثر کرد
وگرنہ من ہمان خاکم کہ ہستم

آپ نے یادگار غالب کے خاتمہ مین لکھا ہے کہ راقم کو مرزا کے کلام کے ساتھ جو تعلق بدو شعور سے آجتک برابر چلا جاتا ہے اُسکو چاہو اس معتقدانہ جوش عقیدت کا نتیجہ سمجھو ۔ جو انسان کو اندہا اور بہرا کر دیتا ہے ۔ اور چاہو اس عقیدت کا ثمرہ خیال کرو جو نہایت زبردست شہادتون سے حاصل ہوا ہے) مین آپکے اخیر فقرہ سے بالکل متفق ہون ۔ متقدمین مین **حضرت سعدی علیہ الرحمہ** اور متاخرین مین **مرزا غالب** مرحوم ان دونون کے دلچسپ اور بیش بہا کلام کا والہ و شیدا ہون ۔

اب سُنئیے کہ جس حالت مین آپکو اور مجھے **غالب مرحوم** کے کلام کے ساتھ ایک دلی تعلق اور اِسی دلی تعلق کی بدولت آپ کے دلچسپ تالیفات و تصنیفات نے مجھے اس بیگانگی مین بے تکلف کر دیا تو یہ ذریعہ تعارف پیدا کرنے کے لئے بالکل کافی ہے۔ کاش ابھی غالب مرحوم نہ مرتے۔ یا انکی حیات مین مین ذی شعور ہوتا۔

زندہ جو کہین ہوتے ابھی حضرت **غالب**
اے **شاد** ترے دل کی تمنا بھی بر آتی

خدا بخشے اگر مرحوم زندہ ہوتے تو مین اپنا حرز جان کرتا ع
کجا بود مرکب کجا تاختم

بات یہ ہی کہ جسقدر مرحوم کے تصانیف مطبوعہ کے نام آپ نے یادگار غالب مین لکھے ہین وہ سب مع اپنے کل تصانیف کے بذریعہ (ویلوپی ایبل پارسل) روانہ کیجئے اور جسقدر مکتوب وغیرہ مرحوم کے جیسا کہ آپنے **یادگار** مین ذکر کیا ہے طبع ہوتے جاتے ہین وقتاً فوقتاً بھیجدیا کیجئے۔

کیا کوئی کتاب خانہ ایسا ہے جہان سے وقتاً فوقتاً آپ کے ذریعہ سے بغرض مطالعہ یا خریداری طلب کر سکتا ہون۔ ضرور لکھئے۔ میری کج مج زبانی اور ٹوٹی پھوٹی اُردو پر اعتراض نہ کیجئے گا والسلام فقط

شاد عفی عنہ

۱۹۳ سرشار بادۂ فصاحت پنڈت رتن ناتھ صاحب

الله آپکو ہوش مین لائے۔آپ کا شقہ سوار کے ہاتھ ابھی ابھی ملا۔من چہ می سرایم وطنبورۂ من چہ می سراید۔کا مفہوم صادق آیا۔آپکی جادو وطرازی اور سحر پردازی کا مین کیا تمام ہندوستان قائل ہے۔مگر در خدا خط تو اچھی طرح پڑھا کرو۔مین تو لکھتا ہون کہ **فیض صاحب** کا مشاعرہ کل ہی ہے۔آپ میری غزل لیجا کر حسب معمول پڑھ دیجئے۔کھلی ہوئی بات ہے۔آپ اسکے جواب مین لکھتے ہین کہ (سرکار مخدومی نے فیض صاحب کے مشاعرے کے لئے کوئی غزل نہین کہی) معقول؟ اب آپ ہی کہیئے کہ من چہ می سرایم وطنبورۂ من چہ می سراید پھبتی آپ پر ہوتی ہے یا نہین۔مگر آپ سے شکایت کرنا بیکار ہے کیونکہ آپکا تخلص **سرشار** ہے اگر در خانہ کس است یک حرف بس است۔آپ لکھتے ہین کہ نقط بالین مونث ہے سلمنا سرشار۔مگر وہ تو میرا کلام نہین ہے۔لہذا مجھپر اعتراض کیا اُس خط کو پھر برای خدا پڑھیئے اور میری غزل فیض صاحب کے مشاعرہ مین پڑھ دیجئے۔

پنڈت جی۔واللہ طرز غزل خوانی کا آپ پر خاتمہ ہے۔اب بلیرڈ بازی کا وقت ہے۔والسلام فقط

شاد عفی عنہ

---

۱۹۴ پنڈت رتن ناتھ صاحب

آپکا شقہ پہونچا۔آپ لکھتے ہین کہ (خداوند کل شبکو ایک رنگیلے دوست کے ہان

سرکار کی ایک نادر غزل اُس قتالۂ عالم پری چہرہ خوبرو خوش گلو کی زبان سے سُنی۔ پھر ہم سے گیا) اصل تو وہ قتالۂ عالم کون تھی جسکو آپ نے پری چہرو کا خطاب بے دھڑک دیا۔ مجھکو اپنی دوستی پر جسقدر ناز ہوتا تھا بدلہ آپ سے ستانا واسطے [illegible] شعر آپ پر کھُل گئے ع۔

	قدرِ گوہر شاہ داند یا بداند جوہری	

معشوق کے پرکھنے والے تین قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ **شاعر ناولسٹ** اور **مصور**۔ ہاں وہ غزل آپنے ریختہ کی جو گائی گئی تھی۔ اسکا کوئی شعر یا مصرع یاد ہو تو ضرور لکھئے۔ **حضرت** میں نے آجتک کسی رنڈی کو اپنی غزل نہیں دی لیکن اگر کوئی میرے دیوان سے غزل چرا کر لیجائے اور اپنی محبوبہ مطلوبہ مرغوبہ کو گانیکے لئے دے آئے تو اسکو میں کیا کروں۔ جیسے آپ ہی نے ایک ٹھمری میری لکھی ہوئی ہاتھوں ہاتھ کسی کے ہاتھ میں دی تھی۔ کیوں ہے نہ سچ کی ع۔

	ہاتھ لا اُستاد کیوں کیسی کہی	

حقیقت یہ ہے کہ **نواب فصیح الملک بہادر داغ دہلوی** کی جسقدر غزلیں گائی جاتی ہیں اور جسقدر حضرت داغ کے کلام نے شہرت پائی تمام دنیا میں کسی نے نہیں پائی۔

امیر مینائی کا ایک مطلع آپ نے پرسوں پڑھا تھا جسکا ایک مصرع تند مجھے یاد ہے ع۔

ہاے کیسی اِس بھری محفل مین رسوائی ہوئی

اسکا دوسرا مصرع لکھہ بھیجیے فقط

مصرع کا طالب **شاد عفی عنہ**

۱۹۵

سرشار ذیوقار پنڈت رتن ناتہ صاحب

سنئے آپکی اس راے سے کہ (طرز) کا لفظ مونث ہے ضرور اختلاف ہوتا اور مین تعجب کرتا کہ آسا بڑا طبیعت دار آدمی اور (طرز) کی جمع (طرزین) لکھے سُنا تو یون ہی ہے۔ کہ انکی روش۔ انکا رنگ۔ آپکا طرز۔ آپکا رویہ۔ مگر جب آپنے اپنے اُستاد گرامایہ **تدبیر الدولہ منشی مظفر علی خان اسیر لکھنوی** اور جناب اُستاد **فصیح الملک بہادر داغ دہلوی**۔ اور منشی **امیر احمد مینائی لکھنوی** کی مثالین دین کہ وہ طرز کو مونث باندھتے ہین تو پھر اب گنجایش اعتراض نہین ہے۔ لیکن **پنڈت جی** (اچھی طرز) کہنا کانون کو اچھا نہین معلوم ہوتا۔ اور اسکے آپ خود قائل ہین کہ اہل لکھنو اجمل طرز کو بالاتفاق مذکر بولتے ہین۔

ہان صاحب خوب یاد آیا۔ آپ نے یہ بند جو بطرز مراثی تصنیف کئے ہین سب مجھے **روضۂ شریف** مین دکھانے تھے امین سے ٹیپ کا شعر مجھے یاد ہے آپ کہتے ہین ؎

ہو سبکو عشق میرے کلام نفیس کا
ہر شعر مین ہو طرز **دبیر و انیس** کا

بندگی پنڈت جی - اب کہئے آپ نے طرز کو مذکر باندھا ہے یا نہین - اور آپکو کیا کہئیے - پبلک کا میلان طبع ہی آجکل یہ ہے - اگر بُرا نہ مانو تو ایک بات کہون - مین نے ایک ٹیپ کے مصرع ثانی مین ایک نقط بدلدیا آپنے لکھا ہی -

ہر شعر مین ہو طرزِ دبیر و انیس کا

مین نے یون بدل دیا -

ہر شعر مین ہو رنگ دبیرِ و انیس کا

میرا خدا او رمین کہ یہ بطریق اصلاح نہین ہے - ایک بات ذہن مین آئی لکھدی اسوقت ایک شعر یاد آیا - کان دہر کر سُنئے ؎

الٰہی نرم گردان از کرم دلہائے خوبان را
وگرنہ عشق را ناپید کن یا عشقبازان را

بارک اللہ - اسکا لطف روکھے پھیکے آدمیون کو نہ آئیگا - ہاے اسکا لطف کوئی چوٹ کھائے ہوے دلون سے پوچھے - خدا جانے کس عاشق تن کا شعر ہے تشنہ دہلوی کا بھی ایک شعر یاد آیا - اللہ میان کی طرف مخاطب ہو کر کہتے ہین ؎

تشنہ

کیون تھون کو حسن بخشا تھا جو ہم بھولے تجھے
منصفی اے داورِ روزِ قیامت چاہیے

اب مطلب مین جاتا ہون - خدا حافظ فقط

شاد عفی عنہ

۱۹۶ پنڈت رتن ناتھہ صاحب سرشار

آپ نے عجب مُرطِح چڑبے چڑ گدہے کو میرے پاس بھیجا۔ ہاری ما نتا ہے نہ جیتی۔ ڈیوڑھی مین کسی کا کہنا سنتا ہی نہین۔ اپنی ہی ہی۔ کے جاتا ہے۔ بس وہی مرغی کی ایک ٹانگ حنا کے تیل کے دس سیر دام مانگتا ہے۔ مین جانتا ہون کہ آپ کے لکھنؤ مین حنا کا تیل ایسا عمدہ کہنچتا ہے کہ روے زمین پر نہین ہوتا۔ مگر خود لکھنؤ والون نے کہا کہ انتہا سے انتہا اسکی قیمت عہ روپیہ سیر ہے۔ یون کسی تاجر کے ساتھہ سلوک کرنا اور بات ہے۔ مگر بیوقوف بنکر دینا عقل سلیم کے خلاف ہے۔ اسکے بعد عطر موتیا۔ عطر ناگیسر چھہ چھہ تولہ میرے ایک شاگرد پیشے کے گلے زبردستی منڈہ گیا اور کہہ گیا کہ سرکار کی سواری جا رہیا رکے پاس ملی حکم دیا کہ اتنا اتنا جا کر دے آ۔ اور رسید لکھوا لے گیا۔ شاگرد پیشہ نیا آدمی ہے عجاؔ کہا گیا۔ چکمے مین آگیا۔ اِس گدہے کو اتنی عقل نہین کہ یہ میری شان کے شایان کب تہا کہ ذرا سے کام کے لئے سواری راستہ مین روکتا لاحول ولا قوۃ اگر عطر کی ضرورت ہوتی تو کسی سوار کو دوڑا دیتا۔ مین نے اس عطر فروش کو حنا کے تیل کے دام دلوا دئے۔ اور چکٹ عطر جو جہان اویکہ بیچ گیا تہا پہیر دیا۔ اور کہدیا کہ آئندہ ایسا فریب کیا تو چور کی سزا وہ تیری سزا۔ آج سے پہر کوٹھی میں کہا ئے گا فقط

شاد عفی عنہ

---

۱۹۷ سرشار ذیوقار پنڈت رتن ناتھہ صاحب

آپ لکھتے ہین کہ سرکار کی ایک چوٹی کی غزل کل شب کو فدوی نے ایک مثالہ علاوہ کی

زبان سے سنی ہے جس نے لوز کا گلا پایا ہے ؎

ملے ہمکو غنچہ دہن کیسے کیسے
ہی قد و نسرین بدن کیسے کیسے

یہ نہ معلوم ہوا کہ وہ قتالہ عالم کون تھی ۔ ہان تو آپکو لکھ چکا ہون کہ مین نے اپنی کوئی غزل کسیکو گانے کے لئے نہین دی ۔ مگر یار لوگون نے میرے دیوان سے چن چن کر ارباب نشاط کو دینی شروع کین ۔ اگر وہ آپکی قتالہ عالم خوش گلو اور ناہید نغمہ ہے تو کسی فرصت کے روز ضرور سنونگا ۔ مقدم سرکاری کام ۔ اس سے فرصت ہو تو بعد یاد خدا ۔ ناچ رنگ عیش و آرام ۔ اسوقت ایک مطلع ہوا ہے داد طلب عرض ہے ؎

شاد

شاد سے انکو حجاب دیکھئے کبتک رہے
رخ پہ یہ زرین نقاب دیکھئے کبتک رہے

ایک قافیہ اسمین بے نظیر و عدیم المثل سوجھا ہے (یا در رکاب) سچ کہئے گا ۔ کہان سے ڈھونڈھ کے لایا ہون ع ۔

ہم آسمان سے لائے ہین ان زمینون کو

جگنی جو عورتین گلے مین پہنتی ہین ۔ یہ لفظ جگنی صحیح ہے یا جگنو ۔ سنا تو یون ہی ہے ع ۔

کہین جگنی تری اڑ جائے نہ جگنو ہو کر

لکھنو والے اور لکھنو والیان کیا بولتی ہین ۔ فقط

شاد عفی عنہ

۱۹۸

اجی حضرت سرشار

میری غزل کو جو آپ نے سراہا ہے اسکا شکریہ مین ضرور ادا کرتا اور اب بھی ادا کرتا ہون۔ لیکن پورے طور پر شکریہ تب ادا کرتا جب مین جانتا کہ یہ غزل اس تعریف کے قابل ہی۔ مین جانتا ہون۔ اور میرا خدا جانتا ہے کہ مین کچھ بھی نہین جانتا۔ اور اگر کچھ جانتا ہون تو یہ جانتا ہون کہ ؎

آنکس کہ بداند و بداند کہ نداند	اسپ طرب از گنبد گردون بجہاند
وانکس کہ نداند و بداند کہ نداند	او ہم خرک خویش بہ منزل برساند
وانکس کہ نداند و بداند کہ بداند	در جہل مرکب ابدالدہر بماند

ظہوری شیرازی کتنا بڑا شاعر تھا اور نستعلیق گوسے بے ہمتا تھا۔ انکا ایک شعر یہ ہے ؎

بدہ ساقی آن مایۂ قوت را
کہ سازم علاج عقل فرتوت را

مدرسے کے ایک طالب علم نے آنکر کہا۔ (کچھ عرض کرنا ہے) اور جواب سننے کے قبل اس شعر کی تقطیع کی۔ کہ سازم فعولن۔ علاجِ فعولن۔ لِفرتو فعولن۔

اب ظاہر ہو کہ عقل کا عین تقطیع سے گر جاتا ہے۔ علاج ہوتا ہے اور ع عین سراسیمگی کے ساتھ دُم دبا کر بھاگتا ہے۔

ظہوری نے جھلا کر کہا۔ کہ (مرغکہ این مصرع ثانی از آن ما نیست من بدین طور

گفتہ بود م ؎

بدہ ساقی آن مایۂ قوت را	
کہ سازم جوان عقل فرتوت را	

آج مراثی و بیرو انیس تہنا پڑ رہا تھا۔ خود میر انیس صاحب لفظ طرز کو ٹیپ سکے ایک شعر بندھ کر بانڈھے بیٹھے ہین۔ جل جلالہٗ۔ ذرا پنڈت جی کی آد بہگت کردیجئے گا فقط

شاد عفی عنہٗ

۱۹۹

سرشار ذلیو قار پنڈت رتن ناتھ صاحب

آپکا قاعدہ ہے کہ جب کبھی آپ کا جی کہین باہر جانے اور یاران طریقت کے ساتھ رنگ رلیان منانے کو چاہتا ہے تو آپ بیماریکا عذر لنگ پیش کرتے ہین اور بیماری بھی وہ جسکو کوئی دیکھہ نہ سکے۔ کبھی تو تقبہ عنبیہ چشم کے اندورنی طبقات کے ساتوین پردے مین درد ہوتا ہے کبھی قلب کی حرکت ثانی کمزور ہو جاتی ہے۔ غرض کہ کرکری سے کے بہانے سے آپ کہسار کشمیر کے گھوڑے بجاتے ہین۔ اور کبھی کانٹا لگنے کا حیلہ کرکے بہرائچ کی مینا سے مقابلہ کرتے ہین۔ مگر واہ رے مین۔ آپکا ایک کشمیری پیچ بھی مجھ سے نہیں چل سکتا ؎

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش	
من انداز قدت را می شناسم	

راے مرلید ہر کے باغ مین آپکا الگ تھلگ رہنا خالی از علت نہین۔ کوئی
سبب خاص ضرور ہے ع۔

	براے بخیتن شلجم گر بخیتہ کا شو	

مرلید ہر کا باغ کوئی نیلگری یا اوٹی کمانڈ۔ یا نینی تال۔ یا مہابلیشر
یا دارجیلنگ نہین ہے۔ کوئی سینیٹرئیم نہین کہ وہان آپ تبدل آب وہوا کے لیے
گئے۔ بمطلب سعدی دیگر است ع۔

	من خوب می شناسم پیران پارسا را	

مگر ہان کہئے تو پرون شب مین مین نے جو رقعہ بہیجا تہا اسکی عبارت کیسی تھی آپکو
دعوے تہا کہ لکہنو والون کے مقابل مین اور خصوصاً سرشار کے مقابل مین کوئی
نثر نہین لکہہ سکے گا۔ مگر اب بھی مانوگے کہ نہین کہ ہم حیدرآبادی بھی کچہ لکہہ لیتے ہین
سچ کہنا کہ بارش کی کیسی عمدہ سبزی نثر مین کہینچکے دکہائی تھی۔
اس سین کے پڑہنے سے بارش کا سمان ضرور بندہ گیا ہوگا۔ اور رمے ومے خانہ
ساقی وجانانہ کی ضرور دل مین یاد آئی ہوگی۔ اب بھی اس بڑہاپے مین یاد پچ کی لیتی ہوگی
باقی عند الملاقات فقط

شاد عفی عنہ

۲۰۰

مہربان پنڈت رتن ناتہ صاحب سرشار

کسی انگریز سے اسکے سررشتہ دار نے کہا کہ صاحب ہمارے ملک کا سب سے بہتر

میوہ آم ہے اسنے ہنسکر کہا ۔ نہین نہین ۔ **آم** دام نہین ۔ تمہارے ہندوستان کا
سب سے بہتر میوہ جسکو ہم پسند کرتا ہے **پہوٹ** ہے ۔ یہ برجستہ فقرہ سینہ بسینہ
چلا آتا ہے ۔ واقعی کیا بات کہی ہے ۔ واہ رے ہندوستان ع ۔

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

جو بات کی سب ٹی ۔ اب اس سے بڑھکر کیا ہو سکتا ہے ۔ کہ اتفاق سے اس ملک کو
کوئی بحث ہی نہین ۔ **یورپ** مین بھی ہر ملک مین اتفاق ہے ۔ مگر ملک اور بادشاہ کے
فائدہ کے لیئے مثلاً **روس** مین نہلسٹ ۔ **روم** مین مراوسٹ ۔ **فرانس** مین سوشلسٹ
جرمن مین کمیونسٹ ۔ **برطانیہ اعظم** مین پارنلائٹس وغیرہ وغیرہ ۔ لیکن غیر ملک کے ساتھ
جنگ چھڑی اور سب رعایا مین ایکا ہو گیا ۔ ہندوستان بالکل اسکی ضد ۔ جہان کہین
جنگ چھڑ گئی تو بس ۔ دبی دانتوں آپ بھی اُدھر ہی کی ۔ گانے لگے ۔ فتح کے نقارچی ۔ اپنے اپنے
حلوے مانڈے سے کام ہے ۔ آپنے جو لکھا تہا کہ فلان فرقہ حیدر آباد پر فلان فرقہ
غالب آیا ۔ اور اسپر آپنے بڑی خوشی ظاہر کی تھی ۔ مگر مجھے آپکی راے سے اتفاق نہین ہے
کیونکہ تو تو مین مین سے ہمارے **ملک** کا کوئی فائدہ نہین ۔ اور نہ ہمارے مہذب ملک مین
یہ بات اچھی نظر سے دیکھی جاتی ہے ۔ ہان اگر دو فرقون مین یہ بحث پیش ہو کہ سر رشتہ تعلیم کا
کورس یون بدلنا چاہیے ۔ **انگریزی** اور **عربی** کی نایاب کتابون کا **تلنگی** اور
اُردو مین ترجمہ ہونا چاہیے ۔ **ڈاکخانہ** کے محکمہ مین ان ان ترقیون کی ضرورت ہے
ریلوے شاخ مین ترمیم طلب امور یہ ہین ۔ انسداد رشوت ستانی کی ان ان ذرائع سے

قلق کی ہے۔

گورنمنٹ کے مصارف سالانہ کی تخفیف کے مسئلہ پر غور کرین تو البتہ چشم ما روشن دل ما شاد۔

اللہ کا شکر ہے کہ اب ہم حیدر آبادی ماشاء اللہ ترقی کر رہے ہین یہ کیا برس ادہر کیا تھے اور اب کیا ہین۔ زمین اور آسمان کا فرق ہے۔ اللھم زد فزد فقط

شاد عفی عنہ

۲۰۱
مہربان پنڈت رتن ناتھ صاحب سرشار

مین آپکی فراست کا قائل ہوگیا۔ اور کیون نہ قائل ہون۔ خیر سے جو سوجھتی ہے لاجواب۔ وہ سمندر جسکا اور نہ چھور۔ خدا نے اونٹ کیون نہ پیدا کیا جسکی کوئی کل ٹھیک نہین۔ یہ مانا کہ بعض اوقات سلطنتون کے گورنمنٹون کو حسب مصلحت ملکی بدرجۂ ایک فرقے کو دوسرے فرقے سے لڑوا دینا پڑتا ہے۔ مگر کب جب گورنمنٹ مستقل طور پر نہ قائم ہوئی ہو۔ اس طوائف الملوکی کے زمانے مین اگر کل رعایا اور کل ماتحت صوبے ایک ہو جائین تو گورنمنٹ ہاتھ سے جاتی رہے۔ دور کیون جاؤ۔ ہندوستان کی تاریخ دیکھو جب دوسری حکومت کے نزدیک یہ بات ثابت ہوئی کہ مختلف اقوام ہند بڑہتی اور زور پکڑتی جاتی ہے۔ تو جو قوم زبردست تھی اُسکو مدد دیکر طاقتور قوم کو نیچا دکھایا۔ اور جب اس زبردست قوم نے اپنی قوت کے زعم مین سرکشی کی تو اور قومون کو مدد دیکر اسکی طاقت کو توڑ دیا۔

بہادر سکھون اور شجاع مرہٹون اور نواب ناظم بنگالہ و شاہ اودہ کے
تلورے اور گہاٹ پوربیون اور ٹیپو سلطان و حیدر علی میسوری کو
باہم یکے بعد دیگرے تہ و بالا ہوتا پاتا یہ باہم کٹ مرے ۔ انکی ملاقاتون کو کیا کہتا ہے
یہ حکمت عملی کی کہ مرہٹا سردارون کو یہ ہم لڑا دیا ۔ وہ بھی اپنی فکر مین تھے ۔ ہر سردار
چاہتا تھا کہ مین ہی دوسرا سیواجی ہو جاؤن ۔

اس پھوٹ کا یہ نتیجہ ہوا کہ مرہٹون کی قوت زائل ہوگئی ۔ اور باہم بڈھ بھیڑ ہو کر
اسطرح لڑ پڑے جیسے مرغبازی مین جیسے مرغ لڑا کرتے ہین ۔ پھر تو تلوارون کی بجلیاں اسطرح
چمکین کہ خرمن ہستی جھلس کے خاک ہوگئی ۔ حریف کی بن آئی ۔

ہان مجھے خوب یاد ہے کسی وقت میرے نانا خدا بخشے جنکو زندہ تاریخ کہا جاتا تھا ۔
کبھی اس قسم کا ذکر آیا تو فرماتے تھے کہ انگریزون کا یہ مقولہ ہے کہ ہمنے ہندوستان
مسلمانون سے نہین لیا ۔ بلکہ مرہٹون سے لیا ۔ یہ اسوقت کا ذکر ہے ۔ اب خدا جانے
کیا قول فیصل ہو ۔ مگر قول فیصل وہی ہوگا جو پہلے اُنھون نے بیان کیا ۔

اسوقت امن و امان ہے ۔ ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کی عدل گستر حکومت مین سب
ریاستین چین مین ہین ۔ اگر ایک فیوڈٹری ریاست کسی دوسری سے برسر جنگ
ہو تو سرکار انگریزی بیچ بچاو کر دیتی ہے ۔

بہرحال عناصر مین اعتدال رہنا صحت کی دلیل ہے ۔ اسی طرح رعایا مین امن کے وقت
اتفاق ہونا دلیل استحکام ریاست ہے ع ۔

والسلام فقط
ناصح مشفق شاد عفی عنہ

۲۰۱
پنڈت رتن ناتھہ صاحب سرشار

میرا میلان طبع آجکل الکتاب علم سیاست مدن کی جانب زیادہ تر ہے۔ ایڈم اسمتھ کی کتاب ولتھہ آف دی نیشن جو آپ نے تجویز کی تھی وہ منتہیون کے لیے زیادہ موزون ہے اور حجم بھی بہت ہے مسٹر فاسٹ آنجہانی کے لایق اور فرزانہ بیم صاحب نے جو رسالہ تمدن کی نسبت لکھا ہے وہ میرے پڑہنے اور ترجمہ کرنے کے لئے ازبس موزون ہے۔ پندرہ بیس صفحون کا ترجمہ کیا ہے تا کہ مطالب وغوامص ذہن نشین ہوجائین۔ ترجمہ سے ذہن اور قوت دراکہ کو بڑی مدد پہونچتی ہے۔ آج کسی وقت ترجمہ سناؤن گا۔ اردو اور فارسی مین تو بفضلہ اچھی طرح مہارت حاصل ہے۔ دیکھئے رفتہ رفتہ اسمین بھی دستگاہ حاصل ہو جائیگی۔ شکسپیر کے پائیزہٴ بنا سے چرچری بی بی شرود کا ترجمہ نظم مین ہو تو کیسا۔ مثنوی گلزار نسیم۔ تلہ من تحفۃ العراقین کے رنگ مین آگئی مثنویان بھی اسی بحر مین ہین۔ اسلئے ہم بھی چاہتے ہین کہ انہین بحور مین شناوری کرین اور دُر مقصود لائین۔

مجھے بھی یہ چہچہاتا ہوا رنگ بہت پسند ہے۔ پہلے مین نے دس بارہ شعر بحر ہزج مسدس مقصور مین کہے تھے۔ یوسف زلیخا سے جامی اور مثنوی زلالی در

غنیمت کے رنگ مین۔ مگراب دوسرا ڈہرا اختیار کیا۔

ایک صاحب نے جو خواہ مخواہ میرے شاگرد بنتے ہین ایک مثنوی اصلاح کے لئے بہیجی ہے۔ پڑہئے گا تو مارے ہنسی کے لوٹن کبوتر بنجائیگا۔ کہین تو۔

	آیا تہا کسی شہر مین اک ہنس بچارا	

یہ طرز ہے لیکن۔

	عزیز وحق تعالے کبریا ہے	

جل جلالہٗ۔ یہ صاحب اگرچہ قوم کے بنئے ہین۔ مگر صاحب عزت ومنصب ہین۔ فرمایش کی ہے کہ اس مثنوی کے لئے نام تجویز کرون۔ بنئے کی رعایت کے مطابق مین۔ نے جہوٹتے ترٹ سے کہا کہ اس مثنوی کا نام **پنسیری** ہے کہنا کیسی پہبتی ہوئی۔ اگر یہ **صاحب** حلوائی ہوتے تو اس مثنوی کا نام پنج میل مٹہائی رکہتا۔ **برفی۔ پیڑا۔ لڈو۔ گلاب جامن۔ امرتی** سب ایک چنگیر مین اور اگر **گندہی** ہوتے تو **مثنوی کا عطر مجموعہ** نام موزون تہا

والسلام فقط

شاد عفی عنہ

---

۲۰۲ پنڈت رتن ناتہہ صاحب سرشار

آپکا خط پہونچا۔ بغور دیکہا۔ خوشنویسی کا خاتمہ بدور آپ پر خاتمہ ہے۔ احاد۔ اب آپ بہی نام خدا ایسے ہوسے کہ **اخبارات** کا مطالعہ شروع کردیا۔ یہ کیا جاتی دنیا دیکہی۔ **اجی مہربان**۔ کیا آپ خواب دیکہہ رہے ہین۔ یا سچ مچ آپ جام سرشار ہین

ٹرانسوال کی جنگ کا سین دیکھ رہے ہین - خیر مجھ سے سُنئے - یہ تو ظاہر ہے کہ وزیر اعظم انگلستان نے دل مین ٹھان لی ہے کہ جیا ہے جو کچھ ہو جنگ ٹرانسوال ٹل نہین سکتی - گویا قضا رسبرم ہے - اسمین سلطنت ہالینڈ کے باشندے ڈچ لوگ بستے ہین جنکو بوئیرز کہتے ہین - انگریزون کی بھی وہان عملداری ہے - کیون نہو - کسی کا قول ہے کہ - آفتاب ملکۂ معظمہ قیصر ہند کی حکومت مین غروب نہین ہوتا -

انگریز اپنے آپکو انکا افسر گردانتے ہین - یا تو یہ قول فیصل سمجھئے - یا زبردستی - مگر زبردستی کہنا (دبے دانتون سے) البتہ اگر کہئے تو شاید راست آئے - وہ لوگ انگریزون کی اطاعت قبول نہین کرتے ہین - من ہم چیزے ہستم کا نعرہ مارتے ہین - نامہ و پیام ہوتے ہوتے نوبت بایجا رسید -

اب اتمام حجت کے لئے آخری (الٹیمٹم) بھی نہ بھیجا جاے گا - اس سے یہ ظاہر ہے کہ پینچے کل پہ چڑھے ہوے ہین - بندوقین بھری ہوئی تیار ہین - تلوارین کاٹھی سے اُگلی ہی پڑتی ہین بہادری کا خون رگ و پے مین ایسا دوڑ رہا ہے جیسے خوشۂ انگور مین پانی دوڑتا ہو -

کیون انگور کا نام بھی کیا تاک کے لکھا ہے - جی تو خوش ہو گیا ہو گا - منہ مین پانی بھر آیا کہ نہین - ان سب پر طرہ آرم اسٹرانگ توپین ع -

	بتر س اے مدعی از من کہ آتش در دہان دارم	

زبان حال سے کہہ رہے ہین - اس سے مطلب میرا یہ کہ دونون قومین محاربے کے لئے تلی ہوئی ہین - ورنہ پینچے کیسے اور تلوار کیسی - شاید آپنے دیکھا نہو گا -

نیند کے خمار مین ہونگے کہ اخبارون سے یہ بھی ظاہر ہے کہ آرنج فری اسٹیٹ نے بھی
برٹش گورنمنٹ کے خلاف ٹرانسوال کے ڈچون کی طرفداری کرنے کے لیے
ہتھیار اُٹھانے کا وعدہ کر لیا ہے۔ **الغرض** یہ جنگ بہت بڑی جنگ ہوگی۔
اور اس بات کا بیڑا اُٹھایا گیا ہے کہ بہادر خون مین ضرور نہائینگے۔ اور جو فتح
ہوگی وہ **نا درونگاہ** سے سرخرو آویگا۔ جنگ بھی وہ گھمسان ہوگی کہ العظمت للہ
بہت مدت تک یاد رہیگی۔ مگر ہر پہلو و جوانب پر خوب خیال کیا جاتا ہے تو انگریزون کا
پلہ کمین بھاری نظر آتا ہے۔ آئندہ ارادۃ اللہ غالب۔ مگر مین تو کہتا ہون کہ یہ جنگ
ملتوی ہو جائے تو بہتر ہے۔ اسمین مجھے انگلستان کے فرقہ لبرال سے کلی اتفاق ہے
اگر لڑائی چھڑی تو مین جنگ کے کل نامہ نگارون کی چٹھیان غور سے پڑھونگا۔ مجھے
اسمین بڑا لطف آتا ہے۔

آنکھون نہ دیکھین اور شریک بھی نہ رہین تو کیا اب پڑھ پڑھ کر بھی مزے نہ لین۔
اخبارون کے جنگی نامہ نگار بھی ستم ڈھاتے ہین۔ اور جان پر کھیل کر میدان مین جاتے ہین
وہ جو سوال آپنے میرے آزمانے کے لیے کیا تھا اسکا جواب یہ ہے۔ کہ بخون تو میرے نزدیک
مونث ہے۔ اور ابرو مذکر جس طرح بخار مذکر۔ اور رتبہ مونث ہے۔ والسلام فقط

شاد عفی عنہ

۲۰۳

سرشار ذیوقار پنڈت رتن ناتھ صاحب

گر بند ز کام ہے تمہارا سرشار	اُسکا تو یہی ہے صرف چارا سرشار

پیچیا و کدو کے تخم کا تم شیرہ		دم ناک سے جائیگا تمہارا سرشار

یہ چوتھا مصرع اسکا جواب ہے جو آپنے لکھا ہے ع۔

	دم ناک مین آگیا ہمارا اے شاد	

کیون آنے کے لئے جانا کیا خوب مصرع ہوا ہے۔ اگر نہ ہنسی آے تو میرا ذمہ

الحمد للہ کہ آپکی تنخواہ پہونچی۔ انشاء اللہ ڈیڑہ سو تو گیا تین چار سو روپیہ منصب سرکار سے جب ہوگا تب شاد شاد ہوگا۔ اور سرشار کے حق سے ادا ہوگا مگر کمبخت بوتلین دنادن اُڑاے جائینگے۔ یہ خرابی ہے۔ کیون رباعی فی البدیہہ جو کہی پسند آئی کہ نہین۔ جواب دو فقط

شاد عفی عنہٗ

۲۰۴

پنڈت رتن ناتہ صاحب سرشار

خدا کرے کہ اسوقت آپ ہوش مین ہون۔ دیکھئے کیا بیمثل تاریخ کہی ہے۔ یعنے **میجر افسر الدولہ بہادر** کے فرزند مسمی **ولایت علی** مخاطب بہ **عثمان یار جنگ** نے ایک سفرنامہ بنام **سفرنامۂ نظام** لکھا ہے۔ اسکے طبع کی تاریخ کہی ہے۔ کیا بے مثل ہے۔ ایک کی کمی تھی۔ بادل شاد کھدیا۔

وہوہذا

این سفرنامۂ **شاہ آصف**		در سفرنامہا افسر نامہ	
کرد تصنیف **ولایت** اورا		ازہمہ نامہا بہتر نامہ	

یا دل شاد نوشتم سالش ‌‌ | طبع گردید مظفر نامہ
۱۳۱۶

تدخلا ایک کا بال شاد
یعنی (راقم)
شاد عفی عنہ

۲۰۵ پنڈت رتن ناتھ صاحب سرشار

شب میں سرکار نے اپنا کلام سُنا کر اپنے فدوی کی عزت افزائی فرمائی بخدا کیا کلام ہے خوشامد کی بات نہین بس قلم توڑ دیے ۔

دو قطعہ جو میں نے بطور نذر پیش کیے اسکی نقل منسلک ہذا ہے ۔

قطعہ

فلک سخن پہ کیون نہو تجلی نظام کا ‌‌ | جھنڈے گڑے ہوے ہین مری شہر یار کے
شب میں کلام شہ سے مشرف ہوا تھا شاد ‌‌ | صدقے کلام آصف گردون وقار کے

رباعی

شب کو جو رہا مین تو میکش پاس ‌‌ | اُس سے اس فدوی نے عزت پائی
وقت جو لطف سخن مین گذرا ‌‌ | اِس دل شاد نے راحت پائی

قطعہ

وہ مراحم وہ کرم فدوی پر ‌‌ | کیون نہ جان اپنی کرون شہ پہ نثار
شاد اپنے دل وجان سے یہ دعا کرتا ہے ‌‌ | صدہی سال سلامت رہو میرے سرکار

ہے تو گستاخی مگر شاہ سے مجکو ہے اُمید شب مین سرکار نے جو سنو لین تیسری تیغ	ازرہِ بندہ نوازی کرین معروضہ قبول شادکو بارگہ شاہ سے ہو جاہین حصول

شاد عفی عنہ

۲۰۶ سرشار بیمار

آپکا خط پہونچا - اسمین شک نہین کہ دور روز سے نب نہی - اب افاقہ ہے - مگر ناتوانی ہے -

خدا کا شکر ہے کہ آپنے پہر مردون کو دہنا دی - مین نے تو سُنا تہا کہ دو رروز کے قبل سرشار صاحب جنت مین **سلسبیل** کے قریب جام لئے ہوے ساقی کے منتظر ہین بہت ہی حیرت ہوئی کہ ایسا صادق القول دوست بے اجازت لئے ہوے روانہ شد - مگر حکیم **مرزا اسحق بیگ** کی زبانی معلوم ہوا کہ نہین مراقبے مین مشغول عالم محویت کی تصویر شکل میت نظر آتی تہی - اسلئے دہوکا ہوا - تب کسیقدر جی کو ڈہارس ہوئی ہے -

رسیدہ بود بلاے و لے بخیر گذشت

ہان صاحب یہ تو کہئے کہ ان سب تجربات اور صدمات پر بہی آپنے اپنی محبوبہ زرین کمر عفت کوش عصمت تاب معشوق عالم زینت العنب ماد ام عفتہا کو کسی دن طلقتک نہین کہا - واللہ بڑے جوانمرد ہو - کوہکن اور قیس کے بہی کان کاٹے - اچہی محبت بناہی - جان جائے مگر جان جان نہ جائے - اسیکا نام عاشقی ہے سگر دستو نکو

آپکی دائمی مفارقت کا صدمہ ہوگا۔ ذرا انکے حال پر رحم کیجیے۔
مثنوی جسکا نام بہولتا ہون۔ یہ دونون مین اپنے مطبع مین طبع کئی اجازت
دیتا ہون۔ گو رغ بیان ٹریجڈی سنے۔ اسلئے مین اپنے نام سے منون ہو کرنا چاہتا
ان طبع کراکے آپکو دیتا ہون۔ آپ اس سے نفع حاصل کرلیجیے۔
آپ کے مژدۂ صحت مین ایک قطع لکہا ہے۔ اگر قبول ہو باعث لطف و شادمانی ہے۔

قطعہ

بیماری سے پائی تمنے صحت	تہی زیست تمہاری حق کو منظور
ہے شاد کی یہ دعا ہمیشہ	رکہے اللہ تمکو مسرور

شاد عفی عنہ

۲۰۷ سرشار ذیو قار پنڈت رتن ناتہ صاحب

آپ کا خط توبہ توبہ۔ دو انگال کا پرچہ پہونچا۔ اگر واقعی الف لیلیٰ کا ترجمہ آپنے
لیا ہے تو مین ضرور یہ کہونگا کہ ویسا اچہا نہین ہوا جیسا کہ چاہئے۔
ہائے فسانہ آزاد کی عبارت آرائی کہان اور الف لیلے کہان ع۔

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

مگر ہان برا بہی نہین۔ اوسط درجہ مین ہے۔ مگر یہ تو کہئے کہ پرانا ترجمہ ہے یا حال کا
اس کتاب کا ترجمہ اگر حال کا ہے تو آپکو اپنی بیہوشی سے فرصت کب ملی تہی شکر ہے کہ
خدا نے آپکا کفر توڑا۔ اور یہ دن دکہایا کہ آپ۔ اور ترجمہ کرنے کا ہوش۔ الحمد للہ ؂

دوق تقوے گرد و بارہ وحام است اینجا
سنئے بے مے ومعشوق حرام است اینجا

گور غریبان کا مسودہ ہمنے نہین دیکھا۔

پھر یا باغ کی مثنوی لکھئے مگرکہین آپ ہی پر یہتی نہو جائے۔

ہمارا چچہ سند ہیا کی سوانح عمری کے ترجمہ کی آپکو خوب سوجہی ہمارا بھی صاد ہے بشرطیکہ آپ سے ہوسکے۔

اب آپ کا حال نہین ہین تو سبحان اللہ ہم خوش ہمارا خدا خوش مگر تھوڑے دنون مین پھر وہی رنگ نا بانا تن است و بو د) وہی جام اور وہی ولا رام صحبت رندان مے آشام اور خواب وخور حرام ہے ڈیوڑہی کو بھی سلام۔

ہان صاحب واقعی آج کا سمان بہت سہانا اور لطف خیز ہے اسوقت پچھلی باتین سب آنکھون کے سامنے پھر گئین ہم تو خیر مگر بوڑھے اور زاہدان عزلت نشین اور گوشہ نشینان خمول او معتکفان مساجد کو بھی یہ شعر وردزبان ہے

میسر مد صبح گلبستہ صحاب
الصبوح الصبوح یا احباب

پنڈت جی۔ انسان پر سب کچھ مصیبت ہو مگر غم اور رنج عجب مصیبت ہے ۔ خوشی دل مین پیدا ہوتی ہے اسکی یاد کے ساتھ ہی سب خوشی فنا ہو جاتی ہے جیسے سُن سان میدان ہو کا عالم سواے چشم گریان اور دیدۂ بریان اور کچھ بھی نہین ہے

	سینہ بریان دیدہ گریان رنج وحرمان راچہ کنم ما ہمہ ہستم خوگر راحت بوسہ حسرت او دو [illegible]	

بس پھر کوئی بات یاد نہین آتی سب لطف کرکرا ہو جاتا ہے ۔ ہاے افسوس ۔

شاد ۔

	جان بتن ودرگورم این چہ زندگانیست	

بس اب کچھ اور ہی حال ہے ۔ خدا حافظ فقط

شاد عفی عنہ

۲۰۸

میکش خمستان معانی پنڈت سورج بہان صاحب

آپ کا خط پہونچا مسرور ہوا ۔ واقعی پہلے بھی آپکی درخواست پہونچی تھی ۔ چونکہ اسوقت خداوند نعمت پیر و مرشد خلد اللہ ملکہ نگارگاہ مین رونق افروز تھے ۔ اور مین بھی ہمراہ حاضر تھا ۔ اسلئے فرصت نہین ہوئی ۔ اب ضرور بھیجونگا ۔ مگر یہ نہین معلوم ہوا کہ تاریخ ۱۳۱۶ھ کی ہو ۔ یا سنہ حال کی ۔ اس سے جلد مطلع کیجئے ۔ مین آپکا رسالہ [illegible] کلام اکثر دیکھتا ہون ۔ سبحان اللہ عجیب کیفیت ہے فقط

شاد عفی عنہ

۲۰۹

میکش خمستان معانی پنڈت سورج بہان صاحب

عدیم الفرصتی کے باعث صرف ایک قطعہ تاریخ آپ کی حسب خواہش روانہ کرتا ہون ۔

قطعہ

میکش کا چھپا جبکہ یہ دیوان دوم شاد — وہ موم اسکی بھی اور ہوا ہوت ہی شہرا
کی تاریخ نے جب فکر لکھون میں سن طبع — بالقصد مدادی کہ یہ خمخانہ زیبا

شاد عفی عنہ

۲۱۰ میکش خمخانہ معانی پنڈت سورج بہان صاحب

پہلی کی تاریخ تو ضرور پہونچی ہوگی ۔ تلاش تاریخ مین ایک اور مادہ عیسوی نکل آیا پانچ عدد کی کمی تھی ۔ لتعداد اشعار ست پوری کردی گئی ۔ قطعہ تاریخ عیسوی بھی منسلک خط ہذا ہے یقین ہے کہ سر دو قطعہ بروقت پہونچے ہونگے ۔

قطعہ

چھپا میکش کا دیوان ان دنون شاد — عجب انداز اور شان سخن ہے
کھلے ہین پہول یارب کیسے کیسے — چمن ہے یا گلستان سخن ہے
جہلکتے مین ہزارون ہی عنادل — بہار افزا دبستان سخن ہے
نہین یہ بوستان رشک ارم ہے — مصنف جسکا رضوان سخن ہے
لکھی تاریخ بالتعداد اشعار — کہ یہ بوسے خمستان سخن ہے

شاد عفی عنہ

۲۱۱ عندلیب گلستان سخن محمد ہدایت صاحب وجد دائما نغمہ سنج باشی

کل مولوی محمد عبد اللہ صاحب نے آپکا ایک شعر سنایا ۔ جو

درحقیقت وجد کرنے کے لایق ہے۔ سبحان اللہ۔

وجد	رحمت سے ہے اپنی بخشش شفاعت سے ہے چپ و راست کس شان سے آتا ہے گنہگار تمہارا	

واقعی رحمت اور شفاعت کی جیسی تقسیم ہوئی۔ دوسرے مصرع مین۔ (کس شان سے آتا ہے) سونے پر سہاگا ہوگیا۔ کیا کہنا۔ آپکی ذات حیدرآباد کے لئے نہایت مغتنمات سے ہے۔

مین نے تو خیال کیا تھا کہ آپ نے مجکو فراموش کیا۔ مگر صد شکر کہ میری یاد دلمین ہے۔ ایک زمانہ کے بعد آپکا کلام سننے مین آیا۔ کیا اچھا ہو کہ گاہے ماہے لطف صحبت کی آپ ہم بہار لوٹین۔ اس قافیہ گنہگار پر دوسرا شعر اسکے مقابل کا ہونا محال ہے۔ مگر مجھے بھی اسی قافیہ پر ایک شعر فی البدیہہ شب مین یاد آیا جسکو مین اپنی یاد کے حوالہ کرکے آپکے پاس بھیجتا ہون۔ کیا مین اور کیا میری شاعری۔ مین تو سپاہی ہون۔ اس میدان کے فن سے البتہ واقف نہیں۔ مگر ہان حضرت آصف خلد اللہ ملکہ کا ایک ادنی تلمیذ ہون اسلئے اپنے کلام پر مجھے ناز نہین تو فخر تو ضرور ہے۔ اب شعر شاد سنئے۔ دیدہ آ

شاد	بخشائش عاصی کا وسیلہ ہے یہی ایک کہتی ہے مجھے خلق گنہگار تمہارا	

کبھی بھی ضرور ملا کیجئے ع۔

غنیمت جان اس مل بیٹھنے کو

والسلام فقط
شاد عفی عنہ

۲۱۲
میرے ہیوفاشث لیث الحسن۔نواب

کیسے مزاج تشریف لیسا ہی۔کچہ درست تو کہی کبھی خبر ہے یا نہین۔خط لکھتے لکھتے
ہاتہہ بھی تہک گئے۔اور پہرتے پہرتے آدمی کے پاؤن بھی تہک گئے۔جواب تو کجا۔
پیامے نہ سلامے۔مین نے مانا اور یہ سب صحیح کہ آپکو اپنی متعلقہ خدمات کے کاروبار کی وجہ
سے فرصت نہین۔مگر میرا چہوٹا سا معاملہ ایسا نہ تہا جو آپکو دشوار رہوتا وہ کیا؟
دوحرفی۔یعنے خیریت فقط

جواب کا طالب شاد عفی عنہ

۲۱۳
عشق نہفتہ میر منور علی صاحب شیفتہ

اللہ آپکو خوش رکہے۔ابہی ابہی ایک خط پہونچا سچ ہے کہ آپکی تحریر کی سحرطرازیان
دیکہکر دل خوش ہوجاتا ہے۔آپنے جو غزل کسیکی بہیجی تہی۔وہ میرے بکس مین موجود ہے
ابھی مین نے دیکہی نہین۔مین اُنکے کلام کو بنظر اصلاح دیکہون یعنے چہ تعجب کی بات ہے۔
بہرحال آپکی خواہش کے موافق دیکہہ بہال کر روانہ کرونگا۔مگر وہ اپنے اُستاد کو بہی
ایک نظر ضرور دکہائین۔کیا اس کا مقصود امتحان ہے۔چہوٹے میان کو سلام فقط

شاد عفی عنہ

۲۱۴ مہربان من قاسم علی خان صاحب ارشاد

آپکی دو غزلین ایک اُردو اور دوسری فارسی پہونچین۔ بغور دیکھا حقیقت یہ ہے کہ مین شاعر نہین ہون۔ مگر طبیعت موزون ہے۔ کچھ کہہ لیتا ہون۔ ابتدا رشد مین فارسی بھی کہتا تہا۔ اب آٹھ دس سال سے مطلق فارسی کہنا چھوڑ دیا۔ ہان کبھی کبھی اُردو کہہ لیتا ہون۔

ہرچند فن شعر مین قلیل البضاعت اور ناقص الصناعت ہون۔ لیکن آپکی راسخ الاعتقادی نے مجبور کیا۔ جو کچھ رطب و یابس خیال مین آیا اُسکے مطابق اشہب خامہ کو میدان جامہ مین جولانی دی۔ آیندہ سے غزل اپنے رقعہ کی پشت پر نہ لکھیے۔ علحدہ کاغذ پر ایسا لکھئے کہ اصلاح کے لئے بھی کاغذ مین جگہ کی گنجایش باقی رہے۔

واضح ہو کہ (خادم) بالکسر دال ہے۔ نہ بالفتح۔ لفظ (انجم) جمع نجم بضم میم صحیح۔ بالفتح غلط۔ لفظ (گلزار) (ذال) سے نہ لکھئے۔ (جو) اور (اگر) کی تکرار ایک مصرع مین غیر صحیح۔ غزل کی رسید سے ضرور اطلاع دینا۔ والسلام فقط

رسید کا طالب شاد عفی عنہ

۲۱۵ مہربان من محمد قاسم علی خان صاحب ارشاد

واضح ہو کہ مجھے آپکی ایک ہی رجسٹری پہونچی۔ غزل دیکھکر واپس کر دی اسوقت تک کوئی اور غزل آپکی جیسا کہ آپنے اپنے خط مین ذکر کیا ہے نہین پہونچی۔ بلکہ میرے خط کے جواب مین جو تاخیر ہوئی اس سے مجھے اندیشہ ہوا کہ شاید آپکو میری رجسٹریان نہین پہونچین

معلوم ہو کہ آپکے کلام کو مین جو دیکھکر روانہ کرتا ہون۔ اگر کسی اصلاح مین آپکو کلام ہو یا مذاق اصلاح پسند نہو تو مجھے اطلاع دیا کیجئے مین زیادہ خوش ہونگا۔ کیونکہ مین نے خود پہلے خط مین لکھہ دیا ہے کہ مین شاعر نہین ہون۔ فقط آپ۔ کے حسن عقیدت کا اتباع مجھپر لازم ہے۔ اپنی تصنیفات سے دو کتابین بھیجتا ہون۔

محبوب الکلام کا ایک اشتہار ملفوف ہے۔ اگرچہ اس مبارک نام کا رسالہ غرہ ذیقعدہ سے ہی شایع ہونے کا تہا مگر چونکہ حضرت پیر و مرشد خداوندنعمت۔ گانتی وام ملکہٗ کا کلام مبارک ہنوز سرفراز نہیں ہوا اسلئے شایع نہین ہوا۔ اگر آپ کچہ فکر کرین تو مناسب ہے آپکا کلام حسب عادت بخط راست میرے نام آیا کرے۔ اس اشتہار کی پابندی کی ضرورت نہین۔

حدیقہ احمدی اس نام کا ایک رسالہ **دارالریاست رامپور** سے شعر و سخن مین شایع ہوتا ہے۔ اُسکے دو مصرع درج ذیل ہین۔ آئندہ سے آپکے حسب درخواست جو مصرع طرح مجھے پہونچا کریگا۔ مین آپکے پاس ضرور روانہ کیا کرون گا۔

مصرع طرح

اسپنہ قصہ وہ پڑھی لو مجھ سے ملال ہے وصال۔ جلال۔ قافیہ۔ ہے۔ ردیف

دیگر

	تمہارے روئے تابان سے مریجان گر نقاب اُٹھے شتاب خواب ۔ قافیہ ۔ اُٹھے ۔ ردیف	

خدا حافظ ہمیشہ شاد اور بامراد رہو فقط

شاد عفی عنہ

۲۱۶ مہربان من محمد قاسم علی خان صاحب ارشاد

آج مین نے آپ کی غزل دیکھکر اُدہر آدمی کو ڈاکخانہ زمین رجسٹری کرنے کے لئے بہیجا ۔ اودہر ڈاک کے نے ایک اور خط آپکا لا دیا ۔ یہ وہ خط ہے جو میرے پہلے خط کا جواب آپ نے دیا ہے ۔ اور اسکے ساتہ ایک غزل بھی منسلک ہی جسکو دیکھکر بواپسی ڈاک روانہ کرتا ہون ۔ اِس غزل کی زمین نہایت شگفتہ اور دلچسپ ہی ۔ اسمین کا ایک شعر آپکا نہایت عمدہ اور بےمثل ہے ۔ مرحبا ۔ آفرین ۔ صد آفرین ۔ کیا بات پیدا کی ہے ؎

	غسل میت کیا اور چین سے سویا تہ خاک لے مسیحا ترے بیمار نے صحت پائی	

ماشاء اللہ چشم بد دور ۔ مصرع ثانی کیسا پھڑکتا ہوا ہے ۔ واقعی ایک دیوان کا شعر ہے ؎

	کیا سخن سنج سخن فہم ہو ماشا ، اللہ نور کی تمنے ہے ارشاد طبیعت پائی ÷	شاد

پرچہ غزل کی پشت پر پانچ چھ شعر اور مین نے گھسیٹ دئے ہین۔ اگر پسند ہون تو غزل مین شریک کر لیجئے۔ ورنہ داخل دفتر۔

مجھے یقین ہے کہ میری دونون رجسٹریان بحفاظت پہونچین گی۔

ساتذہ کے کلام مین کسکا کلام آپکو زیادہ مرغوب اور دلچسپ ہے۔ اور کسکا دیوان مطالع مین ہے۔ ضرور لکھئے۔

ف۲۔ ابتک مجھے یہ معلوم ہوا کہ آپکا وطن کونسا ہی اور آپکو اہل زبان سے لکھنو کا مذاق پسند ہے یا دلی کا فقط

شاد عفی عنہ

۱۲۔ مہربان من محمد قاسم علی خان صاحب ارشاد

آپکا شقہ مع سہ غزلہ ایک **فارسی** اور دو **اردو** مین پہونچا چشم بد دور۔ بہت جلد فکر کی۔ آپکے شعر اکثر اچھے ہوے ہین کیفیت مندرجہ رقعہ سے من وعن آگہی ہوئی سہ غزلہ بعد اصلاح واپس ہین۔ میرا ایک دیوان جو ابتداے شوق مین طبع کرایا تھا اسکے ساتھ آپ کے حسب درخواست روانہ کرتا ہون۔ حال کا کلام ابھی شایع نہین ہوا۔ میرے خداوند نعمت حضرت پیر و مرشد بادشاہ دکن خلد اللہ ملکہ نے چند شیر ونکا شکار کیا جسکی تاریخین مین نے لکھکر پیش کی ہین۔ اور احباب کو بھی تقسیم کی ہین۔ ایک پرچہ آپکو بھی پاس بھیجتا ہون۔ فقط

شاد عفی عنہ

٢١٨

مہربان من محمد قاسم علی خان صاحب ارشاد

دو غزلین پہونچین - بناکر بھیجتا ہون - دوسری غزل ذرا ڈھیلی ہے - بندش چست نہین - پہلی غزل البتہ کسیقدر اچھی ہے -

دو مصرع طرح کے بھیجتا ہون - ایک ہفتہ کے قبل میرا مزاج بخار سے علیل تھا اب بفضلہ تعالی خیریت سے ہون -

مصرع طرح

غم حسنین کردہ ماہ محرم آیا	عمر گذری نالہ و فریاد مین
ماتم - قافیہ - آیا غم آیا ردیف	یاد و تھا قافیہ - مین - ردیف

شاد عفی عنہ

٢١٩

مہربان من محمد قاسم علی خان صاحب ارشاد

اسوقت ٹھیک گیارہ بجے ہین - **دیوان ذوق** مطالعہ کر رہا تھا کہ ڈاک کے ہرکارے نے آپکا خط پہونچایا - دیکھکر باغ باغ ہوگیا - لفافہ چاک کیا - آپکے تینون عرائض پڑھے ایک مین آپ نے اپنی ناچاقی مزاج کا اظہار کیا تھا مگر اسکی دوسری سطر مین صحت کے مژدہ نے دل شاد کیا - خدا تندرست رکھے - یہ ظاہر ہے کہ آپکے میرے روحانی تعلقات ایسے ہین کہ مین آپکو اپنا عزیز سمجھتا ہون - شاگرد اور عزیز مین کوئی فرق نہین - بہرحال شاد و خرم رہو - اور آپکے علم مین روز افزون ترقی ہو -

ہان صاحب خوب یاد آیا۔ آپکی فارسی اگرچہ خوب ہے۔ مگر اہل زبان کی فارسی نہین معلوم ہوتی۔ اگرچہ ہم اہل زبان نہین ہو سکتے۔ مگر کوشش کرنے سے اُنکا تتبع اور تقلید پورے طور پر کر سکتے ہین۔ بلکہ ہم پلہ کہین تو) زیبد ۵

شاد	ہم نہین ہین اگرچہ اہلِ زبان ہین مگر رشک **طالب و سبحان**	

سعدی کا رنگ سب سے اچھا ہے۔ خدا کرے ما و شما جسقدر شایقین علم ہین۔ انکی زبان سعدی کی سی ہو جاے۔ اگر فارسی لکھنا چاہتے ہو اور انشا پردازی تو البتہ **نعمت خان عالی۔ ابو الفضل۔ بیدل۔ طاہر وحید** اپنے عصر کے بیعدیل اور بے نظیر ہین۔

سعدی کی زبان حاصل ہونا البتہ مشکل ہے اگر وہ حاصل نہو سکے تو خیر **عالمگیر** کی سلیس فارسی بھی کچھ قند و نبات سے کم شیرین نہین ہے۔

مثلا (فرزند سعادت توام حفظہا اللہ تعالے وسلم۔ شنیدم کہ جامۂ ملیوانی دربر و چہرۂ زعفرانی برسر۔ در دیوان عام می نشیند۔ سن شریف چہل و شش۔ نازم برا این ریش و فش)۔

سعدی شیرازی کی **گلستان** کا لطف کسی فارسی کتاب مین حاصل نہین ہو سکتا۔ **مثلاً**۔ این بگفت و بر سپاہ دشمن زد و تنے چند مردان کاری را بکشت۔

اگرچہ قدیم سے گلستان مبتدیون کو پڑہائی جاتی ہے۔مگر میرے خیال مین منتہی بھی کُنہ حقیقت کو نہین پہونچ سکتے۔شاعری مین آپکو دلی کی زبان کا شوق ہے تو۔**ذوق** **مومن**۔**غالب** کا کلام ضرور دیکھیے۔

غالب مرحوم کی جدت پسندی کا مین عاشق ہورہا ہون۔ایک شعر اسوقت یاد آیا۔کیا بات پیدا کی ہے ؎

	خدا ترے ہاتہونکو رکہتے ہین کشاکش مین کبھی میرے گریبان کو کبھی جانان کے دامان کو	

عجب نمکینی ہے۔ہر مصرع شوخی سے بھرا ہوا۔

غزل آپنے جو لکھی ہے دیکھکر واپس کی۔تاریخین بھی ٹھیک ہین۔ایک تاریخ اُردو جسمین ناول کو تانیث لکھا ہے۔وہ درست نہین۔ناول مذکر ہے اسلئے اسکے معاوضہ مین دوسری تاریخ کہدی۔یہ دونون تاریخین رسالہ **دبدبہ آصفی** مین ضرور طبع کرادون گا۔اور یہ بھی خیال رہیگا کہ اگر **مطلع خورشید** دوبارہ طبع ہو تو اسمین بھی لکھدی جائیگی۔والسلام۔

دو مصرع طرح کے درج ذیل ہین۔

کوئی دنیا مین برگشتہ مقدر ہو تو ایسا ہو افسر سخنور ستمگر قافیہ۔ہو تو ایسا ہو ردیف	مرا دل بھی مجھ سے خفا ہو رہا ہے خفا۔ قافیہ۔ہو رہا ہے۔ ردیف

شاد عفی عنہٗ

۲۲۰

میرے ارشاد سلمہ اللہ تعالےٰ

کل بذریعہ رجسٹری جسمین ایک غزل اور دو مادہ تاریخ تھے ونکو بھیجدے ۔ غالباً پہونچے ہونگے ۔ آج چوبیس محرم روز سہ شنبہ کو دو غزلین اور آئین ۔ یوایسی ڈاک سےبھیجت ہونٗ خدا کرے بحفاظت پہونچین ۔ یہ دونون غزلین کسیقدر پھیکی ہوئین ۔ مگر انشاء اللہ تعالیٰ رفتہ رفتہ اُستاد بے بدل ہو جاؤگے ۔ ابتدا مین ایسا ہی ہوتا ہے ۔ آپکا کلام ابتدا مین بھی بہت اچھا رہا ۔ صلاح کی گنجایش کم ہوتی ہے ۔ خدا کرے آپکا کلام ایسا پختہ اور شہرت پذیر کہ کوئی شاگرد **شاد** کا گمان نہ کرے ۔ بس میرا تو یہی کہنا ہے ع ۔

	بے نویس وسے نویس و سے نویس	

تھوڑے دنون مین میدان شاعری کا پالا جیت جاؤگے ۔ اُستاد کو خوشی اسوقت زیادہ ہوتی ہے جب شاگرد اس سے فائق ہو جائے ۔ جیساکہ پسر کا پدر سے بڑھ جانا باپ کیلئے معراج ہے ۔

۲ خط وکتابت سے تو آپ میرے شاگرد ۔ اور مین آپکا اُستاد ٹھہرا ۔ یا آپ میرے اُستاد ۔ مین آپکا شاگرد ہی ہی ۔ مگر صورت آپکی دیکھی نہین ۔ کوئی **فوٹو** ہو تو ضرور بھیجو ۔ کہ **تصویر خانہ** مین اسکو رکھون ۔ اور **میان ارشاد** کو دیکھا کرون ۔

۳ آپکے نام کا ایک **سجع** مینے موزون کیا ہی جو درج ذیل ہے ۔

سجع

	چشمۂ کوثر ہے قاسم علی	

شاد عفی عنہٗ

۲۲۱ مہربان من محمد قاسم علی خان صاحب ارشاد

آپکی غزلین اور تاریخین پہونچین - فارسی غزل البتہ ٹھیک ہوئی ہے - مگر دونون
اردو غزلین اور تاریخین بالکل لائق اصلاح نہین معلوم ہوتا ہے کہ ان کے
لکھنے مین نہایت عجلت کی گئی - بہت غور اور فکر کے ساتھ نہین لکہی گئی - اگرچہ ایک
اردو غزل مین چند اشعار مین نے بہرتی کر دئے ہین - مگر دوسری غزل کو صرف
دو چار اشعار دیکھکر چھوڑ دیا - مگر آپ اسمین غور کرکے لکھئے - اور متقدمین کے
دواوین مین سے قوافی دیکھکر لکھئے - چونکہ قافیون کا انتخاب بالکل غلط ہوا ہو
اکثر شعرا نے ان دونون ردیفون مین غزلین کہی ہین - ضرور متقدمین کا کلام دیکھا کیجئے
تاکہ آمد یا آورد مضامین مین مدد ملے -

نمبر ۱۵ - کی غزل کے متعلق آپنے کوئی صراحت سے جواب نہین لکھا کہ دراصل
وہ غزل کیا ہوئی -

ف - اصلاح شدہ غزلیں دوسرے کاغذ پر صاف کرکے منسلک کی ہین فقط

والسلام
شاد عفی عنہ

---

۲۲۲ مہربان محمد قاسم علی خان صاحب ارشاد

کیون صاحب کیئے - مزاج شریف ؟ - یقین ہے کہ اصلاح شدہ غزل
بحفاظت پہونچی ہوگی -

نمبر ۱۰ - کی غزل ابتک وصول نہین ہوئی - غالباً ڈاک کے نے نہ پہونچائی ہو - یا ڈاکخانہ ہضم کرگیا ہو -

ایک اشتہار مسلک ہذا ہی ضرور ان مصرعون پر غزل لکہئے - اور قبل از مشاعرہ روانہ کیجیئے - تاکہ مین ایک نظر دیکہ لون - اور مشاعرہ مین پنڈت جی سے پڑہا دون میری غزل بھی وہی پڑہتے ہین فقط

شاد عفی عنہ

۱۲۳

مہربان من محمد قاسم علی خان صاحب رشاد

مبارکبادیان اور غزل پہونچی - دیکہکر واپس کرتا ہون -

نمبر ۱۰ - کی کوئی عرضی یا غزل آپکی نہین پہونچی - خدا جانے ڈاک کے چڑا لے گئے یا فرشتے اُڑا لے گئے - اگر اسکی نقل ہو تو بہیجئے - ضرور دیکہکر واپس کرون گا - دس نمبر کی عرضی کی تاریخ کونسی ہے - وہ بھی لکہہ بہیجئے - ماشاءاللہ اب تو آپ کے کلام مین روز افزون ترقی ہو رہی ہے - آپکا شوق بھی لائق قدر ہے -

رسالہ دبدبۂ آصفی جسمین آپکی تاریخین طبع ہوئی ہین روانہ کرتا ہون صفحہ (۲۸) مین قطعات طبع ہوئے ہین -

ایک مصرع طرح بہیجتا ہون اسپر ضرور لکہئے - زمین نہایت کشادہ ہے -

مصرع طرح		
	کہ ہی امید پہ قائم یہ عالم ایجاد قافیہ مع ردیف شمشاد وغیرہ	شاد عفی عنہ

۲۲۴ میرے مہربان محمد قاسم علی خانصاحب ارشاد

اس غزل کو بغور دیکھا۔ اسے انتہا تک۔ دوسری غزل از سر نو لکھنا بہتر ہے۔
اس غزل میں معلوم ہوتا ہے کہ کم توجہی کی گئی۔ بہت بے ربط اور بے معنی اور خلاف محاورہ
اور غیر موزون لکھی گئی ہے۔ بعض بعض مصرع موزون ہین۔ مگر بے معنی اور بے ربط۔
لہذا مین اسکو واپس کرتا ہون۔ اگرچہ اس زمین مین دوسری غزل چند اشعار کی لکھکر بھیجنا ممکن تھا
مگر ان دنون کاروبار سرکاری مین زیادہ مصروف ہون۔ اسلئے مہلت بھی کم ہے۔
اور طبیعت بھی اسطرف مخاطب نہین۔

بے نقط غزل اور معروضہ لکھنے مین آپ نہایت مشتاق ہین۔ میرے پاس کے منشی جو ہین
اُنکو با نقط لکھنے کی عادت ہے۔

اجتماع ضدین محال۔ خصوص جب آپکی غزل کی نقل کیجاتی ہے۔ اُسوقت پڑھنے والے کو
دقت ہوتی ہے۔ نقاط آرایش و زیبایش اور زیور خط ہین۔

بس یہی ایک نکتہ کی بات ہے فقط

شاد عفی عنہ

---

۲۲۵ مہربان من محمد قاسم علی خان صاحب ارشاد

یہ قصیدہ اول کے قصیدہ سے نیک ہوا۔ یقین ہے آپ خیریت سے
ہونگے۔

محبوب الکلام روانہ کیا۔ اسمین آپکی غزلیات طبع ہوئی ہین۔ اور

سرکار ظلسبحانی خلداللہ ملکہٗ کا کلام بھی موجود ہے فقط

شاد عفی عنہ

۲۲۶

مہربان محمد قاسم علی خان صاحب ارشاد

اس غزل کے آخر شعر ٹھیک ہوئے ہین بسبب کاروبار سرکاری آپکی غزلیات واپس کرنے مین دیری ہوئی ہے۔ اور اسیوجہ سے مین آپ کے خط کا جواب نہ لکھ سکا

الحمدللہ سب خیریت سے ہین یقین ہے کہ آپ بھی خیریت سے ہونگے فقط

شاد عفی عنہ

۲۲۷

مہربان من محمد قاسم علی خان صاحب ارشاد

ابکی آپکی غزلیات دیکھکر واپس کرنے مین ضرور کسی قدر تاخیر ہوئی اور آپ کو بیشک انتظار کرنا پڑا مگر مجبور تھا اسلئے کہ کوہ مولی کے عرس مین ایک ہفتہ کی رخصت لیکر گیا ہوا تھا آج وہان سے واپس ہوا ہون۔

بعض شعر آپنے اچھے کہے گو کم لکھے ذرا طبیعت پر زور زیادہ ڈالئے اور دیوان کا مطالعہ ضرور ہے۔ آتش۔ ذوق۔ داغ کا کلام ضرور دیکھئے۔ اگر آپ زیادہ لکھین بھی تو خود آپ دوبارہ نظر ثانی کرکے اشعار منتخب کیجئے۔ اور منتخب شدہ اشعار بھیجا کیجئے تو اسمین بہت جلد آپکے کلام مین زور پیدا ہوجائیگا۔ اور انتخاب کے بعد جو اشعار اصلاح مین قابل صاد ہونگے انکو دیکھنے کے بعد آپکو اچھے اور برے کا امتیاز پیدا ہوجائیگا۔ اور اسباب کو جاننے لگین گے کہ انتخاب کے وقت کیا سمجھکر آپنے اُس شعر کو قائم کیا

اور اصلاح کے بعد وہ کس وجہ سے قائم رہا۔ یا اگر ترمیم ہوئی تو کیا ترمیم ہوئی۔
یقین ہے کہ آپ بہت خیریت سے ہونگے۔ **محبوب الکلام** ماہانہ پہونچتا ہے یا نہیں۔ یہ لکھ بھیجیے فقط

شاد عفی عنہٗ

---

۲۲۸ مہربان من محمد قاسم علی خان صاحب ارشاد

آپکی غزل مورخہ ۲۲ جمادی الاول کی نسبت جسمین آپنے نسبت **زنجبیل** بجای عطر و عنبر و گلاب و **صندل** دریافت کیا تہا۔ اسکا بوجہ عدیم الفرصتی جواب لکھ نہ سکا چنانچہ غزلیات آپ کی اسی وجہ سے بدیر روانہ کی گئین۔ آج کچہ تہوڑی سی فرصت ملی مناسب سمجھا کہ آپکو اسکا جواب دون تاکہ آپکی تشفی ہو جاسے۔

وہو ہذا

پارہ ۲۹ مین جو سورۂ دہر ہے۔ اسمین یہ آیت ہے کہ۔ **وَيُسْقَوْنَ فِيهَا كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنجَبِيلًا**۔ جسکی تفسیر مفسرین نے یہ کی ہے کہ ماءٌ یشبہ الزنجبیل فی الطعم وکانت العرب یستلذون الشراب الممزوج بہ۔

صاحب معالمات الاسرار نے۔ یہ لکہا ہے کہ (نوشتہ در جنت کاسے کہ باشد مزاجش زنجبیل یعنے چشمہ کہ مسمی کردہ شدہ بہ سلسبیل)۔

صاحب **مدارک** نے یہ تفسیر کی ہے کہ (پلاے جائینگے ابرار جنت مین پیالہ شراب کا جسکا مزاج زنجبیل کا ہوگا۔ اور اس چشمہ کا نام زنجبیل اسلئے رکہا گیا ہی کہ

اُسکا مزا زنجبیل کا ہی کہ عرب اِس سے لذت اُٹھاتے ہین اور اُنہین خوشگوار معلوم ہوتا ہی
صاحب معالم التنزیل نے یہ تفسیر کی ہے کہ (زنجبیل اُن چیزون سے ہے
کہ عرب اسکو اچھا سمجھتے تھے موسم گرما مین ۔ وعدہ کیا خدا نے اُن سے کہ بیشک وہ
پلائے جامین گے جنت مین ایک پیالہ کہ جو ترکیب دیا گیا ہوگا زنجبیل جنت سے اسکی بہت مشا
زنجبیل دنیا سے نہین ہے۔)

تحریر مذکورہ بالا سے آپ خیال کر سکتے ہین کہ خدا نے اپنے کلام پاک مین
زنجبیل کی تعریف کس طور سے کی ہی ۔ یہ بھی ایک چشمہ ہے جنت مین کہ جسکا مزا زنجبیل کا سا ہی
حوض کوثر کے نسبت مراجعت کی ضرورت نہین کہ اسکا علم ہر ایک
مسلمان کو ہے ۔

کیا کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ ان دونون کی لطافت وخوبی وخوشگواری مزہ وغیرہ
عطر وگلاب وعنبر وصندل سے بڑھی ہوئی ہے ۔ ہرگز نہین پس ان دونون مین جو نسبت ہے
اسکا اندازہ آپ ہی کیجئے ۔

بوجوہ متذکرہ بالا بجائے عطر وعنبر وگلاب وصندل زنجبیل وحوض کوثر کا استعمال
کیا گیا ۔ اب بھی اگر کوئی بات سمجھ مین نہ آئے تو اطلاع دیجائے کہ یہ اسکو بصراحت
المرقوم فقط

شاد عفی عنہ

۲۲۹

مہربان من محمد قاسم علی خان صاحب ارشاد

ماشاءاللہ یہ غزل اچھی تھی۔ اکثر شعر اچھے ہیں۔ اللّٰھم زد فزد۔ یقین ہے کہ آپ بہت خیریت سے ہونگے۔ الحمدللہ و المنہ میں اور میرے بچے سب خیریت سے ہیں آجکل حیدرآباد میں سردی بہت ہے۔ وہاں سردی کا کیا حال ہے۔ اسکے سال آپکے مدرسہ کے بچوں نے امتحان دیا یا نہیں۔ کل کتنے پڑھتے ہیں۔ اور کون کونسی کتابیں پڑھائی جاتی ہیں۔

آپکے فرزند نے بھی شعر کہنا شروع کیا۔ ذہین ہیں۔ یقین ہے کہ اچھا کہنے لگیں گے فقط

شاد عفی عنہ

۲۴۲ مہربان من محمد قاسم علی خان صاحب ارشاد

غزل بعد اصلاح واپس ہے۔ ایسے قافیہ و ردیف میں ابھی سے طبیعت پر زور نہ ڈالئے۔ پہلے سیدھی سلیس زمینوں میں لکھا کیجئے۔ یہ کس دیوان سے مصرع لیکر لکھا تھا معلوم نہوا۔

بفضلہ یہاں سب خیریت سے ہیں۔ یقین ہے کہ آپ مع اپنے بال بچوں کے خیریت سے ہونگے۔

بوقت فرصت اس مصرع میں لکھیے۔ ع۔

شاد عفی عنہ	تصدق مرا دل ہوا چاہتا ہے ہوا۔ قافیہ۔ چاہتا ہے۔ ردیف	

۲۳۱

مہربان من محمد قاسم علی خان صاحب ارشاد

ماشاءاللہ یہ غزل اور غزلون سے بہت اچھی ہوئی - اب بفضلہ بیشتر سے کہین اچھا کہنے لگے فقط

شاد عفی عنہ

۲۳۲

مہربان من محمد قاسم علی خان صاحب ارشاد

یہ غزل اچھی لکھی گئی - ماشاءاللہ آپ روز بروز ترقی کر رہے ہین - معہ فی ہذا المقام کی آپنے جو مبارکباد دی اسکا شکریہ -

ف ۲ - آپکے گماشتہ جو مجھے بوٹ کیے فرزندی شادی کے تعلق مین بتیہ ہوئے مین قریب مین انشاءاللہ اسکا انتظام ہوجائیگا فقط

شاد عفی عنہ

۲۳۳

مہربان من محمد قاسم علی خان صاحب ارشاد

آپنے خدا جانے کس دہن مین غزل لکھی - کہ کل غزل دوسری بحر مین ہے مصرع طرح یہ تھا -

	بر آئے دل کی جو کچھ آرزو ہو	

اسکا وزن یہ ہے - مفاعیلن - مفاعیلن - فعولن - آپنے بحر متقارب سالم مین غزل لکھدی - فعولن - فعولن - فعولن - فعولن -

مین نے اکثر آپکے قافیون پر دوسرے شعر کہکر گیارہ شعر کی غزل لکھدی ہے -

بہتر ہوگا کہ آپ عروض نے ایک دو رسالہ کسی سے پڑھیئے۔ اسکے قبل ماہ محرم مین آپنے دو تین قطعات مع تاریخ بھیجے تھے۔ وہ بالکل اصلاح کے قابل نہ تھے۔ اسلئے داخل دفتر کردئے۔ ممکن تھا کہ اسکے معاوضہ مین ایک دو قطعہ اور تاریخ مین لکھکر بھیجتا۔ مگر فائدہ کیا۔ آپ ہی طبیعت پر زور ڈالکر خود لکھئے۔

پرسون کا خط پہونچا۔ مین نے آپکے فرزند کی شادی کے لئے جو زرچہ معاونت کرنے کا وعدہ کیا تھا اسکو بذریعہ ایفا کرونگا۔ مگر جو عرضی آپنے حضور پرنور دام ملکہ مین پیش کرنیکے لئے بھیجی تھی اسوقت موقع مین ہے۔ فقط

شاد عفی عنہ

۲۳۴

مہربان من محمد حیدر علی خانصاحب نوشاد

آپکی غزل ابتدائی بغرض اصلاح پہونچی۔ اس فن کی استادی انہین کاملین کیلئے سزاوار ہے جنہون نے اپنی تمام عمر اس فن کے حاصل کرنے مین گذاری۔

مین اس فن کا استاد نہین ہون۔ بلکہ ابتدائے مشق کہنا بے محل نہو گا۔ ہان طبیعت کسیقدر موزون ہے۔ کبھی کبھی کچھ کہہ لیتا ہون۔ چنانچہ مین نے آپکے والد کو بھی یہی لکھا تھا۔ اور آپکو بھی لکھتا ہون کہ اگر آپ کسی کامل استاد سے اصلاح سخن لین تو مناسب ہوگا۔

فن شعرگوئی نہایت نازک ہے۔ اگر ذرا بھی غلطی ہوجائے تو ہزارون اعتراض پیدا ہوجاتے ہین۔

بلحاظ اسکے کہ آپکے والد سے مجھے اتحاد ہے اور آپ اُنکے فرزند ہین ۔

۰۰ل مسدس حسب خواہش رطب و یابس دیکھکر واپس کی فقط

شاد عفی عنہ

۲۲۵

مہربان محمد حیدر علی خان صاحب نوشاد

دونوں غزلیں مین نے دیکھین پہلی غزل تو بالکل ٹھیک نہ تھی ۔ مگر اسکو کہنے ۔

دوسری غزل مین کوئی شعر چڑھا ہوا نہین تھا ۔ ذرا طبیعت پر زور دیکر کہا کیجئے فقط

شاد عفی عنہ

۲۲۶

مہربان محمد منور علی صاحب ساجد

ایک قطعہ اور ایک غزل جو بتقریب سالگرہ مبارک حضرت خداوندنعمت خلد اللہ ملکہٗ آپنے لکھی تھی موصول ہوئی ۔ ماشا اللہ سالگرہ تو آپنے خوب ہی لکھی بعض بعض اشعار مین کچھ کمی بیشی ہوئی ہے قطعہ بھی حسب حال ہے ۔

آپکو غیر معمولی انتظار کرنا پڑا ہوگا ۔ عدیم الفرصتی کے باعث سے مجھے آپکا کلام دیکھنے کی فرصت نہین ہوئی ۔ کیونکہ آپ خود اچھا لکھتے ہین ۔ اور صاحب استعداد ہین ۔ لہذا مین مناسب سمجھتا ہون کہ **حضرت داغ** جو اس فن کے اُستاد مانے جاتے ہین انسے اصلاح لیا کیجئے ۔ تو آپکی موجودہ استعداد مین اور ترقی ہوگی ۔

مین اس فن کا اُستاد نہین ہون ۔ لہذا میری اصلاح سے آپکو جیسا کہ چاہئے نفع نہوگا فقط

شاد عفی عنہ

۲۳۷ مہربان محمد منور علی صاحب ساجد

غزل اور ایک قطعہ جسکو آپ سہواً رباعی لکھہ گئے ہین آپ کے معروضہ کے ساتھہ پہونچا۔
غزل اور قطعہ دونون سے بہت کم توجہی پائی جاتی ہے۔ غزل ابتدا سے آخر تک غیر موزون
ایک مصرع دوسرے مصرع کا متضاد۔ بندش الفاظ سست۔ محاورے غلط۔ خدا جانے
کس ذہن مین لکھی گئی تھی۔ از سر نو دوسری غزل لکھنی پڑی۔ اول تو غیر موزون ہونے سے
مین خود حیران رہا کس بحر مین غوطہ مارون۔ یہ بحر بھی عجب بحر ذخار تھی کہ العظمۃ للہ۔

	در مقصود کیونکر ہاتھہ آئے نہین ہو جسے سمندر کی کوئی تھاہ	شاد

بہرحال مجھے بھی اسکی شناوری مین مدد لینی پڑی۔ آئندہ سے ذرا عروض کا
خیال رکھین تو بہتر ہوگا۔ صرف موزونی طبع سے شاعری نہین آتی۔ اندھیری راہ مین ٹھوکر
کھانا ضروری بات ہے۔ اور روشنی مین اتفاقی امر۔ رباعی کا مضمون کچھہ ایسا پیچیدہ تھا کہ
واقعی بہت غور سے دیکھنا پڑا۔ وہ بھی درست کردیگئی۔

سابق مین آپنے جو قطعہ اور غزل بھیجی تھی بعد اصلاح واپس کردی گئی یقین ہے کہ
پہونچے ہونگے ع۔

دعا بس ہمین است تو شاد باشی

شاد عفی عنہ

۲۳۸ مہربان خواجہ محمد فریدالدین خان صاحب فرید

آپکا معروضہ مع غزل پہونچا۔ کیفیت سے مطلع ہوا جس ذریعہ سے آپ تعارف حاصل کرتے ہین یہ آپکا حُسن عقیدت ہے۔ مگر مشکل یہ ہے کہ نہ مین شاعر ہون اور نہ اُسمین کمال ہے۔ پھر کیونکر ہوگا کہ مین آپکے کلام کو اصلاح دون۔

حیدرآباد مین جہان استاد حضرت داغ سے بڑھکر کوئی استاد نہین کل امیر مینائی بھی حیدرآباد آگئے ہین۔ یہ استاد داغ کے ہمعصر ہین۔ دونون بے بدل۔ ان کو چھوڑ کر آپ مجھ سے اشعار کی اصلاح کی خواہش کرتے ہین۔ آپ ہی اسکو سوچئین۔ مین ابھی تک شعر و لکھتا ہون علاوہ اسکے کاروبار سرکاری سے اسقدر کہان فرصت پھر جاؤن آپکی خواہش کے موافق غزل دیکھکر واپس کرتا ہون گلدستہ مین بھی طبع ہو جائیگی فقط

شاد عفی عنہ

۲۳۹

یادگار دودمان قادریہ محمد حسینی صاحب قادری عقیل

آپ کے بڑے برادر کے جوانمرگ ہونے کا حال سُنکر سخت افسوس ہوا۔ حیف حیف کہ کیسے کیسے گلہاے نو دمیدہ موت کے خزان رسیدہ ہاتھون سے برباد ہوتے ہین اور کیسے کیسے غنچہ ہاے ناشگفتہ قضا کے پامال جفا ہوتے ہین۔ سب کا دل پسیجا۔ مگر اس کمبخت کا وا کس بلا کا سنگین ہے کہ نہ پسیجا۔

اسمین شک نہین کہ جو رنج آپکو ہوا ہے اسکی کیفیت بھی آپکے دل ہی سے پوچھنا چاہئے مگر جنکے دل زخمی ہین اُنکے زخم رسیدہ قلوب پر اسکا اثر ایسا ہوتا ہے جیسا کہ برقی روشنی

سرایت کرتی ہے۔

درحقیقت صبر کرنا کیا ہے۔ اپنے دل پر جبر کرنا ہے۔ مگر کیا کیا جائے صبر کے سوای چارہ نہین۔ جبر کا نام صبر ہے۔ عالم اسباب کی یہی تعریف ہے کہ مجبور رہونا۔ ایک روز سبکو کوچ کرنا ہے اللہ بس باقی ہوس فقط

شاد عفی عنہ

۲۔ شاعر نبیل و جلیل و عقیل مولوی سید محمد صاحب مددگار سلمہ اللہ تعالیٰ

مین نے تاریخ دینے کا وعدہ کیا تھا۔ مگر افسوس ہے کہ اس وعدہ کو جلد ایفا نکرسکا۔ اسکے وجوہ بہت سے ہین۔ مگر بیان بیان کرنا عذر گناہ بدتر از گناہ کے مفہوم کا مصداق ہوگا علاوہ اسکے مادہ سابق کا وُخور د ہوگیا ہزار ڈھونڈہ مارا مگر کہین اسکا پتا نہ لگا ؎

	مادہ اس طرح ہوا غائب جیسے عنقا جہان سے ہے معدوم	

تلاش کرتے کرتے خدا کا پتا ملتا ہے۔ بقول شخصے جوئندہ یابندہ۔ مگر یہ نہ ملا۔ گویا عنقا ہوگیا۔ یا ملائکہ نورانی رفرف پر اُڑا کر لے گئے۔ خیر عجلت مین ایک اور مادہ تاریخ ڈھونڈہ ڈھانڈہ کر بہم پہونچایا ہے۔ واقعی کسی نے خوب کہا ہے۔ تاریخ بر نیاید۔ تاریخ بر نیاید۔ خدا کرے کہ آپکو پسند آئے۔

یہ **فرہنگ** یعنے **فیض گہربار** جبتک فیض رسان عالم رہیگا تب تک میرا ارمغان تاریخ بھی صفحۂ قرطاس ۱۳۱۸ اور دیباچۂ عالم پر قدردانون اور پڑہنے والون کی

آنکھوں کی جوہرشناس نظروں سے مستفیض ہوگا۔
زمانہ ہوگیا کہ لطف سخن اور صحبت باغ وچمن نظارہ نسرین ونسترن سے ایسے دور ہیں جیسے

بلبل ہون صحن باغ سے دور اور شکستہ پر	
پروانہ ہون چراغ سے دور اور شکستہ پر	

یقین ہے کہ آپ کا مزاج بہت خیریت سے ہوگا۔ اللہ تعالےٰ شادمان رکھے فقط

شاد عفی عنہ

زمین گیر کوچہ سواد

۱۴۲

سرمایۂ نازاسیری جناب امیراحمد صاحب امیرمینائی سلمہ اللہ القدیر

خیابان آفرینش چوٹ کھائے ہوے دلون کے لئے نشتر ہے اور نشتر کا لطف وہی جانتے ہین جو جانتے ہین۔ اور اسکو خضرِ راہ معرفت وہی پہچانتے ہین جو پہچانتے ہین

ہزار نکتہ باریک تر زمو اینجاست	
نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند	

مصرعۂ پسندیدہ۔ لولاک لما خلقت الافلاک کی تفسیر ہے بین السطور کہکشان تو ایک بیت شگرف بدر منیر سے بے غائلہ ریب۔ آپ یادگار اسیر و مصحفی ہین۔ آپکے کلام کا نور فوق النظر ہے۔ تو جادو بیانی کا حسن برشتہ و گلو سوز فوق السما ہے

ماشاءاللہ اصناف سخن پر آپ قادر ہین یہ کیا کم کمال ہے تعریف مین یہ شعر کافی ہے ؎

اہل ہنر کی شاد ہو تعریف کسطرح	موتی کلام سے ہے تو وہ بحر کمال ہین +

شاد عفی عنہ

۲۴۲

یکہ تاز عرصہ سخن منشی امیر احمد صاحب امیر مینائی سلامت

آپکی علالت مزاج نے اسمین شک نہین کہ آپکے دوستون اور جوہر شناسون کے دلون کو پژمردہ کر دیا تھا۔ بارے شکر الٰہی کہ **پنڈت سرشار صاحب** نے یہ مژدہ طرب انگیز سنایا کہ اب آپکے چارون عناصر مین اعتدال ہے علالت رو بصحت ہو رہی ہے مگر ضعف باقی ہے۔ خدا نے چاہا تو شفا جلد حاصل ہو جائیگی ع

رسیدہ بود بلائے و لے بخیر گذشت

آپکے **حیدرآباد** آنے کے قبل ہی میری آنکھون کو انتظار اور کانون کو اشتیاق تھا کہ آپکو دیکھون اور آپکا کلام سنون۔ انشاءاللہ تعالیٰ اب وہ وقت قریب آتا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپکو شفائے عاجلہ عطا فرمائے۔

کما قال الشاد

قطعہ

ہے زکوٰۃ بدن یہ بیماری	یہ علالت خدا کی ہے حکمت
رنج کے بعد جس طرح ہے خوشی	ویسے بیمار کے لئے صحت

شاد عفی عنہ

مہربان منشی لطیف احمد صاحب اختر مینائی

آپکے والد بزرگوار امیر احمد صاحب مینائی جنکو پرسون تک سلمہ اللہ تعالےٰ لکھا کئے تھے آج خدا بخشے مرحوم لکھے جاتے ہین۔ انکی بے وقت اور غریب الوطنی کی موت نے ایک عالم کو ناشاد کر دیا۔ اسمین شک نہین کہ اس جامعیت کا مقدس سچے مسلمان اور استاد کا ہمیشہ کے لیئے آنکھون سے اوجہل ہونا قیامت کا سامنا ہی۔ مجھے مرحوم کی وفات نے بہت صدمہ پہونچایا۔ افسوس ہے کہ صورت بھی نہین دیکھنے پائی۔

جینے دنوں کو انکی ملاقات اور دیکھنے کا جو اشتیاق تہا اسپر اندازہ ہوسکتا ہے کہ مرنے والے کے آرزومند دل پر کیا کچھ محشر بپا ہوا ہوگا۔ مگر بشر کو مجبوری ہی ہے

نشست در گلشن اسباب جہان رنگ ثبات	ہمہ از دیدۂ ما ہمچو نظر مے گذرد
بوالہوس خانہ بہ پیشتیم ندارہم آرام	عمر آسودگی ما بسفر مے گذرد

سوا اسکے کہ انسان افسوس کرے اور کیا ہوسکتا ہے۔

آپکے دل پر جو صدمہ گذرا اسکا اندازہ کوئی نہین کرسکتا۔ مگر درحقیقت صبر کرنا گویا اپنے اوپر جبر کرنا ہے۔

اللہ کی مشیت مین بشر کی کیا قدرت چل سکتی ہے اسلیئے مجبوری ہی اور مجبوری ہی کا نام صبر ہے۔ یہ سفر سبکو درپیش ہے۔ اللہ تعالیٰ آپکو اور مرحوم کے باقیات صالحات کو صبر عطا کرے۔ ان اللہ مع الصابرین فقط

شاد عفی عنہ

۲۴۳ بہ مہربان خواجہ شاہ احمد صاحب جنیدی

آپکا خط کوئی پانچ بجے پہونچا۔ لفافہ چاک کیا دیکھا جی تو چاہا کہ پر ہوں تو اڑکر پہونچون اور مشاعرہ مین شریک ہوکر آپکا دل شاد کرون۔ مگر بے بال و پری سے بصداق اس شعر کے مجبور کیا ؎

بلبل ہون صحن باغ سے دور اور شکستہ پر
پروانہ ہون چراغ سے دور اور شکستہ پر

غالباً آپ اس عذر کے پڑھنے کے ساتھ ہی ضرور یہ کہین گے کہ گھی مین گھوڑے جوت کر پہونچ جاتے۔ اور یہ ممکن بھی تھا مگر دو عذر درپیش ہوئے۔ ایک تو یہ کہ مین نے کوئی غزل نہین کہی تھی۔ دوسرے یہ کہ چار بجے کے قریب میری سب گاڑیان سرکار عالی مین حسب الحکم بھیجدی گئین۔ میری سواری کی گاڑی موجود ہے مگر گھوڑے کو کڑکی ہوئی جنگل مین منگل منا رہا ہے۔ خدا جانے صبح تک وہ پہنتا ہے۔ یا مولی کی سواری کے لئے کوچ کرتا ہے۔

الغرض یہ وجوہ ہین کہ آج مین شریک ہونے سے مجبور رہا۔ افسوس کہ آپ اور آپ کے **راجہ صاحب** علی الخصوص **حضرت داغ** یاد کرین۔ اور میری شرکت کو صحبت مشاعرہ میں ضروری سمجھین۔ اور مین عذر کرون۔ بخدا اسکا بھی میرے دل پر داغ رہیگا۔ کیا کرون المعذور مجبور۔ ایک قطعہ فی البدیہ کہا ہے بطور ارمغان بھیجتا ہون۔ حضرت داغ کو دکھا کر پڑھ دیجئے۔ یا داخل دفتر کر دیجئے۔ آج نہین آپکا کام چاہیے

کیا آپ بھی عرس دیکھنے آئین گے ۔ میلا نہ دیکھئے مضایقہ نہین ۔ مگر اپنا جلوہ دکھا دیجئے

وہو المطلوب ۔

قطعہ

عادتن ہون شعر کہنے کا ، پر کیا کرون کہ اب — مُجھکو غزل کے لکھنے کی فرصت نہین رہی

ہے لایق قبول مرا عذر واجبی — کیجئے جا ہے شکوہ ہاسے شکایت نہین ہی

شاد عفی عنہ

---

۲۴۴ ہمصفیر بلبل باغ سخن لفٹنٹ شایق حسین خانصاحب سفیر ۔

آپنے اس تکلف کے ساتھ اپنے دیوان کی تاریخ مانگی کہ مین حیران رہا ۔ جبکہ آپ خود اپنی تحریر سے اقبال کرتے ہین کہ مجھسے آپ کو محبت اور عقیدت ہے تو بیتکلف اس موقع پر اگر یہ جا ہین تو بیجا بھی نہین ۔ بہر حال آپکے دیوان کے لئے تاریخ کا دیا ضروری ہے زبردستی جبکہ آپ لوگون نے شاعر بنا دیا ہے ۔ بہر حال ایک لوٹی پھوٹی تاریخ بھیجتا ہون ۔

تاریخ

شاعر خوش بیان و ذی جودت — نکتہ سنج و فہیم و خوش تقریر

مومن پاک شایق حسنین — کرتے ہین جو تخلص اپنا سفیر

ایک دیوان نغز اُنہون نے کہا — کھینچدی حُسن و عشق کی تصویر

لکھنو والون کا ہے رنگ اسمین — اُنکے اُستاد تھے جناب امیر

	سال تاریخ شاد سنے فی الفور سخن خوب کرو یا تحریر ١٣١٥ھ	.

شاد عفی عنہ

٥٤٣

مہربان نارائن داس صاحب مہر

آپنے حکمرانی کے اصول پر جو مضمون لکھا ہے ماشاءاللہ طبیعت کو زور دیا۔ واقعی اچھا مضمون ہوا۔ مگر حکمرانی کے چند اصول ہین جنکے بغیر حاکم حکومت نہین کرسکتا وہ اصول ہماری حالت پر نظر ڈالکر حکمران مین ضرور ہونے چاہئین۔ ورنہ طعام بے نمک ہے

پہلا۔ راست پسند ہو۔

دوسرے متعصب نہو۔

تیسرے۔ جفاکش اور بیدار مغز ہو۔

چوتھے۔ رحم وغضب کو موقع پر استعمال کرنے کی لیاقت رکھتا ہو۔

پانچوین۔ عیاش اور مسرف نہو۔

بدون ان پانچ باتون کے حاکم کیسا ہی عالم اجل اور فاضل پابند شرع کیون نہو کبھی حکومت کرنے کے قابل نہین سمجھا جاتا۔ اگر یہ باتین صحیح ہین اور پسند کرتے ہو تو اپنے مضمون مین کسی موقع مناسب پر شریک کیجئے ورنہ خیر۔ داشتہ آید بکار۔

آجکل سالگرہ مبارک کے جلسون کی ہر طرف دہوم دہام ہے۔ ہر یگانہ و بیگانہ رعایا سے سرکاری اس چونتیسوین سالگرہ مبارک کی تقریب منانے مین سرگرم ہین۔

یہ صرف ہر رسے حضرت خداوندنعمت مدظلہ العالے کی عدل گستری اور رعایا پروری ہی اصول حکمرانی مین جو باتین بتا ئین - انمین سے جملہ صفات سے حضرت کی ذات بابرکات موصوف ہے - جبہی تو یہ سامان تیاریان اور اظہار خوشنودی بہ عقیدت عامہ رعایا کی جانب سے ہورہی ہین - آپ بھی کوئی قصیدہ کہئے - مین بھی فکر کرتا ہون فقط

شاد عفی عنہ

۲۴۶

میرے شفیق راے دیوی پرشاد صاحب سحر

آپنے ارض الرمل میری مصنفہ کتاب طلب کی تھی - ابھی وہ چھپی نہین - اور وہ نام باقی رہا - کیونکہ ارض الرمل سنہ ۱۳۱۱ کے لئے موزون تہا - جب تو وہ مکمل بھی نہ ہوئی تھی - اب تو سنہ ۱۳۱۶ ہے - کوئی دوسرا تاریخی نام سوچ رہا ہون اگر مل گیا تو فہو المراد - ورنہ سیدہا سادہ کوئی نام رکہدونگا - آپکے حسب استدعا مقدمہ معلومہ مین قرعہ ڈالکر دیکہا - اشکال سعد داخل اور اپنے گہر کے - وارد سکن کے حساب سے تین اشکال اپنے گہر نہایت زبردست ہین - اور وہ تینون طالع کے گواہ ہین - ضرور امید ہے - مگر کسیقدر دیر سے - اور یہ ظاہر ہی ہے کہ مقدمہ پیچیدار ہے -

ایک جلد مطلع خورشید اور ایک جلد روضہ شریف بہیجتا ہون - گلستان کا انتخاب ابھی طبع نہین ہوا - آجکل یہان کا انتظام خراب ہے میری پسند نہین - ہان ایک شخص ہوشیار خواندہ مہذب راست و دیانت قائل ہی - انکے سپرد جب یہ مطبع ہو جائیگا کام بھی اچھا چلے گا ورنہ

	گرہمین مکتب است و این ملا ✢ کار طفلان تمام خواہد شد	

باقی بہ الملاقات فقط

شاد عفی عنہ

۲۴۷

عزت آثار لچھمی نارائین صاحب عارف

آپکا معروضہ مورخہ ۷ جون سنہ ۱۹۱۰ء مشعر حسرت اثر انتقال **جگ نرائین صاحب** پہونچا۔ افسوس صد افسوس کہ ایک نونہال اس گلشن دنیا سے دنی سے ابھی پہولا نہ پہلا تہا کہ باد خزان کے جہونکون نے فنا کر دیا۔ اور دار فانی سے دار بقا کو پہونچا دیا۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ؁

	حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد روے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد	

اسکے سوائے اور کچھ چارہ نہین کہ فَاصْبِرْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّابِرِیْن

شاد عفی عنہ

۲۴۸

قبلہ عالم راجہ مہرکشن بہادر مدظلہٗ

آداب و کورنش۔ نامۂ عنایت سے فدوی ممتاز ہوا۔ خیر و عافیت سے دل نیاز منزل کو تشفی حاصل ہوئی۔ خداوند تعالیٰ جلشانہ سایہ عاطفت پدری کو تا صد و سی سال برقرار رکھے۔

فدوی حضرت کی بارگاہ سے مرخص ہو کر الوال پہونچا تیسرے روز جاترا ہوئی۔ مخلوق کم تھی۔ دوکانین حسب دستور سبھی سجائی۔ مگر بکری کم ہوئی۔ نئی دوکانداروں نے معافی محصول کے لئے درخواست پیش کی۔ حسب مناسب حکم دیا گیا۔

آب وہوا ٹھیک ہے۔ مگر جاڑے زمہریر کو مات کرتے ہین۔ کہان حیدرآباد اور کہا زمہریر۔ جہان تھوڑا سا ٹھنڈا پانی پیا بس لرزہ ہوجاتا ہے۔ کانپتے کانپتے کلیجا منہ کو آتا ہے دشوار یہ ہے کہ گرم پانی پیا نہین جاتا۔ ایک دو روز کے بعد کوہ شریف جاؤنگا۔ اور بعد عرس کے واپس حاضر ہونگا۔
حضرت قبلہ عالم ظل سبحانی سے بھی عرس شریف کی رخصت حاصل کی ہے۔ بندہ زادون کی طرف سے آداب و قدمبوسی عرض کرتا ہون۔ حد ادب فقط
شاد عفی عنہٗ

۲۴۹
میرے عزیز برخوردار راجہ چندا پرشاد طول عمرہٗ۔
کل پانچ بجے منگل پلی جو اپنی جاگیر ہے۔ وہان پہونچا۔ آدہی رات تک کیا بلکہ آرام سے بیٹھے رہے اور اسکے بعد یکایک آندہی آئی اور طوفان بے تمیزی کی ہوا چلنی شروع ہوئی۔ معاذاللہ ڈیرے کی طنابین ٹوٹ گئین۔ بہوانی پرشاد پر خیمہ گر پڑا۔ اور وہ اُسمین پارسل ہو گئے۔ انہون نے اسقدر غل مچایا کہ عیاذاً باللہ ایک تماشا تہا۔ تہوڑی دیر کے بعد مینہ برسنے لگا۔ تمام ڈیرے مین پانی آگیا تہا۔

کشتی نوح تھی - تھوڑی دیر کے بعد پانی تو موقوف ہوا مگر ڈیرے کی چھت برسنی شروع ہوئی - وہ دو گھڑی برسی تو یہ تمام رات برستی رہی بہت مشکل سے شب گذری اب اسوقت صبح کے آٹھ بجے ہیں - چارپائی کے بیٹھا ہوں -

چار بجے تک اگر پھر اوکالی برسات نہ ہوئی تو آگے روانہ ہوتا ہوں - اپنے چھوٹے بھائی محبوب پرشاد کو دعا کہو -

شاد عفی عنہ

۲۵۰

جان پدر راجہ چندا پرشاد بہادر

تمہاری عرضی پہونچی - تم نے خوب یاد دلایا - واقعی محرم قریب آگیا - خیر مقدم خداوند ظل سبحانی کے لئے قطعات ضرور ہونے چاہئیں -

سال گذشتہ کے قطعات **محمد حسین خوشنویس** نے میری پیامی میں صاف کر دئے ہیں - انہیں قطعات کو لیکر کسی خوشنویس سے لکھوا لو - اور آئینہ میں نصب کر کے رکھو - ایک رباعیہ قطعہ جو صنعت نقاط تحت و فوق میں لکھا تھا وہ اسوقت یاد آگیا - یہ بھی صاف ہو کر آئینہ میں نصب ہو - اس قطعہ کا ایک شعر فوق النقاط ہے اور دوسرا تحت النقاط -

قطعہ

شاہ رستم صولت و خاقان حشم	آصف ظلِ خدا گردون وقار
میر محبوب علی آباد باد	بر سریر جاہ اے پروردگار

باقی بفضلہ سب خیریت ہے۔ آج تمہارا دفتر مین جانیکا دن ہے۔ ضرور وقت معینہ پر جانا اور کام سیکھنا چاہیئے۔ تحصیل علم مین کوشش کروگے میری خوشنودی ہے۔ خداوند عالم تمہین سے زیادہ علم و ہنر کرے۔ اور مخلوق خدا اُنکو یہ کہتے ہوے سنو نکہ بہ از پدر ہین۔ خدا حجتین کنا زیادہ دعا۔

دعاگو شاد عفی عنہ

۲۵۱

برخوردار چندا پرشاد

میرے پیارے عزیز جانِ پدر
خط محبت نمط مجھے پہونچا
من و عن ایک ایک حرف پڑہا
اِسی خط مین **وفا** کی آئی غزل
خود ہی انصاف کیجئے صاحب
کرتا واپس ہون اُسکو بے دیکھے
اُنکو تاکید کیجئے گا ذرا
آم کا تحفہ آپ نے بھیجا
ہے یہ میوہ کہ رشک قند و نبات
نیشکر کا بھی رنگ ہے پھیکا

وا میاں خوب رکھے تمہین آباد
دلِ ناشاد شاد و شاد ہوا
اِسکا مطلب تمام مجھپہ کھلا
جسکو کہنا غلط نہین ہے ہزل
بات کی داد دیجئے صاحب
کیا کرونگا مین اُسکو اب لیکے
دل لگاکر لکھا کرین اچھا
دلِ مسرور باغ باغ ہوا
شہد و شکر ہے جسکے آگے مات
منہ مرا تمنے کر دیا میٹھا

	ختم کرتا ہون اس دعا پہ کلام		رہو دلشاد اور شیرین کام	

شاد عفی عنہ

۲۵۴

جان پدر راجہ چندا پرشاد بہادر

کل **پنڈت جی** کی زبانی مین نے بہت خوشی سے سُنا کہ جب وہ تمہارے ساتھ **ایٹ ہوم** مین گئے تھے۔ پلٹتے ہوئے فقیرون نے سڑک سے تمہاری گاڑی کا پیچھا کیا۔ اور ہمراہیون نے انکو انعام دیا جب وہ لوگ نظر سے اوجہل ہوئے۔ تو کہا کہ (ایسے سنڈون بدمعاشون کو کچھ دینا صرف یہ دکھانا ہے کہ ہم امیر ہین۔ ورنہ نظر ثواب سے انکو دینا میری رائے کے خلاف ہے۔)

یہ فقرہ مجھ سے پنڈت جی نے کہا تو میرے دل پر اثر ہوا۔ اور تمہاری اِس فراست اور خیالات کا حال سُنکر خدا کا شکر ادا کیا۔

اللہ تعالی تمہین عمر طبعی عطا کرے۔ آمین۔ بیشک اِس قسم کے فقیرون کو دینا ثواب نہین بلکہ اظہار امارت ہے۔ اور یہ خیال بھی لوگون کو ہوتا ہو کہ ہمارا نام ہوگا۔

خیرات تو اُسی کا نام ہے جو اپنا رزق آپ پیدا نکر سکتے ہون اُنکو دین۔ یہ کیا معنی کہ ادہر چار پیسے ملے اور **سیندہی خانے** پہونچے۔ اور مزے اُڑائے جب نشہ مین چور ہون تو راستہ سے آتے آتے چھیڑ کر لڑائی مول لین۔ اور جوتی پیزار ہو جائے یہ تو ثواب نہین عذاب ہے۔

لیکن جس قسم کی خیرات جاریہ چلی آتی ہے۔ اسکا اس معنی ریاست مین روکنا معیوب

سمجھا جاتا ہے۔ بہرکیف مجھے تمھارے اس خیال سے بڑی خوشی ہوئی۔ خزانہ دار کو حکم دیا گیا ہے کہ تمھین اس جلدومین پانچ اشرفیان فوراً دیدے خدمتگار کو بھیجکر منگا لو

ہان خوب یاد آیا مین نے سنا کہ آج تمنے **بجرنگ** کو پیٹا۔ آدمیون پر ہاتھ چلانا بالکل بدتہذیبی ہے۔ ان پانچ اشرفیون مین سے ایک جرمانہ۔ اب چار ہی رکھیں۔

مین چاہتا ہون کہ تم مجھسے بہتر بہ ازید رہو۔ اور **راجہ چندولعل** کا نام روشن کرو۔ تمنے کل کونسی نئی کتاب شروع کی اس سے اطلاع دو۔

گلوریا صاحب برابر آتے ہین کہ نہین۔ اخبارات کا دیکھنا ضروری سمجھو جو پڑھتے ہو شب مین تھوڑی دیر تک اسکو مکرر دیکھا کرو شب کا پڑھا ہوا زیادہ یاد رہتا ہے فقط

شادعفی عنہ

۲۵۴

جناب ماسٹون تراب علیخان صاحب قبلہ

بعد عرض اداب گزارش کہ عنایت نامہ سے مشرف ہوا۔ کیفیت مندرجہ سے خوشی ہوئی۔ زیادہ کیا عرض کرون سہ

رواق منظر چشم من آستانۂ تست
کرم نما و فرود آکہ خانہ خانۂ تست

نیازمند کے لئے آپکی اور رہنمائونکی تشریف آوری باعث خوشی ہے

دربان کو تاکید اکید کردیگئی - زیادہ حد ادب فقط

شاد عفی عنہ

۲۵۴

جناب ماموں تراب علیخان صاحب قبلہ

آداب عرض ہے - آپکے حسب ارشاد معتمد پیشی کو حکم دیا ہے - آج یا کل جاری ہو جائیگا - دو تین روز سے بوجہ کاروبار سرکاری و حاضر باشی ڈیوڑھی مبارک جواب عرض نکر سکا معافی چاہتا ہوں - یقین ہے کہ مزاج عالی خیریت سے ہوگا -

و ۲ - میں نے افواہاً سُنا ہے کہ جناب نے **مجاور بیگم صاحبہ** کے ہمشیرہ ہونے سے انکار فرمایا ہے - غالباً یہ خبر غلط ہوگی - کیونکہ بھائی اپنی بہن کی نسبت ایسا خیال نہیں کرسکتا - چہ جائیکہ آپ جیسا بھائی ہو - ورنہ یہ خیال مجھے محال معلوم ہوتا ہے فقط

شاد عفی عنہٗ

۲۵۵

جناب ماموں تراب علیخان صاحب قبلہ

آداب و نیاز -

تین رسالہ مصنفہ سید شاہ محمد ہاشمی قادری چشتی صوفی - موسوم بہ **نقد عرفان سبیل الوصول - نردبان معنوی** - بھیجے دو دو چار چار صفحہ ہر رسالے کے میں نے پڑھے ہے - اسمیں کچھ شک نہیں کہ (نقد عرفان) نہایت ہی بیش بہا عدیم السیم کتاب ہے -

سبیل الوصول معرفت حق کے لئے عمدہ سبیل ہے۔ سر بسر السطور گویا چشمۂ کوثر و زنجبیل ہے۔

نردبان معنوی مبتدیون کے لئے زینہ ہے منزل مقصود کو پہونچنے کا اسکو قنطرۃ الحقیقت کہنا بجا ہے۔ جو اس پل سے عبور کرے اوسکی عصیت کا بیڑا پار ہے۔

ان تصانیف سے شاد صاحب کے مذاق اور واقفیت کا ٹہیک اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ مین امیدکرتا ہون ضرور شاہ صاحب موصوف کی ملاقات سے مستفیض ہونگا۔

شاد صاحب کو حسب ارشاد برخوردار راجہ چندا پرشاد کی تعلیم کے لئے ضرور مقرر کرتا۔ مگر اسوقت کوئی عمدہ اُستادی کا خالی نہین ہے لہذا مجبور ہون ہے۔ فقط

شاد عفی عنہ

۲۵۶

عزیز القدر راجہ نانک پرشاد

آپکی صحت کی کیفیت سُنکر خوشی ہوئی۔ علاج ڈاکٹر ہی کا سکتا ہے۔ یہ معلوم ہوا۔ دو چار روز ہوے آپکے مامون کا ایک رقعہ آیا تہا جسمین اُنہون نے لکہا تہا کہ پانچ چار روز تک نانی صاحبہ نہین مل سکتین۔ لہذا مین نے اپنا قصد ملتوی کیا۔ اگر اب مل سکین تو انشاءاللہ تعالے کل پانچ بجے بلکہ چار بجے

آؤنگا فقط

شاد عفی عنہ

٢٥٦

عزیز القدر راجہ نانک پرشاد

نقل درخواست حکیم طالب آفندی بھیجکر لکھا جاتا ہے کہ اس قدر رقم
کا ادا نکرنا موجب بدنامی ہے۔ فوراً ادا کر کے اطلاع دیں۔ یا عذر ہو قلمبند
بھیجدیں کہ انکو بکار رسید طالب بتایا جائے۔ فقط

شاد عفی عنہ

٢٥٧

ہیرالال صاحب نشاط

ایک ڈبہ کاغذ اور چھ پتیاں مع چھ عدد قلم کے پہونچے۔ ماشاء اللہ ایسا چکنا
کاغذ تو دیکھا نہین گیا۔ خدا جھوٹ نہ بلوائے بس صورت دیکھ لو۔ آئینہ کی حاجت نہین۔
ہاتھی دانت کی تقطیع ہے۔ یا رخسار یار کا اسپر پرتو پڑا ہے۔ عجب قسم کا کاغذ ہے
کاشمیری اسکے روبرو ہیچ ہے۔ اور کاشمیر کا بازار سرد ہو گیا۔ قلم ماشاء اللہ۔
نہایت ہی خوش وضع اور خوبصورت۔ اگر انکو فرمانروائے ہفت اقلیم گرہ کشائے
امید و بیم کہون تو سزاوار ہے۔ تیغ نہین مگر اسکا کاٹا پانی نہین پیتا۔ ذوالفقار
نہین مگر عدو کا جگر اسکو دیکھکر دو نیم ہے۔ اسکا فرمان جف القلم ہے بارڑہ ندارد
مگر برش کی صفائی مین کاسہ فرق اعدا کو ایک قط مین قلم کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپکو
بابت مہربانی ہائے دوستانہ شاد و خرم رکھے فقط

شاد عفی عنہ

ہیرالال صاحب نشاط ۲۵۸

آپ سچ کہتے ہین بہت سے مسودے میرے ایک نمبر کے صندوق مین اصلاح کے واسطے فراہم ہوے ہین مگر آپکو یہ خیال نہو کہ آپکی کوئی غزل یا قصیدہ یا قطعہ یا رباعی اصلاح کو بغیر رکہی ہے **شوق صاحب** کی غزلین بہی دو چار پڑی ہوئی ہین -

مشکل تو یہ ہے کہ نہ مین شاعر ہون نہ استاد کامل - زبردستی لوگ اصلاح سخن کے لئے مجہے مجبور کرتے ہین - احباب کی خاطر شکنی بہی مجہے منظور نہین - مگر اب تو ہفتہ عشرہ مین غزل ضرور آہی جاتی ہین - کاروبار سرکاری سے کم فرصتی ہے - جیسا دل کاروبار سرکاری مین لگتا ہے اب شعر شاعری مین نہین لگتا - ہان بیکاری کے زمانہ مین یہی دہن اچہی معلوم ہوتی تہی - مے و معشوق - گل و بلبل - انہین سے کام تہا - خواب مین بہی یہی نظر آتے تہے - بفضلہ تعالیٰ شانہ جب سے خدمت سرفراز ہوئی ہے ہر دست قواعد پیدا رتق و فتق نظم و نسق کی دہن ہی ہے - بندہ تو قوم کا خود سپاہی ہے یعنی **چہتری راجہ رامچندر** کی قوم کا اور خدا نے خدمت بہی فوجی عطا کی - سچ ہے کہ خدا شکر خورے کو شکر دیتا ہے بہت آرام سے گذرتی ہے -

ذرا کاروبار سرکاری سے فرصت پاؤن تو ضرور آپکی غزل بے بدل دیکہکر روانہ کرونگا - مطلع بے مثل لکہا ہے - اگر بہت ضروری اور جلدی ہے تو فوراً بذریعہ سوار اطلاع دیجئے **معلی صاحب** کے ہان بہیجتا ہون کہ وہ دیکہدین کیونکہ آپکو دلی والون کا کلام پسند ہے - اور مین بہی دلی والون مین **غالب** مرحوم کا

شیدا ہون۔ باقی تا دم تحریر سب خیریت ہے والسلام۔

جواب کا طالب شاد عفی عنہ

۲۵۹

ہیرالال صاحب نشاط

آپکی غزل پہونچی۔ بغور دیکھی۔ اور بنا کر روانہ کر دی۔ چونکہ ابھی آپکی ابتدائی مشق ہے لہذا اشعار مین زیادہ اصلاح ہونا مقام تعجب نہین۔ یہ جو آپکو شکایت ہے کہ میرے اکثر اشعار کاٹ دئے گئے۔ ابتدا سے مشق مین کل غزل بیکار اور ترمیم کے لائق ہوتی ہے۔ بہرحال آپکی غزل کو مین نے فکر کے ساتھ دیکھا اور جہانتک ممکن ہوا آپکے اشعار یا مصرع قائم رکھکر اصلاح دی۔ خدا کے فضل سے محرم آیا ۱۳۱۶ھ شروع ہو گیا۔ مصرع طرح بھیجتا ہون۔ اسپر غزل لکھئے باقی خیریت ہے۔ دعا کرتا ہون کہ آپ بھی باخیر و عافیت رہین۔ والسلام فقط

مومنو غم کے ہین دن ماہ محرم آیا

جواب کا طالب شاد عفی عنہ

۲۶۰

ہیرالال صاحب نشاط

مبارک۔ مبارک۔ مبارک۔ ڈیڑھ گز کی مبارکباد دی۔ میری طرف سے قبول ہو۔ اخاہ اب تو پانچوں گھی مین ہین اور سر کڑھائی میں۔ لیجئے نشان تو بڑھا۔ خدا خدا کر کے فرط شادی سے ٹوپیان اُچھل رہی ہین۔ اب اسکے بعد ہیرالال کے فرزند جواہرلال کی سواری کر و فر و دھوم کے ساتھ جلوہ افگن ہوگی۔

حضرت پنچ ڈنکے پر گھن گرج چوٹ لگائیں گے - ہر طرف سے بدھائیونکی بوچھار ہوگی - مبارکبادی کے خطوں سے **ڈاکخانہ مبارک** کی باچھیں کھل جائینگی - ڈاک کے ہشاش بشاش منشی بھاگ کرنے کی فکر میں کل ہوجانے کا خط دو منٹ میں بادصبا رفتار کیطرح لاکر پہونچائینگے - جواب دیتے دیتے منشی کے پنجے بگڑ جائینگے شکریہ ادا کرتے کرتے آپ کا ہاتھ تھک جائیگا - مگر یاروں کو بھی سوجھیگی کہ جلسہ لیں ؎

	ساقی ہو سے ہو باغ ہو گردش میں جام ہو	
	گلرو بغل میں اور زمانہ بکام ہو -	

کہیں تھاپ پڑ رہی ہے - کوئی نشہ میں سرشار - وجد میں آیا ہوا - باغ کی روشوں پر رنگینیاں کہیں چل پھل رہی ہونگی اور ادھر ایک بارئیہ ہوا پڑتی ہوگی - اور کوئی خوش گلو **ملہار** میں کہتی ہوگی آیو بدرا کارے کارے رہی بجلی چمک مورے آنگن میں اور **حضرت شاد مدظلہ** پیالہ لگائے ہوئے رندان سے آشام کا ٹھاٹھ دیکھ دیکھکر پھولے نہیں سمائینگے - زاہدان خشک کی گت بنائی جا رہی ہے - واللہ عجب لطف ہوگا کیوں میاں **نشاط** صاحب یہ سماں پڑا خوش تو ضرور ہوے ہونگے کہ **شاد صاحب** بھی گلشن قرطاس پر کیا ہی نقشہ کھینچدیکہ یا کہ اگر **بہزاد و مانی** ہوتے تو وہ بھی اپنا قلم توڑ دیتے - خیر اللہ وہ دن جلد لاتا ہے - مگر **بھیا صاحب** عجب شئی کیا کم ہے جھٹ پٹ جلسہ کا دن مقرر ہو جاے - اور ہماری دعوت ہو - کھانے مزے مزے کے ہیں رشک حوران بہشتی طلب کی جائیں اور یہ مطلع سنایا جاے ؎

ساقیا برخیز و در دہ جام را	خاک بر سر کن غم ایام را

مصرع

در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست

بہت جلد دہوم دہام کی تیاریان شروع ہو جاینگی - اور جو نئی سے قبے داخل ہو جائینگے ورنہ پہر بڑی ہوگی - دو مہینے کی تنخواہ صرف نذرانہ داخل کرنا پڑیگا فقط

جلسہ کا طالب شاد عفی عنہ

۲۶۱
ہیرالال صاحب نشاط

کل کے روز آپکو ڈیڑہ گز کی مبارکباد لکہی - اور ایک ٹکٹ جواب کے لئے روانہ کیا مضامین سحر آمیز سے آپ کا دل خوش کر دیا - اور منتظر تہا کہ اُسکے صلہ مین آپ جلسہ دینگے مگر واہ رے مرے شیر آدہ آنہ کا ٹکٹ بہی ہضم کیا اور ڈکار تک نہ لی جواب تک قلم انداز - کیا کہنا ہے - اس بہدیل شعر پہ ختم کرتا ہون ؎

نہ جلسا نہ دلاسا نہ سمے اور نہ مینا
ہوا ہضم اُلٹا ٹکٹ - آدہ آنا +

جواب کا طالب شاد عفی عنہ

۲۶۲
ہیرالال صاحب نشاط

آپ لکہتے ہین کہ یہان یہ بحث آجکل ہو رہی ہے کہ (آئی) کے گیارہ عدد لیتے یا اکیس ۲ - میرے خیال مین دونون صحیح ہین - گیارہ بہی لے سکتے ہین اور ۱۲ بہی - مین آپکو

یک گُر بتائے دیتا ہون اسکو ذہن نشین کر لو۔ ہمزہ کا کوئی عدد فن تاریخ مین نہین لیا جاتا لیکن جب یا پر ہمزہ ہو جیسے (پائی۔ آئی۔ بہائی) تو اس ہمزہ کی (ی) کی دو یا ہو گئین تب دو ہوئین تو خواہ مخواہ بیس عدد لئے جائین گے۔ مگر بعض شعرا نے دس ہی عدد لئے ہین لہذا اب ہمکو اختیار ہے کہ چاہے دس عدد لین چاہے بیس جیسا موقع ہو۔ **اسیر لکھنوی** جسکی اُستادی کا ادنی ثبوت یہ ہے کہ **امیر مینائی لکھنوی** سا مسلم الثبوت اُستاد اُنکا شاگرد ہے۔ **ریاض خیرآبادی** اور **رتن ناتھہ سرشار لکھنوی** بھی انہین کے خاندان کے چشم و چراغ ہین وہ لکھتے ہین ع۔

	دعائے خلق دوا ہو گئی شفا پائی	

اسمین (پائی) کے ۲۰ عدد لئے ہین اور اُنکے شاگرد رشید سرشار دام کیفیتہ کسی کے **شوالے** تاریخ بنا یو نکتے ہین ع۔

	سرشار سال لکھو ہے خانہ خدائی	

(خدائی) کی یا کے بیس عدد لئے ہین **شیخ امام بخش ناسخ لکھنوی** کا مادہ تاریخ سُنو ع۔

	ہمایون و مسعود شد کدخدائی	

بعض اُستادون نے دس عدد بھی لئے ہین۔ جیسے ہمارے **جہان اُستاد نواب فصیح الملک بہادر حضرتِ داغ دہلوی** کا مادہ تاریخ ع

	شان و شوکت وہ جاہ و اقبال اب یہ آئے	

ہمین ویسا ہی عدد ملتے ہین ۔

...ن تاریخ والا نکلی، ورنہ تاریخ کوئی بات نہ لطف نہین ۔ سنہ میں کسی نے کیا خوب لکھا ہے مادہ

ما ہیچ برنہ آید تاریخ برنہ آید ۔

مجھسے ایک صاحب نے پوچھا کہ بعض شاعر لفظ آئینہ کے (۶۶) عدد بتاتے ہین اور بعض (۶۷) اب آپ کیا فتوی دیتے ہیں ۔ مین نے لکھا دونون برسر حق ہین ۔ اس معنے کر کے کہ لفظ آئینہ اگر تقطیع مین (آ ۔ ای ۔ نا) رہے تو (۶۷) لین گے اور اگر آئینہ بروزن فعلن ہے تو (۶۶) لین گے آپ بھی یاد رکھئے کسی جانگو شاعر نے اپنے آقا کو خوشامد مین لکھا ع ۔

	تمہارا نشہ سے بڑھکر مرتبہ ہے	

معاذ اللہ ۔ شاعر بھی گھامڑ اور اُنکے آقا بھی ۔ اسمین ایک ذراسی باریکی ہے ۔ تمہارا نشہ (مفاعیلن) سے بڑھکر مر (مفاعیلن) تبہ ہے (فعولن) (مر) کا لفظ بد دعا ہے یہ تو وہی ع ۔

	اے تاج دولت برسرت از ابتدا تا انتہا	

والی مثل ہوئی کسی بادشاہ کی شان مین ایک شاعر نے قصیدہ لکھا تھا ۔ سر دربار آیا اور شاعر نے جو اُس شاعر قصیدہ لکھنے والے کا جانی دشمن تھا موقع پاکر عرض کی کہ **حضور** اسکی تقطیع فرمائین ۔

اے تاج دو (مستفعلن) لت برسرت (مستفعلن) لت برسرت سُنکر بادشاہ

غضب مین آیا اور بیچارے شاعر کو دربار سے نکلوا دیا۔ خدا کی پناہ ذراسی بات مین عمر بھر کی فرمانبرداری مٹیا میل ہو گئی۔

اب کاروبار سرکاری کا وقت ہے خدا حافظ فقط

شاد عفی عنہ

۶۲ ٹھاکر پرشاد صاحب شوق

آج آپ نے غزل بھیجی۔ اسکے پڑھنے سے جی خوش ہو گیا۔ ماشاءاللہ اچھی غزل اور سیر غزل ہے۔ آپ مین ایک نقص یہ ہے کہ **دیوان** کم پڑھتے ہین۔

خواجہ حیدر علی آتش کا دیوان۔ **صبا** کا دیوان ضرور دیکھو۔ دلی والون مین **مومن** اور **سودا** و **ذوق** کا کلام مجھے بہت پسند ہے۔ **مرزا نوشہ غالب** کا رنگ سبحان اللہ۔ مین تو عاشق ہون۔

میری تو یہ دعا ہے کہ خدا کرے میرے کلام مین غالب کا رنگ آجاے۔ مگر وہ روش ہم اختیار نہین کر سکتے وہ اُنکا حصہ ہو گیا ؎

غالب	کوئی میرے دل سے پوچھے ترے تیر نیم کش کو یہ خلش کہان سے ہوتی جو جگر کے پار ہوتا

بارک اللہ کیا شعر ہوا ہے۔ وجد کرنے کے لائق ہے۔ آپکی غزل کا یہ شعر مین نے کاٹ دیا۔

شوق

زلف مشکین سے یا خطا ہے یہ
سچ کہو کون سی بلا ہے یہ

زلف کے لئے خطا صحیح مگر خطا کو بلا کہنا لغو ہے۔ دوسرے مصرع مین آپ نے سچ کے لفظ کو ہاے ہوز کے ساتھ لکہا ہے۔ ابھی بہت دنون تک ایسی غلطی مین تہا۔ مگر سرشار کی بدولت یہ غلطی جاتی رہی۔ ہاے ہوز لکہنے کی ضرورت نہین یعنی سین۔ اور چ۔ کافی ہے ؎

سچ اگر پوچہئے تو زلفون کو +
مشک کہنا مری خطا ہے یہ +

اسکی ردیف کا آخری لفظ (یہ) کانون کو اچہا نہین معلوم ہوتا۔ اور سچ اور جہوٹ سے بہی کوئی سروکار نہین۔ مین نے یہ شعر یون بدل دیا ؎

شوق	عنبرین زلفِ یار کو مین نے مشک باندہا مری خطا ہے یہ	

ذیل کے شعر کو ؎

شوق	خون ہاتہون مین مل کے کہتے ہین کیسی اچہی بہلی حنا ہے یہ	

خون ہاتہون مین ملکے عاشق کا کہتے ہین کیا رچی حنا ہے یہ

خون ہاتہون کو نہین ملا جاتا۔ ہاتہون مین ملا جاتا ہے۔ باقی شعر بے عیب ہین

والسلام فقط

شاد عفی عنہ

۲۶۴

ٹھاکر پرشاد صاحب شوق

آپ لکھتے ہین کہ تم کو کاتب نے سچہ۔ لکھکر اس لفظ کی مٹی پلید کی ہی اس سے مجھے اتفاق ہی۔ مین خود ان کاتبون سے بیزار ہون۔ آپکی غزل اچھی ہے مطلع بھی خوب ہے ؎

شوق	باتون باتون مین جب بگڑتے ہین سر محفل وہ مجھ سے لڑتے ہین	

مین نے اسمین سر مطلع بڑہا دیا ؎

	مول لیکر لڑائی لڑتے ہین بے سبب مجھ سے وہ بگڑتے ہین	

ایک شعر کاٹ دیا لفظ چڑنی نہین ہے۔ چڑہنے۔ ہاے ہوز کے ساتھ ہے قافیہ غلط ہے فقط

شاد عفی عنہ

۲۶۵

ٹھاکر پرشاد صاحب شوق

آپکی غزل واپس ہے۔ اکثر اشعار اچھے ہین مگر معلوم ہوتا ہے کہ شار صاحب کی دیکھی ہوئی غزل ہے۔ ورنہ ایسی سنگلاخ زمین مین ٹٹو چلنا دشوار ہے۔

اور ایسے اشعار بے تکلف کہنا پڑہی کہیر ہے خیر اگر پنڈت سرشار صاحب نے
غزل نہین دیکھی ہے تو اب انہین دکہا دے گا کہ اصلاح کیسی ہوئی فقط

شاد عفی عنہ

۲۶۶

عزیز من سید عبد العلی صاحب

آپ نے تو تعریف کے پل باندہ دئے۔ مبالغہ بھی ایسا کیا کہ [illegible] عمر بڑہ ہوا [illegible] ستارہ لگا دیا۔ اب مین حیران ہون کہ آپکے اس مبالغہ کا کیا جواب دون۔ کیونکہ نہ مبالغہ گو ہون اور نہ مبالغہ پسند۔

اللہ میان کی بھی کبھی مین نے تعریف کی تو سوا سے جانتا ہون سبحان اللہ کے اور کچھ نہین کہا۔ جو سچے الفاظ ہین۔ اور بعض قرآن سے ثابت ہین اب آپ ہی کہین کہ مین آپکے مبالغہ کا جواب بجز اسکے کہ اس امر کی خواہش کرون کہ وہ دعا اب سب مجھے نہ ملے۔ جسکے جواب دینے سے مین عاجز ہون۔

پہرون کی ایسی تاکید ہے کہ جہان کہین خلاف حکم پہرہ کی اجرائی ہوئی ہے کہ حکم نظر بند اور پہرہ مع وردی اور بندوق کے **کانجی ہوز** مین [illegible] خیال جلد [illegible] تاہم کچھ فکر کرتا ہون۔ کیا شادی کی شادمانی اکیلے ہی مناؤ گے۔ یا ہم کہیں برات [illegible] شریک کئے جائینگے خدا آپکو شاد رکھے فقط

شاد عفی عنہ

۲۶۷

مہربان من رائے شنکر پرشاد صاحب

بی بی نہال کنور کے بے وقت مرنے کا غم اور انکی ہمیشہ کی جدائی کا صدمہ
میرے دلپر ہے اسکا اندازہ وہی کریگا جو مجسا دل رکہتا ہو۔ آپکی تو لخت جگر ہی ہین
لیے رنج کا شریک میرا دل مغموم ہے اور کیون نہو کہ اولاد کی مفارقت کا صدمہ مین نے بھی
دیا ہے۔ اللہ اللہ یہ وہ غم ہے جسکا کوئی نعم البدل نہین اور روہ غم ہے

گر پیر نود سالہ بمیرد عجبے نیست	این ماتم سخت است کہ گویند جوانمرد

غم کے وقت اگر کوئی کہے کہ صبر کیجیے تو آگ پر تیل ڈالنا ہے۔ مگر قدرتی طور پر
بخود صبر آتا ہے۔ یہ سب کچھہ سہی مگر ہی زبان سے ضرور مین یہ کہون گا کہ اللہ تعالے
بلو اور اسکے پیاری دختر کو جو اسکی یادگار ہی صبر عطا کرے فقط

شاد عفی عنہ

۲۶۸

مہربان محمد عبد الباقر خان صاحب

علی الصباح بتاریخ ۲۷ ذیقعدہ ۔ ۲۷ دانہ انجیر کے پائے۔ یہ انجیر ہے
شان نبات۔ لب لعل شکر خاے شکر لبان مہ جبین سے شیرین اور گوارا تر۔
سبحان اللہ نہایت ہی خوش ذائقہ شیرینی کی نبات ہمسے پوچھئے۔ مصری کی
لی کہون تو مئی زبید۔ آپنے میرا منہ میٹھا کیا۔ اللہ تعالی آپکو شیرین کام اور اپکے نخل مراد کو
ور کرے فقط

شاد عفی عنہ

۲۶۹ منشی غلام محی الدین صاحب

آپکی حسب درخواست پرمنان کے لیے اور دو تاریخین لکھکر بھیجتا ہون یقین ہے کہ آپ معظم صاحب کے پسند آئینگے

پرمنان نامی کتابے شد چو طبع	زنت نقش نظم ما مداد
سال طبعش ہاتف غیبی زمن	گفت نسخۂ معظم شاد

دیگر

معظم علی چون نوشتہ کتب	بتوصیف و توصیف شاہ ...
چنان ہاتفم شاد تاریخ ہجری	بدریا بگفتا ...

شاد عفی عنہ

۲۷۰ خیر اندیش گوپال راو

سوا سو روپیہ نقد اور غلہ کھانیکے لئے بتقریب شادی آپنے جو بہیجا قبول کیا میری دعوت تو برسون ہوگئی تھی۔ یہ دوہری دعوت کیسی۔ اسقدر تکلیف کی ضرورت نہ تھی ؎

ہے بہتیجے کی آپ کے شادی	ہو مبارک یہ خانہ آبادی

شاد عفی عنہ

۲۷۱ موہن لال معتمد

آپکی دو تین عرضداشتین متعلق بحالی فرد شال ماتم پرسی پہونچین کیفیت سے مطلع ہوا۔ آپکے والد کے انتقال کے بعد آپکے بہائی کو جو فرد شال ماتم پرسی اس سرکار سے عطا ہوئی تھی۔ حق بحقدار رسید۔ اب باوجود موہن لال کے فرزند ہوتے ہوے آپ اپنے بہائی

[illegible] کی جو فرمائش کرتے ہین اسکی کوئی خاص وجہ معلوم نہین ہوئی - اولاد کے ہوتے ہوئے بھائی [illegible] سے حاصل کرنیکا حق نہین - لہذا درخواست نامنظور فقط

شاد عفی عنہ

۲

[illegible] سید عبد العلی صاحب حقانی زندہ باش

[illegible] سے واپس ہوا بہت دیر تک آپکا ذکر خیر کرتا رہا - آپکی ہنسنے والی باتین مجھے [illegible] بہت یاد آتی ہین اور مین بے اختیار لوٹن کبوتر ہوا جاتا ہون افوہ پیٹ مین بل پڑ پڑ گئے ع

اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کر دی

ہان صاحب ادہر سنئے اور کان دہر کر سنئے مطلع خورشید آپکے پاس بھیجتا ہون - چپ چاپ نظر سے گذر رہے - بائے بسم اللہ سے تائے تمت تک دیکھ جاؤ مگر کہین اعتراض نہ جڑ دینا - مجھے خود ہنسی آتی ہے کہ مین ٹوٹے پہوٹے قصہ کو ناول لکھ کر ناول نویسونکے زمرہ مین گویا ہوٹل کے شہیدونمین داخل ہوتا ہون - یا یون کہون کہ اس فن ناول نویسی کو دہبا لگاتا ہون - الغرض جو کچھ ہو مگر کچھ بکتا دیا ہے - ہان یہ بھی یاد رہے کہ زبان پر نکتہ چینی نہو مین حیدرآبادی ہون اور آپ بھی حیدرآبادی ہین - مگر آپ گرگ باران دیدہ - اور مین طفل نو مکتب رسیدہ الغرض کہین غلطی نظر آئے تو آنکھ بند کر کے اس غلطی کو بذریعہ بیڈ پارسل واپس نمائید بیرنگ نہین یہ بھی یاد رہے کہ کسی جگہ شعر بھی موزون ہوئے ہین - اگرچہ بقول غالب ع -

کچھ شاعری ذریعہ عزت نہین مجھے

مگر آصف کا غلام اور شاگرد ہون - اپنی خوش قسمتی پر مجھے کیون نہ ناز ہو -

جسقدر ناز کرون می زیبد - اور جیسا کچھ فخر سمجھون تو شاید ہے

شاد	گو شاعری سے مجکو سروکار نہین ہے پر فخر کیا یہ کم ہے کہ شاگرد شاد ہون	

تب کو حضرت داغ کی جب غزل کو ندیمی اوا سے ... کے ذکر ... مین لائی تھی اسپر چند شعر واہی تباہی کہدئے ہین - وہ بھی سمجھتا ہون سچ ہے ... ایسے استاد کے مقابلہ مین ہمارے شعر گر شعر نہین تو ... صورت ہو ... - ہان پھر کہو تو - کیا مطلع تھا - او وہ ابتک مزا باقی ہے

داغ	جھوٹ کہنا دل ... نہین درد رہجائیگا کہین نہ کہین	

واہ حضرت داغ واہ آخر استاد ہین - دو لفظ دوسرے مصرع سے غضب ڈھا دیا سچ ہے جسکو درد نہو وہ کیا جانے جھوٹ کا مزا بقول شخصے شیخ کیا جانے صابون کا بھاو - واللہ غضب کا مطلع ہے - خدا حافظ

غزل مندرجہ رقعہ یہ ہے

دوپہر ہوگی انہین گھر سے نکلنے کے لئے
ابھی منگوائی ہے پوشاک بدلنے کے لئے

آہین بھرتا ہون کبھی اور کبھی روتا ہون
یہی راہین ہین مرے دل کے بہلنے کے لئے

خیر مقدم ہو مبارک تمہین مرغان چمن
باغ مین آتے ہین وہ آج ٹہلنے کے لئے

نا امیدی نے لگایا ہے یہ ٹھٹھہ دل کے پاس
حسرتین روتی ہین چلا کے نکلنے کے لئے

اُنکی تصویر کلیجے سے لگا رکھتا ہون — آرزو جان سے ہے یہ مرے دلکے بہلنے کے لئے

مین نے پوچھا یہ رقیبوں سے بڑھایا کیوں ربط — ہنسکے بولے ترے دشمن کے جلنے کے لئے

رد بدر و میرے وہ غیروں سے ہنسا کرتے ہین — راہ تو خوب نکالی مرے جلنے کے لئے

کام یہ روز ازل سے ہوا قسمت مین — شمع رونیکے لئے دل مرا جلنے کے لئے

فصل گل آئی ہے اور بلبل نادان خوش ہو — یہی موسم ہے ترے پھولنے پھلنے کے لئے

آؤ اب میرے جنازہ پہ یہ سنکر مژدہ — روح آمادہ ہے اور جان نکلنے کے لئے

نوجوانی ہے ابھی عشق بھی یہ پہلا ہے — عمر اک چاہیئے ای شاد سنبھلنے کے لئے

شاد عفی عنہ

۲۷۳

مہربان سید عبد العلی صاحب حقانی

ہم تو سرور نگر میں دن دنا رہتے ہین - دس روز کا مقام ہے اس دس روز مین ایک دو بار ہوسکے تو ضرور آئیے -

اللہ اللہ کرکے دن تو جون تون گذرا مگر رات تو شیطان کی آنت ہے

یقین ہے کہ آپ خیریت سے ہونگے فقط

شاد عفی عنہ

۲۷۴

مہربان سید عبد العلی صاحب حقانی

این کار از تو آید و مردان چنین کنند

وقتاً فوقتاً جو باتین آپ کیا کرتے تھے اور بمصداق

	خوشتر آن باشد کہ سر دلبران گفتہ آید در حدیث دیگران	مولوی معنوی

مجھ سے استمزاج کرنے تھے۔ آج آپ کے دوست کی تقریر کے ذریعہ سے اسکا پورا پورا اظہار ہوا۔ تدرک کے لائح بنا کر میرے عقائد دریافت کئے جاتے ہین۔

سبحان اللہ کیا آپ نے صاحب مذکور سے اسلئے ملاقات کرائی تھی کہ میرے عقائد دریافت کرین۔ اور مجھے ہدایت کرین کہ مسلمان ہونے کا اعتراف باللسان کرون۔

سبحان اللہ کیا خوب۔ یک نشد دو شد مسلمانون کی ضرورت مین جو لوگ یا جوج گروہ کافرستان مین۔ انہین تو پہلے مسلمان بنا لے۔

مہربان مین آپ سے یہ پوچھتا ہون کہ دوست کی آپکی اس تقریر کا کیا مطلب تہا۔ اور میرے عقائد دریافت کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ سالکان طریقت کا کیا یہی مسلک ہوتا ہے پیشوایان حقیقت کی رہنمائی کا کیا یہی طریقہ ہے۔

کیا مین نے کبھی آپسے یا انسے دعوئی اسلام کیا تہا جو اس پہلو سے میرے عقائد دریافت کرکے شاہد بنا چاہتے ہین۔ اور مجھے اظہار اسلام کی تحریص دیجاتی ہے۔

واہ ماشاء اللہ۔ قاضی جی دبلے کیون۔ شہر کے اندیشے سے۔ میرے عقائد سے آپکو کیا کام اور انکو کیا غرض۔ کیا عاقبت مین آپ مجھے بخشوائینگے یا آپکے دوست باعث نجات ہونگے۔ کافر ہون تو مین ہون۔ مومن ہون تو مین ہون۔ الحمد للہ کہ اس وحدہ لا شریک کا بندہ ہون۔ آپکا اسلام۔ ختنہ روزہ اور نماز ہی۔ میرا اسلام ترک خودی

ومعرفت بے نیاز ست

نماز زاہدان سجدہ سجود است
نماز عاشقان ترک وجود است

آپ مجھے کافر بننے دیجیے جیسا کہ عموماً اہل اسلام سوا اپنے مسلمان کے کل اقوام کو کافر سمجھتے ہیں ایسا ہی آپ مجھے بھی کافر سمجھیے میرے مومن بنانے کی آپ فکر نہ کیجیے۔ آپ اپنے زعم میں یہی سمجھئے کہ ع۔

از ازل کافر زنار بدوش آمدہ شاد

اگر اللہ کی ایسی مشیت ہوتی تو کوئی امر مانع نہین تہا۔ وہ آپ اپنے کو مسلمان کہتے ہیں اور کلام الٰہی سے مشرف بھی ہیں اور یہ نہین جانتے کہ اِرَادَۃُ اللّٰہِ غَالِبٌ عَلیٰ اِرَادَۃِ النَّاسِ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ میرے پیچھے کیون پڑے ہیں ع۔

زاہد تو اپنی آپ تو سیدھے بنے لے

خیر آپکی گفتگو سے یہ معلوم ہوا اور صاف ظاہر تہا کہ یہ سب آوردہی میں ایک آزاد اور فقیر منش متوکل دنیا دار ہون۔ میرا مشرب صلح کل ہے۔ بت پرستی کو شرک سمجھتا ہون۔ نماز پڑھنا سیکھا ہی نہیں۔ اللہ اللہ کہتا ہون۔ گلے مین زنار رکھتا ہون۔ الحمد للہ نہ مین طالب دنیا ہون نہ طالب عقبےٰ۔ طالب مولیٰ ہون۔

اے عزیز طالب دنیا رنجور است وطالب عقبیٰ مردود است وطالب مولیٰ از ہر دو جہان دور ست

سعدی	فرق است میان آنکہ یارش در بر با آنکہ دو چشم انتظارش بر در	

الخیر فی ما وقع ۔ آمدہ را حیتا طرفیتط

تحریر شب خدا پرست شاد عفی عنہ

۲۷۵

مہربان سید عبد العلی صاحب حقانی

آپکا خط پہونچا کیفیت سے مطلع ہوا ۔ مولوی صاحب کی کل کی گفتگو آپ کے خیالات کی تائید میں تھی ۔ اسلئے مجھے گمان غالب ہوا ع ۔

	اے باد صبا اینہمہ آوردۂ تست	

آپکے آج کے خط سے ظاہر ہوا کہ آپکے خیال کو اسمین دخل نہین ۔ اور نہ آپ اس بے سروپا تقریر کے رازدار ہین اسکو یقین کرنا اگرچہ کسیقدر غور طلب امر ہے ۔ مگر آپنے قسمیہ اپنی لاعلمی ظاہر کی ہے تو مجھے اب مان لینا ضرور ہوا ۔ مین آپکو ایسا بھی بے اعتبار نہین سمجھتا کہ آپکی قسم کو بھی باور نہ کرون ۔ مگر ہان فضل الٰہی سے شاعر بھی ہو ۔ اگر یہ قسم بھی شاعرانہ ہے تو اسکا خمیازہ آپکی گردن پر ۔ مین تو صاف دل سے مان لیتا ہون ۔

انسان کو چاہیے کہ ہر وقت اپنے قول کو پیش نظر رکھے ع ۔

	ظاہر اور باطن مین ہو اصلا نہ فرق	

آپکا یہ فقرہ کہ مولوی صاحب کو مین طامع نہین سمجھا الخ ۔ اسکا کیا مطلب ہے

کیا آپ اور کیا مولوی صاحب۔ اور کیا مین سب ظاہر بین ہین۔ اللہ کی نظر دل پر ہے۔ مگر و ربیناں بیاد وحقیقت جو ہین وہ خوب جانتے ہین۔ اور چاہیے بھی کہ ریومت منگر و رنقد دوست بنگر۔ مسلمانی او کافری اگرچہ لبظاہر بہت سہولت کے ساتھ پہچانی جاتی ہے۔ مگر دل پر کسیکی نظر نہین پڑتی۔ **مولوی** ہون کہ ملا ہون۔ انکی نظر سد وہی۔ وسیع نہین۔ بات یہ ہے کہ از خود تا مولا دو گام است۔ اما تہ لذت دنیا مولوی کہ تا دوسرے مراد دو گام است۔ عاقبت خود را بنا سازنہ کا۔ دوسرا ہی مرام ہیں ہمیشہ مولوی اور ملاؤن سے ایسا بھاگتا ہون جیسے خزان سے چمن اور برق سے خرمن کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

	با مردم نا اہل مباد اصحبت کز مرگ بتر صحبت نا اہل بود	

مین دل سے انکا غلام ہون جو حق پرست اور حق بین ہین جنکی مسند خاک ہے۔ اور جو ریا و شما کے جھگڑے سے پاک ہین۔ دوستی بہت مشکل ہے۔ یار باش خار مباش۔ اسکو دوست کہتے ہین۔ جتنے زاہدان ریائی ہین ان سبکو اسپے صوم وصلوۃ کا غرا ہے۔ شریعت کی آڑ مین جی کھول کے شکار کرتے ہین۔ اور ناحق و ناروا دوسرون کے اعمال ورا قوال پر حرف دھرتے ہین۔ ہمارے عقائد سے کسیکو کیا۔ یار کی یاری سے کام اُسکے فعلون سے کیا کام۔ سزا و جزا سب کے لئے ہے۔ ہم مزدور نہین ہین کہ بطمع رد۔ اللہ کی اطاعت کرین کہ اطاعت سے جنت کی حورین ملین۔ کوئی ایسا کام نہین کرتے

کہ بخشایش کی امید ہو۔

ہاں اسکی رحمت اور فضل کے امیدوار ہیں۔اور یہ دعا کرتے ہیں کہ خدا نیک توفیق دے۔اپنی اپنی سب بھگت لینگے۔خدا کی رحمت سے نا امید کفر ہے امید میں بھی مشرک شرک میں مبتلا ہوتا ہے۔مگر امید والا اپنے اعمال ذمیمہ و یا وکرکے روتا ہے خداوند عالم اسکا بیڑا پار کر دیتا ہے نفسی نفسی کا سخت معاملہ درپیش رہیگا۔یہ تو پہلے سوچیں۔پھر ہمسے گفتگو کریں۔کچھ اور بیان کریں۔

رباعی۔

غافل مشو کہ مرکب مردان مرد را	در سنگلاخ بادیہ پیما بریدہ اند
نومید ہم مباش کہ رندان بادہ نوش	ناگہ بیک خروش بمنزل رسیدہ اند

اللہ بس باقی ہوس۔اگر در خانہ کس است یک حرف بس است والسلام فقط
مرد آزاد و سالک مسلک سیا ذشادی خفی عنہ

۲۷۶

دوست روحانی سید عبد العلی صاحب حقانی

کل میں سرونگر گیا تھا۔گرمی سے ڈر کر شہر سے بھاگا۔مگر نعوذ باللہ جنگل میں بھی گرمی نے پیچھا نہ چھوڑا۔معلوم ہوتا تھا کہ آگ برس رہی ہے ع۔

وقنا ربنا عذاب النار

آخر پہر مکان واپس ہوا۔ناحق رجعت قہقری ہوئی۔بخدا چار پہر ایسے گذرے جیسے تنور کے پاس نان بائی رہتا ہے۔

معاذ اللہ۔ خیر میرے واپس ہونے ہی آدمی نے آپکا خط دیا جیب اللہ ذکا کا قطعہ پہونچا۔ بار بار اسکو پڑہا۔ اور نہایت محظوظ ہوا۔ واقعی ایک ایک مصرع موتیون مین تولنے کا ہے۔ اے سبحان اللہ کیا خداداد طبیعت پائی تھی۔ واقعی شاعر انکو کہتے ہین نہ کہ ہمارے سے لوگ کہ کچہ طبیعت موزون ہوئی اور شاعرون مین نام لکھوانے چلے یہ بھی کوئی بات ہے۔ شاعری دادا کی میراث نہین۔ کہ وارث بنکر بیٹھہ جائین۔ واللہ یقین جانو کہ مین نے جتنے بار پڑہا جہومتا گیا۔ اور وجد کرتا رہا۔ یہ دو شعر آخر کے کس غضب کے ہین۔

یہ ہے دریافت کہ کیا امین ہین یہ بھی حرکات	جسکو ہم غمزہ و انداز و ادا کہتے ہین
یا ترے تپلے ہین کافور کے بھولے بھالے	رات دن صل علیٰ صل علیٰ کہتے ہین

اہو ہو ہو کیا بے مثل شعر ہین۔ سالم قطعہ ایک دیوان کے مقابل ہے۔ ہان صاحب آپ نے تو وعدہ پورا کیا۔ مگر مین حیران ہون کہ مین وعدہ کیونکر وفا کرون۔ کیونکہ آپکے **نانا صاحب** کے دو تین قطعے لکھے ہوے ہین۔ ازانجملہ کونسا قطعہ آپکی پسند اور مرغوب ہے۔ اسکا علم مجھے کیونکر ہوگا۔ اسلئے جسروز آپ آئینگے وہ قطعے دکہاؤنگا جو آپ پسند کرینگے پارسل کر دونگا فقط

جناب **شاد عفی عنہ**

۲۷۷

مہربان من سید عبد العلی صاحب حقانی

ٹہیک ساڑھے پانچ بجے سیر و تفریح کے لئے حسب عادت **صارم جنگ** بہادر کے

باغ کے مغربی سمت پیادہ پا آیا تھا۔ تھوڑی دیر وہاں سستایا۔ آپکا ذکرِ خیر رہا۔ حسن اعلی نے بھی بہت دیر تک آپکو یاد کیا کئے۔ وہان سے جب لوٹا وہ خورشید خاور مغرب کی طرف رخ کیا۔ اسوقت آپکا آدمی محمد حسین پہونچا اور لفافہ دیا۔ یادش بخیر لکھکے لفافہ دیا اور بیان کیا۔ مکتوب کیا تھا مضامین بوقلمون کا گلدستہ تھا۔ باغبان قدرت کے قربان جائے۔ کیسے کیسے چیزین اپنے بندون کے لئے پیدا کی ہین۔ آپکے بھیجے ہوے پھولون کے نمرت اپنے گلے مین ڈالنے کے قابل ہین۔ بلکہ کسی گلبدن کے زیب تن کرکے مسرت مین اسکے باغ حسن کے مزے لوٹنے کے لایق ہین۔

ہان صاحب آپکے آدمی سے مین نے پوچھا کہ صرف پھول ہی لے آئے یا کوئی مالن بھی ساتھ ہے۔ منکے چپ ہو رہا۔ جواب ندارد۔ بہرحال میرا دل آپنے گل گل شگفتہ کیا۔ خداوند عالم آپکو پھولا پھلا رکھے۔

کل مجلس کا دن ہے صبح مین بلدہ آؤنگا۔ وہان سے چار بجے سرورنگر آؤنگا۔ اگر آپ بھی ٹھیک چار بجے   کی ڈیوڑھی مین آئین تو بوقت برخاست آپ ہم ملکر چہمی گوئیان کرتے ہوے چلین۔ چونکہ آپنے کل کے روز آنیکا وعدہ کیا ہے لہذا مین نے زحمت دی۔ اگر تکلیف نہو تو آئے۔ ورنہ پھر کسی روز ۔۔۔

ارشاد طرم نہ بار خاطر۔

مومن خان کے ترجیع بند کے تتبع مین ایک غزل مین نے لکھی ہے جو منسلک ہذا ہے۔ اگرچہ میرے اور آپ کے اتحاد ہے۔ مگر میرے کلام کو آپ دشمن کی نظر سے دیکھئے

کوئی شعر پسند آئے تو داد طلب ہون۔ ورنہ اگر سکوت کروگے تو یہ شعر کہنا لازم آئیگا ۔

	صائب دو چیز می شکند قدر شعر را تحسین ہیچ فہم و سکوت سخن شناس	

راجہ مرلی منوہر بہادر کی دختر نیک اختر کے انتقال کی کیفیت سنکر نہایت رنج ہوا۔ افسوس ع ۔

	این ماتم سخت است کہ گویند جوان مرد	

خدا حافظ باقی عند الملاقات فقط

شاد عفی عنہ

مہربان سید عبد العلی صاحب حقانی

لیجئے حکیم منور الدین صاحب بھی آتے ہین۔ ڈاکٹر صاحب کی ضرورت نہین۔ یونانی علاج بہت ہی باقاعدہ علاج ہے۔ مگر آجکل چونکہ ڈاکٹری ادویات نہایت سریع التاثیر ہین اور فوراً اپنا عمل دکھاتی ہین اسلئے عقیدہ نہین آتا۔ اس مرض مین مین بھی مبتلا تہا۔ مگر جب سے اس فن شریف کے سیکھنے کی طرف طبیعت مائل ہوئی ہی اور کچھ دیکھ رہا ہون بفضلہ اس مرض سے صحت ہوئی ع ۔

	خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم	

شفا اللہ کے ہاتھ ہے فقط

شاد عفی عنہ

مہربان من سید عبد العلی صاحب حقانی

قارورہ دیکھا۔ ابھی حدت باقی ہے۔ شربت آج صبح کے نسخہ مین شریک کیا۔
ناتوانی ضرور رہو گی کیون نہو بفضلہ آپ کے قویٰ ہمیشہ سے ایسے ہین کہ للہ ہو رکا
مقابلہ کرین۔ زیادہ اصرف کا باعث ہے بجانت نصیب اعدا۔
سخی ایسے ایسے مانگے دینے کو موجود۔ یہ سخاوت نہین گھرلٹانا ہے۔ ناتوانی کا
خیال نہ کیجیے۔ یقین ہے کہ خدا نے چاہا تو آج بخار نہ آئے اور آئے بھی تو خفیف۔
ناتوانی کے لئے۔ سرخ تیرین انار کسیوقت دیں مین دانہ استعمال کیجئے۔ تو مضائقہ نہین
پرسون کی کیفیت انشاء اللہ تعالیٰ بالمشافہ کہونگا اللّٰھم خیرالنا وشرلا عدائنا۔
سب خدا کا فضل ہے۔

کیا بھوانی پرشاد کل آئے تھے شب مین آپکا ذکر خیر بہت دیر تک رہا۔ اللہ تعالیٰ
جلد شفا بخشے۔ برخوردار کو شب مین پھر کسیقدر خفیف سا بخار آگیا تھا۔ اب اللہ کا
فضل ہی۔ باقی عند التلاقی۔

ف۔ قارورہ سے یہ بات بھی معلوم ہوتی تھی کہ جگر کا فعل شب مین برابر
نہین ہوا ہے
اگر یہ صحیح ہے تو اطلاع دیجیئے۔ اسکی رعایت بھی خاص طور پر رکھی جائے گی
والسلام فقط
شاد عفی عنہ

۲۸ میرے دوست سید عبدالعلی صاحب حقانی

مین نے صرف آپکو اطلاع دی تھی - اس سے ہرگز میرا مقصود یہ نہ تھا کہ آپ پریشان ہوکر مولانا کو اور مولوی صاحب کو زحمت بیجا دین -

کیا آپ یہ سمجھتے ہین کہ مین گھبرایا ہوا ہون - ارے توبہ توبہ - چوبیس برس کی عمر مین دفعۃً میرے نانا کا سایہ سر پر سے اٹھ گیا - اور اسکے ساتھ ہی انواع واقسام کے مصائب اور آفتہائے آسمانی نے دہا وا کیا - اُسوقت تو رمق برابر لغزش نہین ہوئی - کیا اب چھتیس برس کی عمر مین ذراسی بات پر گھبرا جاونگا - خدا نکرے - واللہ باللہ مجھے ذراسی بھی فکر نہین ہے - اگر مین یون کہون کہ دنیا دار نہین ہون تو آپ جھوٹ کہین گے - کیونکہ تمام دنیوی سامان موجود ہین پھر دنیا دار نہین کہنا دعوائے باطل ہے - مگر خدا آگاہ ہے کہ صرف مالک کی عنایت کیوجہ سے اور پانچ سات بچے ہین جنکی قسمت کو اللہ نے آصف کی غمخواری کیلئے مقسوم کیا ہے - ورنہ اگر سچے مسلمان ہو تو میری اس بات کو باور کرو کہ فقیر دل ہون ع -

	من بستہ ام حناے توکل بپاے خویش	

اچھی تو بات ہے کہ دنیا کے تعلقات کم ہوجائین اور کچھ خدا کی بھی بندگی کرین - ورنہ ایک دن کوچ ہوجائیگا - اور دل کی حسرت رہجائیگی -

آنہم رفت وانیم رفت جسوقت یہ خبر پہونچی اُسیوقت ایک رباعی فی البدیہ ہوئی - الحمد للہ علی کل حال -

	رباعی	

کیا شکر خدا ادا ہو مجھ سے اب شاد	شاد	جو دل کی تھی فریاد ملی اُسکی داد
چھوڑا دنیا نے ہمکو ہمنے اسکو		پہلے قیدی تھے ہوگئے اب آزاد

اب آپ مولانا کو اور مولوی صاحب کو تکلیف نہ دیجئے مشیت کے آگے سب دم بخود ہین۔ لا تتحرک ذرۃ الا باذن اللہ۔ یہ اقتضائے بشریت ہے کہ اسپر بھروسا نہین ہوتا اور دوسرے اسباب کو ذرایع قضاے حاجات سمجھتے ہین خس کم جہان پاک چلو اچھا ہوا۔

نے غم دزد نے غم کالا

الحمد للہ والمنہ کہ مین اپنے خدا پر بھروسا کرتا ہون۔ مگر افسوس یہ ہے کہ حریف نامرد ہے غیر جب بھی مجھے پروا نہین ہے

نیست از موج حوادث ہیچ خس پروا مرا
جنبشِ گہوارہ باشد موجۂ دریا مرا

بچے کو بخار پھر آگیا ہے دعا کیجیے کہ اللہ تعالیٰ بچون کو سلامت اور با عافیت رکھے
باقی والسلام۔ مولوی صاحب کو سلام و نیاز کہنا فقط
شاد عفی عنہ

٢٨١

میرے دوست سید عبد العلی صاحب حقانی

مبارک۔ مبارک۔ کیا مبارک بیٹی کا بیاہ۔ نئی نویلی دلہن کو نوشاہ۔ نوشہ کو عروس سے چاہ۔ میان بی بی کا باہمی بناہ۔ براتیون کو بطے اور قاہ قاہ۔

ایجاب وقبول کے لئے دو گواہ آپکو منصب وجاہ ۔ ہمکو ہماری تلوار اور ہمارا بادشاہ موجود دنکو کلمۂ لا الٰہ الا اللہ ۔ لیجئے شب کو وعدہ کیا تھا کہ شادی کی تاریخین کہونگا ۔ تا بڑتوڑ تین تاریخین لکھ بھیجتا ہون ۔ پہلی تاریخ مین اگرچہ ایک کی کمی ہے لیکن چونکہ دل **شاد** سے یہ تاریخ نکلی ہے لہذا عدد پورے ہوگئے ۔ یہ تو شادی کی تاریخین ہوگئین اب لیجئے آپ کے **نواسے** کی تاریخ ایک سال پہلے ہی کہدی ۔ انشاءاللہ تعالےٰ یہ مادۂ تاریخ کبھی خالی نہ جائیگا ۔ **بعون اللہ کرمہ**

تاریخ شادی

جو دخترِ بدر دے زرین کمر کو ۔ دولہن جو تھی کی فضل حق نے بنایا
دلِ **شاد** سے مین نے لکھی یہ تاریخ ۔ یہ شادی چڑھے بیل منڈوے خدایا

ایضاً

دولہن آئی دولہا کے گہر مین جو آج ۔ بصد جلوۂ شوخ و حُسنِ مبین
تم اسے **شاد** ہجری مین تاریخ طوسے ۔ لکھو کتخدائی زہرہ جبین

تاریخ عقد

بہارستان کا عالم ہے دکن مین ۔ ملا لیلائے گل سے قیس بلبل
مبارک سال ہجری عقد کا **شاد** ۔ لکھو یون ۔ عقد خوانی باتجمل

مادہ تاریخ پیشگی

شاد نے دل سے لکھی یہ تاریخ ۔ پسر اول فضل حق سے ہے
۱۸ ۱۳

بازگشت کی دھوم دھام دیکھنے کے لئے آنکھیں منتظر ہین۔کیا تصویرین لی گئین۔

خدا حافظ۔شاد رہو فقط

شاد عفی عنہ

۲۸۲

مائی ڈیر دیوان دولت رام صاحب

ایک مدت کے بعد آپکا خط پہونچا۔مجھے تو یقین کامل ہوگیا تھا کہ آپ اپنی یاد اور محبت کو حیدرآباد اسٹیشن کے پلیٹ فارم پر ہی چھوڑکر خیرباد کہہ گئے۔مگر آپکو کہان چھوڑتے ہین۔آپکی یاد اور محبت دل کے ساتھ اسطرح مثل شیر و شکر ہے جیسے خمار مل مین۔رنگ و بو گل مین۔بہرحال مین نہایت خوش ہوا کہ آپ خیریت سے ہین۔ مین اسوقت تک ہزہائنیس مہاراجہ صاحب کے اخلاق اور آپ صاحبون کے اتحاد کو جب یاد کرتا ہون تو لطف صحبت تازہ ہوجاتا ہے۔

یقین ہے کہ مہاراجہ صاحب ممدوح الشان بہت خیریت سے ہونگے۔میری جانب سے جناب مہاراجہ صاحب ممدوح کی خدمت مین سلام کا ہدیہ پیش کردیجئے۔

حکیم صاحب اگر حیدرآباد آئینگے تو انشاء اللہ تعالی مین ضرور بالضرور آپکی حسب خواہش انسے ملاقات کرونگا۔گاہے ماہے خط و کتابت سے دلشاد کیا کیجئے کہ المکتوب نصف الملاقات مشہور ہے۔ع۔

ای وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

شاد عفی عنہ

۲۸۴ جناب محمد امام الدین صاحب

مزاج شریف ۔ ایک زمانہ دراز کے بعد مین آپکو خط لکہہ رہا ہون ۔ یقین ہے کہ آپکو
ضرور شکایت ہوگی ۔ اور آپکو گنجایش شکوہ سنجی بھی ہے ۔ کہ یا تو وہ روزانہ ملاقات
یا یہ فراق کہ برسون سلامے نہ پیامے ۔ اسکے دو وجوہ ہین ۔ ایک تو یہ کہ اسباب
کچہ ایسے درپیش آتے رہے کہ مین خود آپکو بہول گیا ۔ دوسرے جب کبھی آپ یاد آئے
میری ندامت ٹہلہ لگا کے روبرو کہڑی ہوگئی ۔ اس پس وپیش مین قدم آگے نہ بڑہا ۔ اور
سخت انفعال ہوا ۔ آپکا خط جو **محمد علی صاحب** کے نام آیا تہا جسمین مرسلہ
ابریون کے ذریعہ سے آپ نے مجھے یاد کیا ہے اُس سے میری ندامت دور ہوگئی
اب ندامت دور ہوئی ۔ یاد قریب ۔ آب آمد تیمم برخاست ۔ اسلئے مین آپکو خط لکہہ رہا ہون
یقین ہے کہ میری اس رام کہانی سُننے کے بعد اب آپ بھی میری عدم تحریر کا گلا نہ کرینگے
یقین ہے کہ آپ خیریت سے ہونگے ۔ ابریون کا بنانا مجھے کہان سے آتا ۔ اور
فی الجملہ خط میرا جو صاف ہوا ہے ایسا کہان صاف ہوسکتا ۔ جبتک آپکی فیض بخشی نہوتی
پہلے مین آپکی دلی توجہ کا شکر گزار ہون ۔ اور بعد اپنی مشق اور دوسرے اُستادون کا
جنکی صحبت سے بمصداق ع ۔

متاع نیک ہر دوکان کہ باشد

فیض پایا ۔ دو سال سے مشق خط تو مکمل ترک ۔ مگر اب ارادہ ہے کہ کسی کتاب کو
نقل کرون ۔ البتہ ابریون کا شوق باقی ہے ۔ کیا یہ ممکن ہے کہ کبھی کبھی ہفتہ عشرہ مین

آپ مجھ سے ملین اور شغل نہی صرف یہی کافی ہے ؎

	خوشا وقتے و خورم روزگارے کہ یارے برخورد از وصل یارے	.

شاد عفی عنہ ۲۴۸

محب صادق غلام محبوب خان صاحب

درحقیقت راجہ نانک پرشاد کی بیوقت موت نے دل کے ساتھ وہ کام کیا۔ جو خزان گلستان کے ساتھ کرتی ہے ع ۔

	زین ماتم سخت است کہ گویند جوان مرد	

وہ لوگ واقعی اچھے رہے جو دنیا کو ترک کر کے خدا کے کہلائے - اور خدا ہی کو ڈھونڈھا - اور اسکو پایا - جو رو بچون سے دل نہین لگایا -

یہ لڑکا ایسا خلیق اور لائق تہا کہ مین کچھ کہہ نہین سکتا مگر افسوس ہے کہ صحبت اچھی نہین پائی - آخر تلخی کے ساتھہ اپنی جان شیرین گنوائی - اگرچہ میرے سامنے کا لڑکا تہا - مگر قرابت اور رشتے مین میرا ماموں ہوتا تہا -

آپکا کہنا بالکل صحیح ہی کہ صبر کرنا چاہئے - مگر حضرت دل بھی تو مانے - یہ تو ہماری ماتی ہین نہ جیتی - انکی ہٹ انکی ضد انکی عداوت - انکی محبت دنیا سے نرالی ہے ؎

غالب	جو دل قابو مین ہو تو کوئی رسوای جہان کیون ہو قلق کیون ہو الم کیون ہو ستم کیون ہو فغان کیون ہو	

دل کے ہاتھوں بے بسی ہے۔ ہم نہیں روتے۔ جانے والے کی محبت
رُلاتی ہے۔ کریں تو کیا کریں۔ کچھ کرتے دھرتے بن نہیں پڑتی۔ اس بیچارے کی
دکھیا **ماں** کی آہ و زاری سینہ کوبی اور بیقراری دیکھکر کلیجا شق ہوا جاتا ہے۔
اللہ تو ایسا غم کسی دوست کو نصیب نکرے بلکہ ساتوین دشمن کو بھی نہ دے۔
آپ اچھے آسانی سے چھوٹے۔ نہ لون لگا نہ پھٹکری۔ از دنیاے دنی دست کشیدہ کی
دیا نے توکل دراز کر دی۔ چلو چھٹی پائی۔ اللہ اللہ خیر صلاح۔

ف۔ ہان آپنے لکھا تھا کہ دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ آتشِ دنیا اور نارِ دوزخ سے
بچاے۔ مین بھی آمین کہتا ہون۔ مگر مین دل سے یہ دعا کرتا ہون کہ خدا اپنا دیدار نصیب
کرے۔ **دوزخ اور بہشت** زاہدان خشک کے لئے چھوڑ دیجئے۔ ہمتو انشاء اللہ تعالیٰ
یہ کہتے ہوے ع

قدسی	روز قیامت ہر کسے در دست گیرد نامہ من نیز حاضر می شوم تصویر جانان در بغل	

داخل خلد علیین ہونگے۔ اللہ بس باقی ہوس۔

جناب یہ کہئے کہ اب آپکو کس نام سے پکارین اور لکھین۔ اب تو آپکی کایا پلٹ
ہوگئی۔ کیا وہی نام رہیگا۔ یا کایا کے ساتھ نام بھی بدل دیا گیا۔ ہونا تو ایسا ہی
چاہئے فقط

شاد عفی عنہ

۲۸۵ مہربان من نارائن داس صاحب

دو شیشے شربت صندل کے پہونچے۔ مشکور ہوا۔ فوراً تھوڑا سا استعمال کیا۔ ماشاء اللہ نہایت خوش ذائقہ پایا۔ شیرین کام ہوا۔ بوسے خوش سے دل و دماغ کو فرحت حاصل ہوئی۔ کیون نہو۔ اسکے خواص بھی عجیب و غریب ہین۔ اس موسم گرما مین مجھ ایسے صفراوی مزاج کے لیے اس سے بڑھکر کوئی تبرید نہین ہوسکتی۔ جہان ایک دو گھونٹ پیے تسکین ہوگئی۔ بہتر تبرید ہے۔ طرفہ یہ کہ محرم مین شربت کا پلانا بھی ثواب داخل ہی۔ آپنے اجر حاصل کیا۔ اور میرا دل ٹھنڈا ہوا۔ حضرت امام حسینؑ آپکو بھی شیرین کام رکھین ۔

مثل صندل کے رہین آپ معطر دایم	شاد	اور مصری کی طرح رکھے خدا شیرین کام

شاد عفی عنہ

۲۸۶ سوامی ہری پرشاد جی

آپکا خط پہونچا۔ اسکے مختلف مضامین سے آپکے خیال کا پورا پورا ثبوت ملتا ہی جو میری نسبت اسوقت تک آپکے دل مین ہی۔

خیر مجھے آپکے اس اظہار سے بھی کچھ افسوس نہین ہوا کہ بے سبب آپکو مجھ سے کیون عداوت ہوگئی۔ بقول شخصے نہ مین آپکے لینے مین نہ دینے مین۔ مگر سخت افسوس اس امر کا ہی کہ آپکے دل صفا منزل مین (نفاق) نے کیونکر جگہ پیدا کی۔ آپکی شان تو اس بات کی مقتضی نہونی چاہئی تھی۔ اور فقیری دراصل ہی بھی یہی کہ ۔

صاف چون آئینہ می باید شدن با نیک و بد
ہیچ چیز از ہیچ کس در دل نمی باید گذاشت

اب رہا آپنے حضرت چنداشاہ صاحب پر جو حملہ کیا ہے اس سے صاف اِس بات کا اظہار ہوتا ہے ؎

خوشتر آن باشد کہ سِرِّ دلبران
گفتہ آید در حدیثِ دیگران

چونکہ یہ غیبت ہے اسلئے مجھے اسکے جواب دینے کی ضرورت نہ تھی۔ حشر مین اس غیبت کا خود ہی فیصلہ ہو جائیگا جو کریگا وہ اپنی آپ پائیگا۔ مین **قاضی** نہین کہ فیصلہ چکا ؤن۔

مگر چونکہ آپنے شاہ صاحب پر میرا مرشد مخاطب کر کے حملہ کیا ہے اور اس حملہ مین انکی فقیری پر اس بات کا دہبا لگا یا ہے کہ وہ تین عورتین عقد مین لائے ہیں درست ہے درحقیقت انکو مین اپنا مرشد سمجھتا ہون۔ مین آپ سے سوال کرتا ہون کہ کیا عقد نہ ہی حرام اور حرام حلال ہے۔

واللہ مین نے بھی ایسا ہی سُنا ہی کہ چنداشاہ صاحب ممنوعات شرعی سے اجتناب فرماتے ہین۔ نعوذ باللہ۔ بقول آپکے بہت بُرا کرتے ہین۔

ف۔ نظام الدین اولیا اور گرو نانک صاحب وغیرہ وغیرہ
ان بزرگون سے آپ نے جو اپنے کو نسبت دی ہے۔ اگرچہ آپکے لئے بڑی بات ہو مگر

اتنی سی جان گز بہر کی زبان ۔ بے ادبی معاف ؎

شاد	نہ کرو دعوے تو ہر گز ہمسری کا کہان ذرہ کہان خورشید تابان	

اسلام کے احکام سے نہ آپ واقف ہین نہ ہین ۔ پہرنا حق دخل در معقولات

یعنے چہ ۔

اب تو بحث اسپر ہے کہ جنکو دعوی تارک الدنیا ہونے کا ہے اور جو اپنے کو مجرد اور متوکل سمجہتے ہین یا سنیاسی یا اواسی ہونے کا دعوی کرتے ہین وہ کیون اسکے مصداق بنے جاتے ہین ؎

	تشنہ چشمان را بنعمت سیر کردن مشکل است دشت گر دریا سود ریگ روان سیراب نیست	

ف ۲ ۔ آپنے آخر مین اس بات کابہی دعوے کیا ہے کہ آپکی دعا نے مجہے پشیکاری دلائی بجا ارشاد ہوا ع ۔

	این کار از تو آید و مردان چنین کنند	

آپکے اس سراسر سچے دعوے کو تسلیم بہی کیا جاے تو افسوس ہے کہ اپنے کئے ہوے کی بہی آپکو لاج نہین ہم دنیا دار جب کسیکو اپنا کہہ دیتے ہین تو اسکو ہرطرح بناہ دیتے ہین مگر توبہ توبہ آپکی عجب ہمدردی ہے کہ اپنی دعا سے پشیکاری بہی دلاتے ہین ۔ اور پہر بددعا دینے کے لئے میدان مین خم ٹہوک کر تیار بہی ہو جاتے ہین ۔

واہ سوامی جی واہ ماشاء اللہ ع۔

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

یہ گیدڑ بھپکیاں کسی اور کو دیجئے۔ اور جو کچھ جی مین آئے کیجئے بقول سعدی ؎

توانم اینکہ نیازارم اندرون کسے
حسود را چہ کنم کو زخود برنج دراست

خیر۔ اب اس خط کو اسقدر لکھکر ورجبا کر ختم کرتا ہون ؎

اے ناخدا زمصلحت ما بشوے دست • ما با خداے خویش بکشتی نشستہ ایم

شاد عفی عنہ

۲۰۷ منشی محمد حسن اعلی رضوی

مولانا فضل الرحمن صاحب قبلہ کا حال مفصل آپکے خط سے ظاہر ہوا۔ کیا کہنا حضرت کی ذات بابرکات ہم گنہگارون کے لئے وسیلہ بخشایش ہی مصداق ع۔

بدان را بہ نیکان ببخشد کریم

حضرت کے خوارق عادات آپ ہی اپنی نظیر ہین ؎

خاصانِ خدا خدا نباشند
لیکن زخدا جدا نباشند

اسمین شک نہین کہ حضرت کی عنایت مجھپر بہت ہے اگرچہ مین نے کبھی زیارت

نہین کی مگر دل سے مین شیدا ہون - وہ اہل باطن ہین کیونکر نہ میرے دل کی بات اپر ظاہر ہوگی - قلب سے قلب کو راہ ہے - انشاء اللہ تعالی مجھے امید ہے کہ حضرت نے جو جو دعاے خیر میرے لئے کی ہین وہ سب مستجاب ہونگی - ایسے بزرگان دین کا وجود صرف باعث ترقی اسلام ہی نہین ہے - بلکہ باعث ہدایت گمرہان ضلالت ہے - مذہب ایک تعین ہے - اللہ والے لوگون پر اگرچہ شرع کے پابند بنا فرض عین و عین فرض ہے مگر جادۂ حقیقت مین جب قدم دھرتے ہین تو بادۂ الست بر کے نشہ مین جھوم جھوم کر یہ کہتے ہین ؎

	کفر کافر را و دین دیندار را ذرۂ درد دل عطار را	

آواز اللہ اکبر - صداے ناقوس و جرس - نور کعبہ و صومعہ - جلوۂ بتکدہ - دونون ایک ہین - اگر در حقیقت پوچھو تو دونون ایک ہی مکین کے مکان ہین - سب جگہ اسیکا جلوہ عیان ہے - وگرنہ بقول شاد ؎

	جہان جاؤ وہان پتھر پڑے ہین حقیقت کھل گئی دیر و حرم کی	

مین تو عالم طفلی سے بزرگان دین کا عاشق ہون سبب مجھے ہنسی آتی ہے کہ بعض خارج العقل ہند و جو میرے ہمقوم ہین وہ میرے عقائد کو دیکھکر مجھے ہندون مین کافر سمجھتے ہین - اور بعض مدعی خرد مسلمان گلے مین زنار اور ظاہر پرستی کے لحاظ سے

مجھے مشرک کہتے ہین - لاحول ولا قوۃ سچ پوچھو تو یہ دونون متعصب ہین اگر بقول اہل اسلام کے مین ہندو ہونے کے باعث سے مشرک ہون تو دالغلط) کیونکہ ہندوسنکے مذہب مین جو کتاب آسمانی و مدیانی جاتی ہے اسکو کوئی دیکھے کہ حق پرستی کے کیا کیا جلوے بھرے ہوسے ہین سچ پوچھو تو توحید اصل ہندون کا ایمان ہے - ان بت پرستون نے لبخت ہندونکو بدنام کر دیا - بقول **غالب** ؎

خواہش کو احمقون نے پرستش دیا قرار
کیا پوجتا ہون اُس بت بیدادگر کو مین

مشرک تو اسیکو کہین گے کہ جو کسی اور کو خدا کا شریک سمجھے - استغفر اللہ ہم اور کسیکو خدا کا شریک سمجھین - انہونی بات ہے - سَوَادُ الوُجہ فی الدارین جو ایسا خیال کرے - توحید تو میرا ایمان ہی صلح کل میرا مذہب ہی ؎

اے **شاد** نہ کافر ہم نہ مومن
صوفی صمنیم و بے ریا ئیم

مین نے تو سواے حق پرستی کے اور کوئی بات نہین سیکھی و رہ سکھون گا پھر مجھے اہل اسلام کیون مشرک کہتے ہین - حیران ہون - ان سے کوئی یہ پوچھے کہ شرک کے صرف کیا یہی معنی ہین کہ بت کو پوجین تو مشرک کہلائین - نہین نہین - بہت نازک بات ہے -

مَنْ عَرَفَ اللہ لا یقول اللہ - اب اور کیا کہون سمجھ جاؤ - زیادہ کہون تو لیں

شریعت کی پولیس نے منصور کو دار پر کھینچدیا تو بھلا مجھ بیچارے کی کیا بساط ہے۔ فہم من فہم کوئی کچھ سمجھے۔ جیسا جو جی چاہے وہ سمجھے۔ آمنہ اسمجھا کرو۔ مگر ہمکو اپنے کام سے کام ہے۔ ہمارا عقیدہ ہمکو بخشوا ئیگا۔ نہ جنت انکی ملک ہے نہ دوزخ انکے توے سلگانے کی انگیٹھی ہے۔ جسکے جی مین جو آے کہہ لے۔ ہمارا ان باتونسے تو دور ہی سے سلام۔ مگر جسکے قلوب آئینہ جہان نما ہین وہ خوب جانتے ہین کہ مشرک ہین کہ نہین۔ اب رہا ہندو جو کہتے ہین وہ بھی کچھ کم و بیش ایسے طریقہ کے متعلق کچھ مجھے خواہ مخواہ مطعون کرتے ہین۔ کرین۔ پہکو نگا تو یہی کہونگا ؎

	کفر کافر را و دین دیندار را ذرۂ دردِ دل عطار را	

باقی عند الملاقات فقط
شاد عفی عنہ

۲۰۸

حبیب لبیب اجودہیا پرشاد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ

	قلم اور سیف دونون کے دہنی ہین اِنہین دو نعمتون سے ہم غنی ہین	

اسوقت چین اور جاپان کی لڑائی کے مزے اُڑا رہا تہا کہ آپکا شقہ اتحاد آمیز پہونچا۔ بغور پڑہا۔ عجب اتفاق کی بات ہے کہ جس اخبار مین چین اور جاپان کے کارہاے نمایان کا حال دیکھ رہا ہون اسی اخبار کے آپ بھی طالب ہین

پسی جواب اخبار روانہ کرتا ہون - دیکھئے اور بغور دیکھئے ہین تو جاپان کی
دری اور بہاستی عقلی ترقی اور جیالے پن کا عاشق ہون - کہان چین - کہان
جاپان بقول شخصے ریگستان مین رائی کا دانہ - مگر واہ رے مائی کے پوت
کیا حملے کئے اور دشمن کو کہان کہان زکون پر زک دی - دشمن نے منہ چڑہتی
نہ کی کہائی - جنگ بھی کیا مزے کی چیز ہے - لڑائی کے نام پر میرا خون رگ و پے
ن تیزی کے ساتھہ دوڑتا ہے - ہونا تعجب اور باعث نفرین ہے - کیونکہ ہماری
م کی قوم سپاہ - تلوار کے دہنی - ہم ہی لوگ کہلاتے ہین - ہمارا لوہا سبھون نے
نا ہے - **راجپوت** ہم ہی کہلاتے مین - راجپوت یعنی راجہ کے پتر **سورج بنسی**
چندر بنسی - سورج بنسی **راجہ رامچندر** ہین - ہم راجہ رامچندر کے بنس سے ہین
ب یہ راجپوت کسی گروہ کا نام ہوگیا ہے - جنہون نے اپنا مسلک ہی جدا قرار دیا
خدائی قدرت کے قربان جائیے - اسکی بھی کیا سرفرازی ہے کہ جرار و کرار فوج کی خدمت
عنایت فرمائی - **وزیر فوج** کی عزت سے سربلند کیا ہیچ ہے کہ خدا شکر خورے کو
شکر دیتا ہے - اور موذی کو ٹکر - ہم نرے اجڈ سپاہی ہی نہین ہین - بلکہ ہر فن مین
مشہور - ہمارا شیر **قلم** - سیف میدان فتح کا **علم** - رگ و پے مین بہادری کا جوش ہے
بس جہان کوئی فوج آراستہ و پیراستہ دیکھی - یا کسی جنگ کی خبر سنی لہو جوش مین
آجاتا ہے - خدا کا شکر ہے کہ ایسے **بادشاہ ذیجاہ** کے ظل عاطفت مین پرورش
پاتے ہین کہ ہر طرح چین ہی چین ہے - خدا حافظ

شاد عفی عنہ

۲۸۹ مہربان من میر فیاض علی صاحب

مین نے سُنا ہو کہ آپ کے پاس بنیابت آبکاری وغیرہ کی چند جائدادین تقرر طلب ہین - اسلئے مین اپنے ایک عزیز مسمی سید عباس علی کو آپکے پاس روانہ کرتا ہون - یہ چار سال تک صدر محاسبی مین کار آموز رہے اور لیاقت نامہ بھی حاصل کیا - جو کام انکو دیا جاے اسکو بخوبی انجام دینگے - سررشتہ آبکاری مین جو جائداد خالی ہوا سپر اگر انکا تقرر کیا جاے تو موجب میری خوشنودی کا ہے یہ ضلع جانے پر راضی ہین فقط

شاد عفی عنہ

---

۲۹۰ مہربان من میر فیاض علی صاحب

کہئے آپ دورہ سے کس روز آئے - اور اب مزاج کیسا ہی - پاندان کے انتظار مین چشم براہ ہون شبنم کے کام پر تو اوس پڑگئی - خیر سیدہا سادا ہی سہی ایک مہینے کے پانچ مہینے ہو گئے -

رباعی

وعدہ ہے روز کل کا قیامت کی بات ہے
فردا ے حشر ہے کہ جدائی کی رات ہے
یہ تو مثل ہے ایسی مرے دوست شاد باش
عاشق کی شاخ آہو ہے جیسے برات ہے

شاد

شاد عفی عنہ

---

۲۹۱ سید حسین علی صاحب سید

جانشگاہ - پہلی جون ۱۸۹۵ء روز پنجشنبہ جسوقت مین ہوا خوری کے لئے گاڑی
سوار ہوکر جارہا تھا آپکا خط پہونچا - قہوہ دہنیا کی چار کشتیان ارمغان پہونچنے کا
ذکر تھا - اسکے موافق مین نے سرسری طور سے آپکے آدمی کو کہا - کہ میرے آنے تک
ڈیوڑہی پر لیکر حاضر رہو - اور ہوا خوری کے لئے چلا گیا - جب وہان سے واپس آیا
اور آپکے آدمی سے دریافت کیا - کہ قہوہ کی کشتیان کہان ہین - بیچارہ ہکا بکا ہو کر
کھڑا ہو گیا - سراسیمہ عرق آلود بُت بنگیا - مجھے اسکی حالت دیکھکر خود حیرت ہوئی
سمجھہ گیا - کہ یہ خط آپ نے اُسوقت لکھا ہوگا - جب پینک کی دہن مین غین ہو گئے
اور چنیا بیگم سر پر سوار تھین - لکھہ تو دیا - مگر بھیجنا فراموش - ماشاءاللہ از خود فراموشی
اس نشہ کی بدولت ہوجاتی ہی ہے کشتیون کا بھیجنا بھولجانا - کوئی بڑی بات نہین
کیون سچ کہئے کیسی پتے کی کہی ع -

	ہاتھہ دے اُستاد کیون کیسی کہی	

خیر آپکے ارمغان کا شکریہ - جو لکھا وہ پھر واپس لیتا ہون - عطاے تو بہ لقاے تو
بخشیدم - اچھے رہو - مگر اس بڑہاپے مین ہمسے یہ چکلے بازی - واللہ ہمپر نہ سہی
آپ پر تو بیتی ضرور ہوئی - آپکی اکثر باتین **فسانہ آزاد** کے کھوسٹ شوہر سے ملتی جلتی
ہین - مگر فرق یہی ہے کہ اُسکی بیوی نوخیز و نوخواستہ پری جسم - برق دم تھی - اور
آپکی بیوی خدا بخشے آپسے زیادہ بزرگوار معلوم ہوتی ہین - بگڑنا نہین - آج نہین
کل ضرور بخشیگا - دوستونکی دعا مانگی قبول ہوجاتی ہے -

اس فراموشی کا جب خیال آتا ہے بے اختیار ہنسی آتی ہے۔ لوٹن کیوتر بنجاتا ہون۔ اور یہ کہا کرتا ہون ؎

	ہم بیخودی کے نشہ مین بیہوش ہو گئے کچہ ایسے ہو گئے کہ فراموش ہو گئے	شاد

خدا زندہ رکھے۔ وہ گھڑی الگی تو ضرور ہوئی فقط

ارمغان عثمانی کا شکرگزار شاد عفی عنہٗ

۲۹۲

اخلاص آثار بشن سروپ صاحب

آپ کے دو تا قطعہ عرایض مع کتاب واگھورو نامہ ایسے وقت پہونچے کہ مین بسبب علالت مزاج برخوردار راجہ چیندا پرشاد سخت متردد تہا بیماری نے ایسی ترقی پائی کہ برخوردار نے ۱۵ ذیحجہ ۱۳۱۷ھ کو جان بحق تسلیم کی۔ بذریعہ اخبارات وغیرہ آپکو غالباً اس واقعہ جانکاہ وحادثہ جانگزا کا علم ہوا ہوگا اُسکے بعد سے آجتک اُس کتاب کے دیکہنے کا اتفاق نہین ہوا۔ چونکہ آپ نے اپنے عرایض مین یہ لکہا کہ سوائے اس کاپی کے اور کوئی کاپی نہین ہے لہذا اصل کتاب موصولہ بدین غرض واپس ہے کہ اگر ممکن ہو تو اسکی نقل روانہ کیجئے فرصت سے دیکہکر روانہ کرونگا۔ اور اُسوقت اسکے طبع یا عدم طبع کی نسبت اپنا خیال ظاہر کرونگا فقط

شاد عفی عنہٗ

۲۹۳

مہربان رائے کنور پرشاد صاحب

آپکا نامہ تعزیت پہونچا۔ آہا آہا آنسو رُلایا۔ زخم تازہ ہوگیا۔ مین کیا بتاؤن
یسا سانحہ ہوا۔ اور مین کیسا ہون۔ اور کیسی میری گذرے گی۔
سانحہ تو ایسا ہوا کہ میری خاک کا غبار بھی اگر اُڑے گا تو اسکے ہر ذرہ پر داغ نظر
گا۔ مین اچھا ہون زندہ ہون۔ مگر بشکل مردہ ایک جسم بے روح متحرک ہون ع۔

	یکے مردہ شخصم بمردی روان	

گذرنے کے لئے تو ہر بان گذرہی جاتی ہے۔ کوئی مرنے والے کے ساتھ
ڑا ہی مرتا ہے مگر گذرنے گذرنے مین بہی تو فرق ہے۔ ایک خوشی سے گذرنا
سرے رنج سے گذرنا۔ خوشی سے تو دنیا مین گذرنا ہی محال ہے۔ تمام عمر رنج مین
زرتی ہے۔
داغ فرزند خدا کی پناہ۔ یہ وہ داغ ہی کہ ہستی فنا ہوجائے تو ہوجائے مگر روح تک کو
ی اس داغ کا صدمہ رہیگا اسمین شک نہین کہ دنیا گذشتنی ہے اور صبر ہو ہی جاتا ہے
رسے

	دل ہی تو ہے نہ سنگ و خشت درد سے بھر نہ آئے کیون روئین گے ہم ہزار بار کوئی ہمین ستائے کیون	

مرحوم کا نام آپنے چندی پرشاد لکہا ہے دراصل نام چندا پرشاد تہا
ودہوان سال ختم ہونے کو تہا۔ ابھی غنچہ تہا کہ مرجہا گیا۔ ہائے افسوس کیا کہون کہ
ب یاد آتا ہے مجہپر کیا گذرتی ہی۔ اللہ اللہ ۵

بیدل

تا نظر برتمن وضع جہان وا کردیم — ہستئ بود کہ بردیدۂ مینا کردیم
نیمن بوے وفا داشت نہ گل رنگ بقا — حیرت آلودہ بہر رنگ نظر ہا کردیم
آنچہ بیداری ما دام نظر می فہمید — حیرتے بود کہ درخواب تماشا کردیم

بیماری کیا تھی کیا کہوں ۔ مرض الموت تہا ۔ چند ہفتے قبل گہوڑے سے علیحدہ ہوا ۔ کچہ سر مین چوٹ آئی یہی بہانا ہوا ۔ چوٹ بھی خفیف تھی ۔ اسکے بعد ہفتے دو ہفتے تک مزاج بالکل اچہا رہا بعد اسکے بخار آگیا ۔ یہ بخار تا بمرگ جدا نہوا ۔ اخیر مین سرسام ہوگیا ۔ دوا دارو سب کچہ کی مگر کیا ہوتا ہے ۔ چودہوین تاریخ کو مزاج بہت بگڑ گیا ۔ اُس روز سے مین **الوال** چلا گیا ۔ پندرہوین تاریخ ماہ ذیحجہ کی بارہ بجے انتقال ہوا ۔ مین الوال سے **کوہ شریف** آیا اور دو ہفتہ کی رخصت کے لئے سرکار مین عرضی بہیج کر کے **بنارس** روانہ ہوا وہان سے پہرتا پہرتا اب **سرورنگر** مین آیا ہون ۔ کل پانچوین تاریخ **محرم** کی ہے ۔ انشاء اللہ تعالیٰ مکان مین جاونگا ۔ باقی لکہون تو کیا لکہون اور کہون تو کیا کہون بجز اسکے ؎

بیدل

نیست در گلشن اسباب جہان رنگ ثبات — ہمہ از دیدہ ما ہمچو نظر می گذرد
چون نفس خانہ پرستیم نداریم آرام — عمر آسودگی ما بسفر می گذرد

باقی اللہ اللہ خیر صلاح ۔ اللہ بس باقی ہوس ۔ یقین ہے کہ آپکا مزاج خیریت سے ہوگا ۔ بال بچے سب عافیت سے ہونگے فقط

نشانہ بیداد **شاد** **عفی عنہ**

۲۹۴ مہربان غلام دستگیر خانصاحب

کیا خوب ہی یہ اُردوسے اعلیٰ واللہ	ماشاءاللہ وا و ماشاءاللہ
اُردوسے معلی کو ہوا سے نسبت	لاحول ولا قوۃ الاّ باللہ

شاد عفی عنہٗ

۲۹۵ مہربان سید عباس علی صاحب

آپکا مرسلہ اچار نارنج کل ٹہیک دو بجے پہونچا مشکور کیا - اگر جہوٹ نہ سمجھئے اور شاعری نہ خیال کیجیئے تو سچ یہ ہے کہ یہ پہلا بار ہے کہ اچار نارنج اور ایسا خوش ذایقہ مین نے چکہا -

لیمون کا اچار عموماً خوش ذائقہ ہوتا ہے - خواہ وہ کیسا ہی بنے - قدرتی طور پر اسمین ایک خوشگوار ذائقہ ہے - اور اچار کے لئے لیمون روز ازل سے موزون ہے مگر یہ نارنج کا اچار اس سے بڑہا ہوا نہین تو گہٹا ہوا بہی نہین - اور وہ خوبیان اسمین موجود ہین جو لیمون کے اچار مین ہوا کرتی ہین -

سبحان اللہ یہ بہی صفراوی طبیعت کے لئے طرفہ معجون ہے بخصوص مجہ جیسے صفراوی مزاج کے لئے کہ جب دیکہو صفرے کا تہپیڑ پڑا ہوا جبتک **سکنجبین** یا اور کوئی ترش معجون وغیرہ نوش جان نہو طبیعت سنبہلتی ہی نہین -

کیون نہو بات یہ ہے کہ طفلی سے مین شیرینی پسند ہون - بغیر میٹہا دسترخوان پہ ہونیکے نوالہ حلق سے نہین اُترتا -

اگر مسئلہ تناسخ صحیح ہے تو شاید میں ہی کوہکن ہون کہ شیرین جیز پر جان دیتا ہون ؎	

دستارخوان کو ہوئی زینت دوچند آج		بھیجا جو تمنے شاد کو تحفہ اچار کا
ہر دم تمہارے حضرت عباسؓ ہون معین		دائم کرم رہے شہ دُلدُل سوار کا

شاد عفی عنہ

۲۹۶

مہربان تارا پرشاد صاحب

آپکا خط پہونچا مسرور ہوا۔ سامی جی مہاراج نے جو تبرک عنایت فرمایا تھا وہ سونے کے تعویذ مین رکھکر برخوردار رواجہ محبوب پرشاد طالعمرہٗ کے گلے مین ڈالدیا بحمداللہ و بفضل خدا یہان سب خیریت سے ہین۔ چونکہ آج کل مین علیل ہون انشاءاللہ تعالیٰ لوقت فرصت سامی جی کو علیحدہ خط لکھونگا فقط

شاد عفی عنہٗ

۲۹۷

دوست روحانی بابو موہن سنگھ صاحب

شاد	کہان وہ باتین کدہر وہ الفت کہان ہر رسم مودت آمیز جواب خط ہی نہ کچھ پیام ے فلک نے کیسا یہ رنگ بدلا	

کہئے مزاج شریف؟ عنوان کا شعر میرے جوش دلی کا فوٹو اچھی طرح سے کھینچکر آپکے ضمیر پر منعکس ہو گیا ہو گا۔ اب زیادہ قلم فرسائی طول امل کا موجب ہو گا۔

کیون صاحب وہ اگلی باتین۔ اور وہ اگلے شکر و شکایات۔ فرقت کی بیتابی۔ ملاقات کی تمنا۔ کیا خزان اُڑا لے گئی ؎

	اِن تلون تیل ہی نہ تہا گویا آپ سے میل ہی نہ تہا گویا	

مہربان سچ تو یہ ہے کہ اس رکاوٹ کا عقدہ نہ کہلا۔حیران ہون ع

	یا الٰہی یہ ماجرا کیا ہے

مہربان من۔طرفین سے دوستی کا دم بہرتے ہین۔اسلئے بے تکلفی اور سادگی پسند ہون۔یار شاطر ہون۔نہ بار خاطر۔چونکہ نامہ وپیام کے ذریعہ سے مین وقتاً فوقتاً اپنے بزرگون کے ارادات خاطر کا اظہار کرتا رہا۔اگر وہ موجب دلشکنی ہوا تو مجہسے نامہ وپیام کا ترک کرنا کیا وجہ۔

آپ نے اپنی دختر نیک اختر کی شادی کی کیفیت لکہی تہی۔اور یہ وعدہ کیا تہا کہ بعد شادی کے خط لکہونگا۔چنانچہ اُسی بنا پر بذریعہ تاربرقی اس امر کی کیفیت دریافت کی تہی کہ آپ کارنیک سے فارغ ہوے کہ نہین۔اِس جواب پر بہی پانی پہر گیا جب تو مین نے یہ یقین کر لیا ؎

غالب	بارہا دیکہی ہین اُنکی رنجشین اکی پر کچہ سرگرانی اور ہے	

اِس تہوڑے سے لکہے کو زیادہ سمجہئے۔اگر بار خاطر نہو تو کبہی کبہی پیام سے سلام سے۔ورنہ خیر۔جہان رہیئے خوش رہیئے۔مین بہی یہ سمجہکر دل کڑا کر لونگا ؎

ایک جا حرف وفا لکہا تہا وہ بہی مٹگیا	غالب	ظاہرا کاغذ ترے خط کا غلط بردار ہے

والسلام فقط

رنجیت کو دعا پہونچے۔ پنڈت جی سلام کہتے ہین فقط

شاد عفی عنہ

۲۹۸
میرے دوست گیانی پرشاد صاحب

آپ کا نامہ پہونچا۔ رنج و مسرت دونون بہم ہوئین۔ مسرت اس بات کی ہوئی۔ کہ
بہت دنون کے بعد خط پایا۔ رنج اس امر کا کہ نصیب اعدا آپکی بی بی کا مزاج سب اور
ور دسرے علیل ہے۔

مہربان من زیادہ تردد کی بات نہین یہ موسم ہی ایسا ہے۔ میرے علاقہ کا جو
شفاخانہ ہے وہان تپ و لرزہ اور پیچش کے زیادہ مریض آرہے ہین۔ خدا فضل
کریگا۔ آپکے حسب المطلب نسخہ لکھدیا۔ جو منسلک ہوا ہے۔ شفاخانہ مین محمد مصطفی خان
ڈریسر کے ہان بہیجدیجئے۔ وہ برابر دو دفعہ دوا پہونچایا کرے گا۔ ہان مین ایک جز
نسخہ مین لکھنا بہول گیا۔ تین ۳ ماشہ اسطوخودوس بڑہا دینے کے لئے مصطفی خان سے
آپ کہدین وہ بڑہا دیگا۔ منضج اور مسہل پینے کے بعد ایک معجون تیار کرکے جو ضعف دماغ
کے لئے نہایت مجرب ہے روانہ کرونگا۔ باقی اور کیا لکھون۔ بہت جلد صحت و عافیت
کی کیفیت سے اطلاع دیجئے فقط

شاد عفی عنہ

۲۹۹
مہربان دوستان میر شیر علی خان صاحب

تلوار پہونچی ۔ مین تو ارمغان سمجہا تہا ۔ مگر خط کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ ابہی مول نہین لی گئی ۔ صرف میرے امتحان اور پسند کے لئے بہیجی ہے ۔ اِس قدردانی کا شکریہ ۔ مین اِس قابل تو نہین ہون کہ پرکہون ۔ مگر حضرت عباسؑ کی قسم عمدہ عباسی ہے جوہردار ۔ قوت بازو سے سپہ سالار ۔ اِسکی شان سے ہے فتح وظفر اسکا دم بہرتی ہین تعریف تو یہ ہے کہ دشمن بہی جان دیتے ہین ۔ اور راسپر مرتے ہین ۔ اور یہ انکے خون کی پیاسی ۔ واہ ری عباسی ۔ آبداری مین گوہر آبدار ۔ لو لوے شاہوار ۔ جب عدو کے نخل ہستی کو اپنی آبداری سے سینچا جڑ تک سوکہ کر کانٹا ۔ گویا خزان کے جہونکون سے نیست ونابود ویران اور تباہ ہوگیا ۔ یارہ ہے کہ سمندر کی دہار ہے ۔ خم خم ابرو سے کم نہین ۔ قبضہ بہی عمدہ ہاتہ آیا ۔ اچہے پر قبضہ پایا تہی شاہی کام ہے ۔ شاہون کے قبضۂ قدرت مین رہنے کا سامان ہے ۔ اللہ مبارک کرے فقط

شاد عفی عنہٗ

مہربان من میر عثمان علی صاحب

کل ٹہیک نو بجے غریب تباہ ہ ۔ صاحب کا خط پہنچا ۔ مین اسکو پڑہکر بہت ہنسا ۔ مجہے انہون نے اپنے خط مین متواتر لکہا ہے کہ طرز اور روش سے مین مسلمان معلوم ہوتا ہون ۔ سوال یہ ہے کہ مین مسلمان کیون نہین ہوتا ۔ مین حیران ہون کہ انہین میرے مسلمان ہونے کا کیونکر یقین آیا ۔

بخدا کہتا ہون کہ زنار گلے مین رکہتا ہون سچ پوچہو تو بقول مرزا غالب دہلوی

آدہا ہندو اور آدہا مسلمان ہون۔ کیونکہ نہ گاے کہاتا ہون نہ خنزیر۔

مجھے ابتک کسی نے اصل مین پہچانا نہین کہ مین کون ہون۔ ورنہ کیا ہون۔ مین ایک پکا صوفی اور موحد ہون۔ میرے نانا راجہ نرانداس اور جد اعلے مہاراجہ چندولعل ان دونون کا یہی مشرب اور یہی مسلک تہا۔

خدا کی قسم اچہا مسلک ہے۔ عمدہ مشرب ہے۔ جو اس سے پہرے ملحد۔ جو اسکو برا کہے کافر۔ اگر کوئی مجھے کافر کہے تو تسلیم۔ مین اور میرا خدا راضی۔ ایسا مسلمان جو سراپا تعصب کا پتلا ہو اُس سے میری کافری اچہی مگر کافر عشق ہون سہ

خسرو	کافر عشقم مسلمانی مرا در کار نیست ہر رگِ من تار گشتہ حاجت زنار نیست	

بہرحال خدا کا بندہ ہون۔ اُسیکو دیکہتا ہون۔ اُسیکو ڈہونڈہتا ہون۔ اُسیکو پاتا ہون۔

میرا محراب خدا پرستی ابروے صنم ہے۔ غوغاے ناقوس کنشتی صداے لبیک حرم ہے اور سچا پکا میرا یہ دہرم ہے سہ

غالب	ہم موحد ہین ہمارا کیش ہے ترکِ رسوم ملتین جب مٹ گئین اجزاے ایمان ہو گئے	

اگر وہ بہی آپ سے ملین تو میرا خط ضرور پڑہا دینا۔ ذرا نسے کہدینا کہ واہ مولانا گا و سالہ ما پیر شد و گا و نشد۔

ہاے افسوس اپنے کو صوفی کہتے ہین اور کفر و دین کا جھگڑا دل مین باقی۔ انسے کہدیجئے
میان **منصور** صفت باش جان بدہ جانان راز دست مدہ۔ خداحافظ پہر کسی روز
مین گے فقط

شاد عفی عنہٗ

۳۰۱

مہربان علی شاہ صاحب ناصر

آپکا معروضہ مورخہ ۱۳ جنوری سنہ ۱۹۱۶ء وصول اور ملاحظہ ہوا۔ اگرچہ کتاب معلومہ
کے لئے ریورنڈ رجب **علی صاحب** ۔ ایچ۔ ایم نیسٹر۔ ایم۔ اے۔ سی۔ کو لکھا گیا
ہوگا لیکن افسوس ہی کہ وہ نہ رہے۔ انتقال کر گئے۔ لہذا اسوقت ایسی درخواست
بعد از وقت ہی منظور نہین ہوسکتی فقط

شاد عفی عنہٗ

۳۰۲

مشفق و مہربان من محمد اکرم اللہ خان صاحب دام لطفہ

آپکا رقعہ مورخہ امروزہ پہونچا۔ اور کیفیت سے اطلاع ہوئی۔ چونکہ منہوز ٹکٹ
مطلوبہ طبع ہوکر نہین آسے ہین لہذا ابلاغ نہین ہوسے جسوقت طبع ہوکر آئینگے۔
اُسوقت ٹکٹ مطلوبہ روانہ کئے جائینگے فقط

شاد عفی عنہ

۳۰۳

مرآۃ طلسم اتحاد میر صدیق علی خان خانہ آباد و دولت زیاد

۲۶ ماہ حال کو ایک رجسٹری اور ایک پارسل پہونچا محظوظ اور مسرور ہوا اللہ کا

شکر ہے کہ آپکو فرصت ہوئی۔ اور میرے خط کے جواب دینے کا خیال رہا۔ خط اور پارسل کے کہولنے سے معلوم ہوا کہ ایک آئینہ آپنے برخوردار نور چشم راجہ چندا پرشاد بہادر طولعمرہٗ زاد علمہٗ کے لئے اپنے محبت سے ارمغان بہیجا ہے اسکا بہی شکریہ۔

آئینہ دلکشا جسکو **مرآۃ جہان نما** کہئے تو می زیبد۔ صفائی مین صوفیون کے قلب سے مصفا تر۔ آب و تاب مین گوہر آبدار سے بڑہکر۔ جم جم اسکے روبرو تخجل۔ **آئینہ سکندر** اسکو دیکہکر حیران و منفعل۔ باطن مین مثل ارباب صفا۔ ظاہر مین بسان ارباب وفا۔ رخسارہ جبینان کہون۔ یا ماہ تابان شیشہ کہون تو درد و کدورت نہین۔ عکس رُخ یار کہون تو برعکس ہوتا ہے شمع جمال مہرو یان کہون تو قلم اشک بہاتا ہے۔ حیران ہون کہ کیا لکہون۔ ششدر ہون کہ کیا تعریف کردن بجز اسکے کہ یہ کہون ؎

شاد	یہ آئینہ آئینہ حق نما ہے نظر آتا جسمین ظہور خدا ہے	

میرے دوست کی آئین محبت اور طرز الفت کا نقشہ اس ارمغان سے مثل آئینہ صاف نظر آتا ہے۔ خداوند عالم آپکو **آئینہ خانہ وحدت** کا آئینہ بردار کرے۔ اور مرآۃ روے محمدی کے دیکہنے والون مین نمبر اول بخشے۔

میری طرف سے آپکے چہوٹے چہوٹے ننہے ننہے بچون کو دعاے خیر پہونچے فقط

شاد عفی عنہٗ

---

۴۰۳ مولوی محمد علی صاحب

مجھے افسوس ہی کہ ابتک فارم طبع ہو کر نہین آئے۔ مین نے سُنا کہ آپ نے یہ کہا کہ
بج انگریزی ایک ہی ہو۔ سبحان اللہ آپکو ایسا کس نے باور کرایا۔

اجی صاحب صرف اللہ کی ذات وحدہ لاشریک ہو وہ تو ماشاء اللہ تثلیث
ہ قائل ہین۔ انکے ہان مطبع ایک ہونا حیرت در حیرت ہی۔ بہرحال جلد فارم طبع کرا کے
ہی داخل کیجئے فقط

شاد عفی عنہ

۳۰۵

سعادت نشان بھوانی داس

آپکا خط ۱۵/ امر کا ۱۳۱۶ھ مین پہونچا۔ مزا یہ کہ جب خط دیکھو گے تو اسکا جواب
ور یہ دو گے کہ مجھے چار روز ہوئے جواب لکھکر۔ کیون نہین کہو گے۔ ضرور کہو گے۔
بتاؤ کہ انمین جھوٹا کون ہے۔ ہر کہ نہ آپ جھوٹے اور نہ مین جھوٹا۔ ۲۹ ذیحجہ ۱۳۱۵ھ کو
پ نے لکھا۔ چوتھی محرم ۱۳۱۶ھ کو مین نے پایا۔ اللہ کا شکر ہے کہ نیا سال شروع ہوا
م بہت دھوم دھام سے آنے کو تھا۔ مگر جب معلوم ہوا کہ پیر و مرشد حضور شاہ دکن خلد اللہ ملکہ
ار کے سے رونق افروز ہوے ہین بس بیچارے کی کمر ٹوٹ گئی۔ کیا پوچھتے ہو۔ چوطرفہ
سناٹا۔ نیلا برابر جمتا ہے۔ اور نہ دلون پر فرحت ہے۔ تماشا دیکھنے کو بالکل جی نہین
ہتا۔ لنگر تو البتہ دیکھ لیا۔ کیون نہین۔ یہ لنگر حضور کی سلامتی کا ہے۔ باقی تو علیا کبھی
نہین بھی دیکھا۔ وہ یہ کہ آنکھون کے روبرو جو چیز آگئی دیکھ لی نہین دیکھا کے یہ معنی
ہر کوئی شے چاہ اور غور سے نہین دیکھی۔ ہان خوب یاد آیا۔ اسکے قبل آپنے کسی خط مین

لکھا تھا کہ جو کوئی رباعی یا قطعہ یا غزل لکھوں تو ضرور آپکو لکھ بھیجوں - آجکل طبیعت ہی موزون نہین - مگر ہان پیر و مرشد کی عدم رونق افروزی کی نسبت دو قطعہ ہوئے ہین جنکی نقل درج ذیل ہے -

قطعہ فارسی

محرم آمد و در بلدہ ظل سبحان نیست ہمہ براے حضور ست داو لعید امسال	شاد	بہ طبع ذوق تماشاے این چراغان نیست چہ چارہ شاد کہ ترک سوم آسان نیست

قطعہ اُردو

عشرت کا سارا ٹھاٹھہ مہیا ہے شہر مین پر لطف کیا ہی شاد کہ شہ ہین شکار مین		اور روشنی سے عقد ثریا کی مات ہے دولھا کے دم کے ساتھہ یہ ساری برات ہے

یقین ہی کہ یہ دولون قطعہ آپکو پسند آئین گے - آج دسوین تاریخ ہی حضرت امام حسینؑ کی شہادت کا دن ہے - افوہ نام شہادت پر کلیجا منہ کو آتا ہے - شقی ظالمون نے آل رسولؐ کے ساتھہ کسقدر گستاخی کی - افسوس ان بے پیرون کو رحم ذرا بھی نہ آیا - اب دس روز کم ایک سال محرم کو باقی رہا - ابکی آپ نے محرم کہان دیکھا -

والسلام فقط

طالب جواب شاد عفی عنہ

۳۰۵

میرے عزیز دیوی داس

کیون صاحب یہ اُستادی اور شاگردی پر کیا پانی پھر گیا - کیا آپ سے

مین نے کوئی دولت مانگی تھی - یا دس بیس لاکھہ کا قرضہ طلب کیا تہا - یا جاگیر منصب دلوانیکے لیئے
متقاضی تہا - آپ سے کوئی شے مانگتا - اور آپ نہ دیتے تو البتہ درست تہا - لکہنو سے
دو سیر تنباکو خوشخرید بہیجنے کی فرمایش کی - دو مہینے ہوئے ۱۳۱۵ھ سدہارے -
۱۳۱۶ھ مر براجمان ہوئے ہین - ابتک پتا نہین - دم ناک مین آگیا - طلب سے حال
بڑا ہوا جاتا ہے - اگر اس خوشخرید کو آپ نے ارمغان سمجہا ہے تو مین باز آیا - گویا میرا
اعتبار نہین - اور یہ سمجہتے ہین کہ مین اس طرز سے مانگتا ہون - لیجیئے اچہا شاگردی اور
استادی کا ناتا بنا ہا - واللہ باللہ مین آپ سے ارمغان نہین مانگتا - چونکہ آپ
شوقین ہین - اور عمدہ سے عمدہ تنباکو پیا کرتے ہین - اور آپ نے وعدہ بہی کیا تہا -
اور قسم دے گئے تہے - کہ لکہنو سے کوئی شے بدون آپکے ذریعہ کے طلب نہ کرون
اسلیئے آپکو لکہا اور تکلیف دی - اگر اسکی قیمت نہ بہیجون تو آپکا قرضدار - اور اسپر بہی
اگر آپ نہ بہیجین تو آپکو صد آفرین فقط

منتظر جواب طالب تنباکو **شاد عفی عنہ**

۳۰۶

عزیز دیوی داس

آپکی **بیوی** جو جنت کو سدہارین خوب ہوا - روز کے دُکہڑے سے بچے -
دائم المرض تہین - ہزار ہا روپیہ آپکا برباد ہوگیا - مگر اسکی بیماری مین فرق نہ آیا -
مسیحا بہی ہوتے تو وہ اچہی نہوتین - اللہ بیچاری کو غریق رحمت کرے - آپنے جو اپنے
زہد و ورع کی کیفیت بیان کی ہے مجہے ہنسی آتی ہے -

عزیز من - آپکی عمر کیا ہے - خدا خدا کرکے چھبیسوین سال مین قدم رکھکر دو مہینہ کا
عرصہ ہوتا ہے - یہ موسم اور زہد پرستی - اللہ اللہ عشق پرستی مین بہت مزا ہے -
مگر فسق و فجور سے مطلب نہوے

شاد	جی مین ٹھنی ہے عشق کرین ایک حور سے آتا ہے ننگ یارون کو فسق و فجور سے	

آمدم بر سر مطلب - جو کچھ گذری اسکو غنیمت جانو - اس بیچاری کے مرنیکا غم نکرو -
مگر ہان اسکی اطاعت اور فرمان برداری آپکو یاد آتی ہوگی - خیر دعا کرو کہ خدا مغفرت کرے -
اگر آپ جنت مین جائین تو وہی حور پیکر ہو کر آپکو نصیب ہون -
میرے عزیز - آپنے جس پہلو مین اپنے زہد و ورع کا ذکر کیا - اس سے مین تاڑ گیا -
یعنے آپکا مطلب یہ ہے کہ آزادی نہو بلکہ پابندی ہو - اور کسی شریف خاندان مین جا بیاہین
کسیکو عقد مین لائین - یہ سب صحیح - مگر پہلے یہ دیکھلو کہ جیسی آپ چاہتے ہین ویسی آپکو
ملے گی کہ نہین - مین سمجھتا ہون کہ ہرگز نہ ملے گی - اتنے اوصاف کس مین جمع ہونگے -
فارسی - اردو - انگریزی پڑہی ہون - حسین ہون - شریف ہون - متمول ہون -
شاعرہ بھی ہون - یہ تو وہ بات ہے - نہ نو من تیل ہوگا نہ رادہا ناچین گی -
حیدرآباد مین ایسی تعلیم یافتہ شریف زادیان بہت کم کیا معنے عنقا کہنا چاہئے -
ہان ہندوستان مین سنتے ہین کہ ایسی ہین - مگر انکے رویہ پر اعتماد نہین - خیر تلاش کیجئے
کہ جست و یافت - اللہ اللہ خیر صلاح فقط

شاد عفی عنہ

۳۰۷

میر اکبر علی خان صاحب زاد علمہ

لکھنو کا حقہ اور تنباکو پہونچا سچ تو یہ ہے کہ حقہ تنہائی کا رفیق۔ اور شفیق۔ ہمدم و دمساز ہے۔ قلقل مینا سے خموشی کہون تو میں زیبد۔ اس احسان کے عوض اگر مین آپکا دم نہ بہرون تو محبت کا گلا گھونٹنا اور اسکو جلا کر اس کا دھوان اڑانا ہے۔ سرکش بیدلا کہینا اور ہزار دعا۔ بے زبان ہی مگر باتین کرتا ہے۔ بلبل ہزار داستان کہئے تو میں شاید۔ اچھا خاصا باجا ہی بے کونجی کے راگ ہا لا ہی۔

ایک نقل اس حقہ پر یاد آئی۔ کہ لکھنو کے کوئی رئیس بیگماتی **گڑگڑی** لئے ہوئے محل خانہ سے برآمد ہوئے۔ بیگماتی گڑگڑی **نواب صاحب** کے ہاتھہ مین دیکھکر لوگون کو تعجب ہوا۔ نواب صاحب نے ایک شاعر سے اس قطعہ اور برزخ پر کوئی مصرع جلد موزون کرنیکی فرمایش کی۔ اس حاضر جواب نے فوراً یہ مصرع برجستہ حسب حال کہا ع

> بیجاں بولتا ہی مسیحا کے ہاتھہ مین

الغرض اس حقہ کا پیر نود سالہ بھی جو گرم و سرد زمانہ چشیدہ ہی وہ بھی اسکا دم بھرتا ہی تنباکو کیا ہی طبلہ عطار ہی۔ جہان ایک کش کھینچا تمام مکان خوشبو دار ہو گیا۔ لکھنو کے **اعظم علی محمد علی** تنباکو والونکو اللہ تعالی تب تک جیتا رکھے جبتک تنباکو دنیا مین ہم لوگون کے دماغ کو عنبر کرتا ہی۔ عود جلانے کی ضرورت نہین۔ اگر بتی کے دہوئین کی حاجت نہین۔ یہ سب درگاہون خانقاہون مسجدون مین جلتی ہین۔ ہمارے ہان تنباکو خوشبو دار دہوان دہار اڑتا ہی۔ پیارے مرزا صدیق کو سلام فقط

دعا گو **شاد عفی عنہ**

۳۰۸ میر صفدر حسین صاحب زندہ باش

ابھی ابھی صبح کے آٹھ بجے ہین ۔ٹھتا ہون۔ دستے وضائف سے فارغ
ہوکر نماری کھانے کے لئے جارہا تھا کہ آدمی نے رقعہ پہونچایا یعقوب علیخان
جوہر کے انتقال کی اسکے ساتھ ہی خبر دی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ۔ سب
رنگ سے رنگیا ۔ سراسیمہ ہوکر رقعہ چاک کیا ۔ دیکھا اور بار بار دیکھا مگر وہی پڑھا آگے
غم آلود الفاظ نے میرے دل کے ساتھ وہ کام کیا ۔ جو درد جگر کے اور نمک
زخم کے ساتھ کرتا ہے ۔ واللہ اسمین شک نہیں کہ مرحوم کی ذات باصفات بہت
غنیمت تھی ۔ اگرچہ وہ آپ کے توعم تھے ہی مگر انکا یارانہ اور برتاو دوستانہ ایسا تھا
کہ کسی سے بے ناتا لگائے نہ رہے ۔کوئی ماموں پکارتا تھا ۔ کوئی خالو ۔ کوئی
نانا ۔ کوئی دادا ۔ مین بھی انہین اُستاد کہا کرتا تھا ۔ اُنسے تیراندازی سیکھی تھی
اور لطف یہ کہ وہ مجھے اُستاد کہا کرتے تھے ۔ اسلئے کہ حال مین انہین نظم کا
شوق ہوا تھا ۔ کچھ لکھا کرتے تھے ۔ اور مجھ سے مشورہ لیا کرتے تھے ۔ وہ بہت
پرانے فیشن اور وضع کے آدمی تھے ۔ بہادری انکی رگ وپے مین کوٹ کوٹکر
بھری تھی ۔ غصہ انکی گھٹی مین پڑا تھا ۔ وضعداری کے خلاف عمر بھر کوئی کام نہین کیا
اہل آبرو کے خلاف کوئی بات تک نہین کی ۔ سب کے ساتھ دوستی ۔ سب سے
یارانہ ۔ یگانہ ہو یا بیگانہ ۔ تمام جہان کے یار وغمخوار تھے ۔ حیدرآباد کو انکے ساتھ
یارانہ ۔ انکی تعریف کرنے کے لئے ایک دفتر چاہئے ۔ بیشک ایسا آدمی پیدا ہوتا

دشوار ہے۔ اس پیر فلک نے بھی ایسا با وضع بوڑھا نہ دیکھا ہوگا جگت آشنا
اور نہ پیر زال مالک دیرینہ روز دنیا سے دنی نے ایسا کوئی پیدا کیا ہوگا۔
ہاے انکے مرنے پر زمین اور فلک از سما تا سمک سبکو غم ہوتا ہوگا

نزاد مادر ایام اینچنین فرزند
نہ پرورید جہان کہن چنین استاد

عمر انکی بیاسی برس کی تھی۔ اب اس سے زیادہ اور زندہ رہکر کیا قیامت کے بورئے بٹورتے۔ بینائی کا یہ حال کہ دن مین اونٹ سجھائی نہین دیتا تھا۔ باصرہ تو گویا مر ہی چکا تھا۔ سامعہ بھی ضعیف ہوگیا تھا۔ دھونسا بجتا تو کچھ سنائی دیتا تھا۔ جتنی قوتین تھین سب مضمحل۔ اربعہ عناصر مین ایکا نہین۔ پھوٹ پڑی ہوئی تھی۔ سب جواب دے چکے تھے۔ حواس سراسر مختل۔ بلا اجازت ففرو۔ حافظہ کا یہ حال کہ اپنے والد بزرگوار نہ پاک پروردگار کا نام یاد۔ بہرحال قبلہ پیری و صد عیب کے مصداق ہوگئے تھے۔ بس صبر کرو۔ رنج کرنے کا مقام نہین۔ سدا کسے۔ والد نے پینتیس ۳۵ برس کی عمر مین انتقال کیا۔ نوجوان۔ یہ اگر بیاسی مین مرین۔ تو کچھ غم نہین۔ مگر غم اسی بات کا ہے۔ کہ ایسا آدمی پیدا ہونا مشکل ہے۔ خدا بخشے۔ اور غریق رحمت کرے فقط

شاد عفی عنہ

۳۰۹

مہربان میر عباس علی صاحب

آم کا اچار پہونچا۔ یہ بھی اپنے ذائقہ مین مثل دوسرے اچارون کے عام نہین بلکہ خاص ہے۔

اب آپکا مزاج کیسا ہے مطلع کیجئے بہت روز سے ملاقات نہین ہوئی۔ تحفے کا شکریہ قبول ہو فقط

شاد عفی عنہ



تقاریظ و قطعات اختتام رقعات شاد

تقریظ انتصور غم درباۂ فرزند دلبند راجہ چند ایرشاد مرحوم موافق رقعات شاد و آن از طبع گہر بار مشہور دیار و امصار انا شر ہمیشا ل سے شاعر شیرین مقال افضل دوران اکمل زمان عالیجناب راجہ راجایان راجہ کشن پرشاد مہاراجہ بہادر پیشکار و وزیر افواج آصفی ملیمد حضرت آصف خلد اللہ ملکہ

صد گل بباد رفت و گلابے ندید کس	صد تاک خشک گشت و شرابے ندید کس
اتشنگی بساز کہ در ساغر سپہر	غیر از دل گداختہ آبے ندید کس

ہاے ای فلک کجرفتار تو نے یہ کیا غضب ڈہایا کہ مجہ ستم رسیدہ دل طپیدہ کے خرمن ہستی کو ابدی غم جدائی نور بصر کے برق جہندہ سے خاکستر اور میرے شیرازۂ امید کو تتربتر کر دیا۔ واے جہان گلہاے نوخیز کا انبار تہا وہان راکہہ کا ڈہیر ہے الٰہی یہ کیا اندہیر ہے افسوس تجہے اوسنگدل ذرا بہی میری دردناک حالت پر رحم نہ آیا۔ اور کچہ بہی غم نہ کہایا کہ کند چہری سے گلا ریت دیا اور خاک پر لٹا دیا نیم بسمل سا تڑپا دیا۔ آہ نہ گردن تن سے جدا ہوتی ہے نہ روح قالب سے پرواز کرتی ہے۔

ساری خدائی جانتی ہے کہ تو کسقدر سفاک ہے مگر یہ نہین معلوم کہ تیرا سنگین دل کس معدن کا جوہر ہے پتہر بہی شاید پسیجے مگر تو نہ پسیجا۔

توہی ہے آپسمین ایک دوسرے کو جدا کرنے والا بچون کو یتیم ۔عورتون کو بیوہ کرنیوالا عاشقون کو معشوقون سے بچھڑانے والا ۔ دوست کو دوست سے چھڑانے والا والدین کو غم اولاد کا داغ دینے والا ہی ۔ای کینہ باز جفا پیشہ ستم شعار ۔کب مین تیرے ظلم کے ہاتھون سے بچا رہا اور تو نے کب آتش غم سے میرا دل نہین جلایا ۔ اوبانی ستم میاکیا ستم نہین ڈہایا تہا کہ اب ہی بہی کسر نکالی ۔

سالن دیکھی تن بسمل مین جو آتے جاتے
اور جلاد نے چرکا دیا جاتے جاتے

اے خانمان برانداز غارتگر باغ امید مین اپنے گلشن شادمانی کے سات پہولونکے داغ تیرے دست برد خزان کے ہاتہون سے کلیجے پر کہائے بیٹھا تہا ۔ کہ تونے پہر داغ پر داغ دیا ۔ داغ بہی ایسا داغ دیا کہ ہستی فنا ہو جائیگی ۔ مگر پیکر روح سے اسکا اثر زائل نہوگا ۔ زمانہ محشر کی فتنہ خیز چال سے پامال جفا ہوگا مگر میرا غم نقش قدم کی طرح جما رہیگا ۔ کیسی ہی ہوا چلے ۔ صور پہنکے ۔ آندہیان آئین بگولے اٹہین ۔ صر صر آے یہ نقش نہ مٹیگا

دارم وروے کہ ہست جانکاہ مرا
ہر چند کہ نیست ملک این درد و سلے
باشد اے کاش عمر کوتاہ مرا
دائم تا مرگ ہست ہمراہ مرا

حیف ۔ ایک دن وہ تہا کہ مین اپنی آنکھون کے نور دل کے سرور ۔ اپنے دریای امید گوہر آبدار ۔ لولوے شاہوار کے مذاق علمی اور لیاقت اور اس کم سنی مین جوہر شجاعت و سخاوت کا حال آنکھون سے دیکھکر اور کانون سے سنکر پہولون نہین سماتا تہا اور

ہزار جان سے فدا ہوتا تھا۔ اور خداوند تعالی جلشانہ کا شکر ادا کرتا تھا کہ مجھے بھی یہ دن دیکھنا نصیب ہوا کہ کئی تمنائین خاک مین ملنے کے اور سات پہول کملانے اور مرجہانے اور بسان لالہ داغ اٹہانیکے بعد اپنے باغ کے اس پہول کو اس جہپاتے رنگ اور اس بومین مہکتا ہوا دیکھتا ہون۔ مگر بدنصیبی نے میرے اس خیال کو حرف غلط کی طرح مٹا دیا۔

افسوس ہی کہ اس امید نے ابھی چمن خاطر مین نشو و نما نہین پائی تھی کہ شاخ تمنا سوکھکر خشک ہو گئی پہولنے پہلنے نہ پایا تہا کہ خزان کے بیوقت جہونکون نے اس گل خوبی طرہ لیاقت کو جو ابھی پورا کہلا بھی نہ تہا ایسا پامال کر دیا کہ جسکے ماتم مفارقت مین تادم زیست بلبل شوریدہ کیطرح رو رو کر اپنی عمر تمام کرونگا۔ اور بلبل شوریدہ بھی کون وہ جو عین نو بہار مین صیاد کے پالے پڑی ہو

	ہائے صیاد جفا پیشہ نے کیا گل کترے دور لیجا کے چمن سے پر بلبل کترے	

اللہ اللہ۔ میرا مہر جاہ و جلال بلکہ نیر اعظم فلک اقبال **چندو لال** میرے بہار کا مرانی کے باغ کا ایک نو رس نو دمیدہ پہول میرے گہر کے روشن کرنیوالی شمعون مین ایک برقی قوت منور شمع۔ میری زندگی کے دولت کا ایک بڑا حصہ۔ میری روح کو تازہ۔ اور میری آنکھون کو روشن کرنے والا میری حیات کا بڑہانے والا۔ میری گور پر مٹی دینے والا میرے ماتم مین سوگوار بننے والا۔ میرے نام پر فاتحہ پڑہنے والا۔ اور میری روح کو ثواب پہونچانے والا میرا لخت جگر۔ میرا نور نظر۔ کہ جو میرا سرمایہ ناز تہا آخر جسنے میری ہزارون لاکہون امیدون کو خاک مین ملا کر مجھے زندہ درگور کرکے اپنی پیاری ماں سے منہ موڑ کے اپنے چہوٹے بہائی اور

بھنون کو داغ مفارقت دیکر جنت الماوا کی راہ لی اور ہمکو دوزخ غم کی آگ مین جلنے کے لئے کہا

	بسنگ رخنہ شد از بس گریستم بے تو زسنگ سخت ترم من کہ زیستم بے تو

ہاے کیا لکھون آج وہی دن ہی کہ ابھی صفحات **رقعات شاد** مکمل بھی نہوے تھے کہ صفحہ روزگار سے اپنی پیاری تصویر کو آنکھون سے اوجھل کر گیا اور مجکو نقش قدم کیطرح مٹا دیا۔

ابھی کل ہی کی بات ہی کہ تدوین رقعات شاد کی نسبت وہ دلچسپی اور خوشی کا اظہار تہا آج وہی دن ہی کہ لیاقت کے رنگ و بو کے پہول برسانیوالا غنچہ نامراد کی طرح پژمردہ ہوکر ہمیشہ کے لئے خیرباد کہہ گیا۔ اور اس رقعات کے طبع و اشاعت کی آخری آرزو کو اپنے ساتھ لے گیا۔ ابھی میری آنکھون کے سامنے وہ تصویر پہرتی ہی کہ ۱۳۱۶ء مین **منگنی** کا دولہا بنکر شادی کی شہنائیون کے ساتھ بڑی دہوم دہام اور طمطراق سے برات نکلی تھی۔ ہاے ایک دن وہ نصیب ہوا کہ ابھی شادی کی امنگین دل کی دل ہی مین رہین اور آئندہ امیدین بیل منڈوے چڑہنے کی تہین کہ **تابوت** کا سوار۔ نازکی گود دون کا پالا آغوش عروس لحد مین محو خواب عدم ہے۔ **ناظرین** کو کیا باور ہوسکتا ہے کہ یہ مجموعۂ اوراق چند یعنے **رقعات شاد** مولف کے بعد بوسیدہ صفحات ناکامی پر طبع ہوکر شیوع پاتے مگر افسوس صد افسوس کیا کرون کہ اس سرمایۂ نازکی یادگار کے لئے اسکے امید بہرے ہاتہون کی ابتدا کو انصرام کرنا اور اسکو پبلک کے روبرو

اُس مرحوم کی یادگار چھوڑنا ضروری خیال کیا ۔

خدا بخشے ایک یادگار اور بھی وہ اپنے بعد دنیا مین باقی اور عاقبت مین کام آنے والی چھوڑ گیا ہے جو رقعات شاد سے میرے نزدیک کہین برتر اور بہتر ہی یعنے شہر بہار مین ایک مسجد **حضرت جنیدا شاہ صاحب** جعل الجنۃ مثواہ کی خانقاہ شریف کے پہلو مین مرحوم کی ہی بنوائی ہوئی ہی جو رقعات شاد کے یادگار سے اشرف ہی ۔ اور اسکو اشرفیت اور افضلیت اسوجہ سے ہی کہ یہ یادگار رقعات دنیوی یادگار کی ڈھلتی پھرتی چھاون ہی اور وہ صراط المستقیم کا زاد آخرت کا توشہ خلد برین کی زاہم بزم عیش بقا کی منور شمع ہے **الغرض** کہ مین ستم رسیدہ دکھیارا اس امر پر اپنے دل کے ہاتھون مجبور ہوا کہ مرحوم کی اس یادگار کو جو ضروری ہی قائم رکھون تاکہ یہ حسرت زدہ تصویر کا خاکہ رنگ قبول کی بدولت بین الناس لب اظہار شاہد مرآۃ غربت کا گرہ کشا بنا رہے ۔ اور مین اس طلسم کو دیکھ دیکھکر دست صبر سے دامان اختیار کی دھجیان اُڑاؤن اور رو رو کر یہ کہتا جاؤن ۔

نصیب ما ز باغ آفرینش میوہ غم شد
نہالے را کہ پروردیم آخر نخل ماتم شد

آہ عمر کا پندرہوان سال ابھی پورا نہوا تھا کہ جیسے یہ کتاب اسکی زندگی مین نا تمام رہی اُسکا شوق اور میری امیدین بھی ناکام رہ گئین ۔

بیدل ہر شب کہ سیر گلشن گردد
عالم تاریک چون دل من گردد

صد آہ برآورم ز آئینۂ دل		کائینہ دل ز آہ روشن گردد

چونکہ اب میرا قلم خود آٹھ آٹھ آنسو رو رہا ہے اور دامن قرطاس کو اشک خونین سے دھو رہا ہے اسلئے مین اپنے پیارے فرزند کے یادگار کو جو دستار جوانی کا طرہ اور بختاوری کے فلک کا چمکدار ستارا تھا۔ ناظرین کے روبرو پیش کرتا ہون کہ دعائے خیر سے یاد کرین ؏

	وسعتے پیدا کن اے صحرا کہ اکثر در غمش لشکر آہ من از دل خیمہ بیرون می زند	

اب اے خاک وہ خاک جہان اسکا کالبد خاکی نازدن کا پالا چشم زدن مین نیست و نابود ہوگیا تیری طرف خطاب کرکے یہ شعر بحسرت و حرمان پڑھتا ہون ؏

	اے خاک تیرہ خاطر مہمان نگاہدار کین نور چشم ماست کہ در بر گرفتۂ	

انا للہ و انا الیہ راجعون

تقریظ یکتا زمعرکہ سخندانی شمع دودمان شیرین بیانی مولوی سید نور الضیاء الدین صاحب ضیا

فرائد لالے سپاس کہ دُرر دُرّی نفائس طیب انفاس سحبان عجم عمان سبع مثانی کہ بار احصاء عجائب و غرائب مکنونانش خائض جناح ملک معجز متنفسان و خحن نسیج مجمد کو نقد ملک در بیعانہ گوہر نظارگی تاب عالم تابان رہین صواب و تلالو در غرر

معاسے روحانیان قدس کہ جواہر زواہر ذوات ونفوس سایہ نشینان فلکی بیان قوس قزح از پرتوان بکمال آب و رنگ در فضاے وادی امین مبادی بربالاے طو بسواطع برہان شہرت وعلم بالقلم علم وعلم الانسان مالم یعلم برافراشتہ اساس معمورہ قیاس راچیان منکش فاس نیرنگی حواس می گذاشتند کہ تلخی نعاس سحری بچشم خواب آلودگان بیخبری کارکحل الجواہر میکرد بخار برلیق مشبہ بہاران ہمرنگ لیان کرمک شبتاب در روشنی چراغ وچراغان ماہتاب نثار جلوہ شاہد یکہ حبیب خود را بکمال جامعیت صورت ومعنی آراستہ برکرسی اصطفا نشانید وبخلعت فاخرہ خطاب وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی مکرمش راغازہ روے نیاز سبوحیان ملاء اعلی میگردانید ؎

	صفت ہاے خدائی جملہ با اوست	
	ولے گفتن نمی شاید خدا اوست	

صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحابہ صلوۃ دائمۃ مادامت الافلاک متخلعۃ بخلعۃ النور والکواکب متجلیۃ بتشریف التلالؤ المشہود تمہیدکہ ریاض مسامع سرخوشان صہباے انشا منکش رشحات کلک سیمابی آوار پرتقاضائیست کہ آنرا مصداق دان من البیان لسحرا تصور یدن بوجود سحر حلال وتحت انواع حسن مقال بسان تحقق کلی طبعی فی الخارج وضمن افرادان صورت جہت تازہ پیدا میکند ومفاد دقیقہ سنجی قضایاے خیالی را کہ بسان عرض لازم علاقہ اختصاص بذات خاصان من الشعر لحکمۃ میدارد بچشم حقیقت اذعان معرفت راہ ورسم حصول ہمرنگ وہم سنگ حاصل عکس شکل رابع ہویدا میکند اعنی غلغلہ مکاتیب

اعزّ الامراء اعزّ الفقراء خدیو عرصهٔ معانی سرحلقهٔ اعلام خوش بیانی بدر الانوار کمال صدر نشین
مخترعان بدائع مقال سرخیل طلایهٔ شعراء مقدمة الجیش فصحاء سیل تهامهٔ سخن سحبان حلاوت
امیر امراء الکلام وزیر افواج **نظام** عالیجناب عالی انتساب **راجهٔ راجایان**
مهاراجه کشن پرشاد المتخلص به شاد احسن الله الیه وکان له لا علیه که از
عرصهٔ دراز بگوش نیاز تمنا و طلب بسان غمزهٔ چشم نیم باز و شکر خنده در زیر لب بود
هنوز نشاط صبا نتوانست که یک گره از سنبج سنابل آن شاهد زهره جبین برکشاید که و خالی
از نعم جاه بابل قضا برخاست و طفل غنچهٔ مقصود را که هنوز ریش یارای شگفتن نبود از بالای
مهد عافیت بخاک انداخت. و بلبل داغ جگر خورده ابعد بے نوائی رخت از گلشن برکشید
و در فضای جهات اربعه بنالهای دلسوزانه کے بسر می برد. و میکه هجوم یاس غم بکثرت
و اندوه الم بشدت مضائقه بیش آمد. روی اندیشه را بسوی استرجاع می نمود.
کشّاف رموز عالم اسباب ملهم راه حق و صواب که بجز آن کسی رفیق و دمساز غربت زدگان
نیست باین بیت بازدلش را آماده رجوع الی البیت می نمود.

مزن چین بر جبین وقت نزول درد و غم صائب
که عیب است از کریمان در بروی میهمان بستن

الحاصل چون مفتاح رضا بالقضا که عبارت از صبر علی البلاست بوسیلهٔ رفیق
شفیق بدست آورد قفل از در گنجینهٔ اسرار سَمِعنَا وَ اَطَعنَا غُفرَانَکَ رَبَّنَا وَ اِلَیکَ المَصِیر
برکشاد. و جایزه ازان فیضیاب گردانید. چنانکه باز سلسلهٔ طبع مکاتیب که از دست

جامع آن قطع شده بود باہم آوردہ دریادش بہم می جنبانید - الان بحسن توفیق ایزد منان کار طبع کملی گشت و شغل بحسن انجام پذیرفت مشک آنست کہ خود ببوید نکہ عطار بگوید - بر ماہران غوامض فن ادب جامیت این نسخہ دلپذیر و لطافت این تحفۂ بے نظیر کہ عبارت از مجموعۂ **رقعات شاد** است پوشیدہ نیست کسیکہ اندک بالنسانداق طبعی داشتہ باشد میدانست کہ چقدر لطیف الوضع شریف الوقع قریب الفہم سہل التناول تالیف است - موجز البیان مطنب التبیان مملو از نفائس اشعار تازہ و مشحون بمطالب بے اندازہ جاے آنست کہ حرف حرفش را از آب زر نویسند و ہر نکتہ اش را بجان برابر گیرند -

نظم

نگار مشک خطِ خوش عبارت
سبے سیمین عذارِ خوش اشارت

عروسے دلربا دست ہر بکر
جہازش خامہ و مشاطہ اش فکر

گلستانے درو صد گونہ گل جمع
شبستانے درو ہر گوشہ صد شمع

کتابے نہ محیطے پر ز گوہر
تو گفتی چو سپہرے پر ز اختر

سطورش راحت افزا چون خدِ یار
حروفش مشکسا چون خط دلدار

معانی را حروفش گشت مفتاح
بدایع را سطورش کرد ایضاح

بیان را لفظ پاکش کردہ تبیان
ز تلخیصش فوائد گشتہ رخشان

بسا طوطی کہ در منطق شکر خاست
ازین آئینۂ مصقول گویاست

خرد حیران دران خط و عبارت
جہان اندر جہان رمز و اشارت

علاجِ کہنہ بیمارانِ عشقے — دوا رنو دل افگاران عشقے
نسیمے چون دم عیسی روان بخش — شفا ہا اللہ زہے بیمار جان بخش
نگویم نسخہ گز فردوس باغے — شب امید را روشن چراغے
بصورت رونق بستان خوبے — بمعنی جلوۂ ایوان خوبے
ریاض فکر دانائے سخن شاد — علام خامۂ او سرو آزاد
امیرے جامع معنی و صورت — بری از عیب و خالی از کدورت
چو خاص و عام مردم عیب جویند — در ینمعنے کہ من گفتم چہ گویند
بہر صورت ضیا حق جانب دست — خبر و نجرکوم فکر صائب اوست
چو لطف حق بود یار و نگہبان — چہ باک از موج شور انگیز طوفان
منور طبعش از نور فضائل — مزین رایش از حسن خصائل
دہانش در سخن چون لب کشاید — رموز سر عیسے وا نماید
بیان او گلستان نکوئیست — بدائع را از ان رو سرخ روئیست
گہر را در لطافت آب بردہ — شکر را در حلاوت خردہ کردہ
چو کردی کلک او سحر آشکارا — بدعوے برزدی نقش خطا را
خوش الحان بلبلے دستان سرائے — بہر بابے رسیدہ زو نوائے
ویا نہ طوطی شکر مقالے — ازو ہر لحظہ دل در وجد و حالے
یقین آنانکہ صاحب اختیار اند — متاع قیمتے در بند دارند

بتحسین لب کشادن ناسزا نیست	که انکار فضیلت کار ما نیست

تقریظ ریختہ قلم فراست رقم ناظم نازک خیال نثار جاد و مقال حاجی سید محمد صاحب قادری متخلص بہ عقیل و ہاتمام تقسیم تنخواہ جمعیت ملازمان صرف خاص مبارک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلّی

بے مائگی استعدادم۔ زسرے دارد کہ فرازش دہم۔ و بے استعدادی مائگیم۔ نہ دے دارد کہ فرو زش بین آنم کہ بہ طے مراحل تقریظ گامی زدن ندانم۔ و دانم کہ سبیل زاد این سواد کردن نتوانم۔ کج مج زبانے را حکم تقریظ۔ از اعمیٰ کار بصر درخواستن ماناست۔ و از اصم رجاے سمع داشتن ہماست۔ منم کہ در حرف و خزف رنگ امتیازی نتوانم ریخت۔ تا بہ سر انجام این مہم غازہ ہمت بر رخسارہ نارسا حوصلہ بچہ صورت توانم کشید۔ و در سبد و صبد صورت املائی۔ و در گل و گل چہرہ النواعی نتوانم آراست تا بہ گل چینی حدیقہ معانی با این مایہ نا راستی تشریفے کہ از دامن تا گریبان تار و پودی ندارد۔ گل ہر سبدی را بچہ ہیئت توانم چید۔ گرائش احباب بآرایش اسباب داند کہ معذورم مجبورم کرد۔ و توقیع اعزابہ تقریظ این باب شناسد کہ مجبورم معذورم نگزاشت۔ سر بگذار امتثال امرمی گویم۔ و نمیدانم کہ چہ توانم گفت و بخاطر سلک این

رقعات شاد . رشفت . چه خواهم گفت . و نگویم که چه خواهم گفت . درست نی کنم ارادات شتہ ی کو
مدستی محاوره چهره آرایان شاهد . دو را غازه الیست دستور العمل پیرهن وجیشی
مضامین روشنان طبع وقاد را توشیحی است بهین آئین خرمن . مداوش را تشاره
طرۀ زلف مرغوله مویان گویم رواست . سوادش را سویداے نقطۀ قلوب خال زیباے
جبینان . اگر سزاست . اعرابش را تراشه زر با فشان ا صیۀ و سان معانی چون ندانم
حروفش را ریزهٔ جواهر بهترین نگین شاهدان سخندانی چون نخوانم . هر لفظش را دل آرا
رعنائی چون نه نامم که معنی بهزار دل شیدای اوست . و معنی اش را هوش ربا طنازی
چرا ندانم که هر لفظش برابطۀ اتحادی بهزار جان مبتلاے او . هر مضمونش بجلالت خوبی طرز طغرا
پاست . و هر عبارتش بشوکت حسن ادا حسرت افزاے طغرا . فصاحت بانتساب
جامۀ او تاج عزت بر سراست . و بلاغت بالتباس نامۀ او پالهنگ اطاعت در گلو .
زمینی را که گاهی سمند ارادت او دست رنج قطره زنی به سهو هم نه پذیرفته بود . رتبۀ آسمانی
بخشید . زبانی را که بافواه فهوم بیاردو موسوم با نجنان خوبی و خوش اسلوبی لوک ریز
زبان قلم شیوا رقم نمود که چه به بندش چست . و چه به محاوره درست . و چه بمضامین
عالی . و چه بتلاش نازک خیالی . از یگه تازان میادین این فن نه فقط گوے سبقت
ربود . بلکه بلقیس زبان را بتکمیل جلائل فضائل حلۀ سلیمانی پوشانید . ایجاز بجاے خود
بنهایت موجز متوازی بمحل خود بغایت متمازی متوازن . چنانکه شاید مستحسن ابهام
روے آلائش ندیده . ایهام سوے آرایش نگردیده . هر صفحه چون **مطلع خورشید**

از قائلہ سحاب ممتنعات صاف است۔ وسہیل مین بسہولت تلاش اوق براق سما سہل ممتنع منت پذیر اعتراف۔ اگر نمیقۂ در حیات است۔ توگوی نگارین چمنستانیست۔ کہ ریاضش بروائح نفحت فیہ من روحی ابواب طراوت وتازگی بروسے ہستی تہتان کشاده۔ وگر انیقۂ بموت است تو دانی اندوگمین محلستانیست کہ بیاضش بسموم۔

برائے قطرہ زنان جاده زندگی موہوم۔ یا داز آخر منزل داده۔ اگر در تہنیت است چمن چمن بہار۔ و دریا دریا نثار۔ وگر در تعزیت است خرمن خرمن شرار۔ وصحرا صحرا غبار مجموعہ رقعات چیست۔ گلدستۂ الیست از گوناگون گلہاسے ہمیشہ بہار آراستہ گنجینہ الیست از انواع جواہر زواہر مرصع نگار پیراستہ۔ دانی اینہمہ دررغرر فرد رنجیتہ سلک نثر نثار نشرین مقام ونظام نظامی احترامی است کہ فلک را بر عتبۂ معالی رتبائش از جبہ سائی نازش ہاست وزمین راہمرنگی پایہ آستان ہمایون سایہ اش دعوی ولا ازنہما طوی ایالت را ایاغ۔ انجمن امارت را چراغ۔ حدائق معانی را نا طورسینائے سخندانی را نور۔ خطائر عروض را دل وجگر۔ نوائر قوافی را روشنگر۔ سماء معدلت را قمر۔ شب امید را سحر۔ گو ہر مقاصد شرفاء عالم را آغوش مراد۔ جو ہر مراد غرباسے جہان را دامن وداد۔ راجہ راجایان مہاراجہ مہاد رکشن پرشاد شاد

صانہ اللہ عن الفتن والفساد معلوم کہ اینہمہ رقعات مثل زلف معشوق پریشان۔ وبسان حواس عاشق منتشر بود۔ چہ پرسی کہ این پاره پاره اوراق صحیفۂ معانی را شیرازه بند کدام است واین ریزه ریزه درمنثور را گنجینہ پیوندگو۔ گلہاسے پریشان را از بہر گوشہ

وکنار باین گونه گونه خوبی چید و به تشریف گلبستگی که نواخت ابذال کدامی با عبانست
ونقود منتشره فارغ از سره را باین بگونه جونه خوش اسلوبی فراهم آورد و صورت گنجینگی بخشید
احسان دست و دل کدامی جوهرشناس عیار دان ـ نامش تا بزبان آوردن نیاز خون
برای سرچشمه عیون نظارگیان ساز کردن است و ابواب جزائع بر روی دیده دوزان بازد
یعنی چشم و چراغ ظلمتکده عالم ـ قرة بصارت بنی نوع آدم ـ راحت جان پدر ـ جگر پاره
مصنف سوخته جگر ـ **چند اپرشاد** مینو آرامگاهیست که این قطره قطره صهبا موج و گردانیده را
برروی باده نوشان بزم سخن ـ مدور آوردن نخواست که ناگاه ـ زندگیش از سنگ اجل
بشکست ـ یعنی این مجموعه برشته جمعیت آورده را بشکنجه طبع کشیدن آرزو داشت که
رشته عمرش از شیرازه حیات در گسست ـ سوار غم دل کافه منتسبان را برد و خرمن امید
پدر از شرار المش یکسر سوخت ـ این نو نهال نوزا افق سیری روز به طبق عمر و معارج طبیعی
یک ربع راهی هم گام بر نزد و بود که از نیمه راه پایه نردبان عمرش از هم گسیخت ـ و عرصه جهان
بر روی جهانیان تنگ ـ و خاک مفارقت دائمی در دیده دیده وران امید و حسرت بیخت
جگری نتوان یافت که خنجر این غم زخمی که تا مرگ صورت بهی نخواهد دید نخورده باشد
و دلی نتوان دید که از آتش این الم داغی که تا به گرمی روز نشور دل از التهاب نخواهد دزدید
در پهلو ناسور نکرده باشد ـ

ابیات

صبر از دل و تاب از جگر و جسم ز جان رفت	فرزند وزیر این وزیر همه دان رفت

آوخ کہ زیک نقش این رفت وہم آن رفت	دل رفت جگر رفت علم رفت نشان رفت
این رفتن بیوقت چہ گویم کہ بیان رفت	افسوس کہ ان رفت جوان رفت جوان رفت
بو از گل و کیف از مل و بلبل زچمن شد	چون نزہت و نکہت ز گلستان جہان رفت
اندر غم باشاد دل شاد بر سنجے	بگذاشت و آنسوے جہان شاد روان رفت
گنجینہ اُو ز روے جواہر ز سخن شاد	آراست و خود از او بستان جہان رفت

تالیفِ این مجموعہ یادگار او است ۔ و ترتیب این گنجینہ ایثار او فقط

تقریظ جلیلہ قلم دُر رقم رشک خاقانی و قاآنی عبد العلی صاحب حقانی منصبدار سرکار آصفیہ

کیا تم وزیر فوج کو پہچانتے نہین	کہتے ہین جسکو شاد اسے جانتے نہین
شاعر ہے بے نظیر تو نثار بے عدیل	اہلِ سخن وہ کون ہین جو مانتے نہین

اسوقت میں اپنے قدیم آقا جسکا مین موروثی جان نثار اور وابستۂ در دولت ہون یعنے راجہ راجایان مہاراجہ کشن پرشاد بہادر پیشکار و وزیر افواج آصفی تلمیذ حضرت آصف مدظلہ العالی کے رقعات کو جو موسوم بہ رقعات شاد ہین اسکے متعلق بلا کسی مصنوعی ملمع کاری کے اپنے سچے خیال کو جو خوشامد یا جھوٹی تعریف سے مبرا اور معرا ہے پبلک کے روبرو ظاہر کرتا ہون ۔

گو میرے علم اور استعداد کا پایہ وہ نہین کہ کنگرہ عرش کے حقیقت کی خبر لانیوالون مین

کہلاؤن نہ میرے مرغ فراست کے بازو مین اسقدر قوت پرواز ہے کہ ہُما کے ہم بازو ہوکر پرپاروں جہانکے بلند پروازی کی قابلیت ہی نہو۔

مگر اپنے موجودہ میار اور سرمایۂ علم وفہم کے لحاظ سے مین اسقدر ضرور رکھونگا۔ کہ جوکچہ خیال اس **کتاب** کے متعلق ظاہر کرونگا اسکے بے ریب ورِیا ہونیمین کوئی شُبہہ نہین ہی۔ میرا صرف یہی کام نہین ہی کہ مین **رقعات شاد** کو ایک اَمول کتاب سمجھکر من مانی رطب ویابس اسکی مدح مین قلم دوڑا دون۔ بلکہ میرا یہ کام ہے کہ حُسن وقبح دونون پر نظر ڈالون۔ کیونکہ مین نے ابتدا ہی مین جان نثار اور وہ بھی موروثی جان نثار ہونیکا دعوی کیا ہے بس میرا کام یہی ہے کہ مین خیرخواہی کے مرکز سے قدم باہر نہ رکھون اور راست گوئی کو عین خیرخواہی سمجھون۔ بدین لحاظ مین ایک ایسا مرقع کھینچکر دکھاتا ہون جو لظاہر اور بباطن کے درمیان ایک ہی رنگ کا ہو اور ایک دوسرے کا عکس اپنے اصلی رخ زیبا دکھلانے مین قصور نکرے۔

رقعات شاد جسکے مصنف **مہاراجہ ممدوح** اور جسکے مولف مہاراجہ ممدوح کے چشم وچراغ **راجہ چندا پرشاد بہادر** رخدا بخشے جسکا نام لیتے ہی کلیجہ سُن سے پہلو سے نکل گیا۔ اور خدا جانے وہ کونسی شے تھی کہ ادہر دل کو ٹیس لگی اور آنکھون سے اشک خونی روان ہوگئے۔ یہ وہی اور اُسی مرحوم کے نشتر غم کی ٹیس ہی کہ جسکے کاری زخم سے ایک میرا ہی دل مجروح نہین ہی بلکہ اک زمانہ کے دل زخم کہائے ہوئے ہین ع۔

	کجا بود مرکب کجا تاختم	

مولف کتاب جنکی عمر چودہ سال کی تھی ایک ہونہار نوجوان باغ چندولال کا سرسبز اور شاداب پودہا تھا جسکی ابتدائی نشو نما سے یہ یقین ہوتا تھا کہ آئندہ ایک سایہ دار بارور درخت ہوگا۔ جسکے برگ و بار سے ہزارہا خلق خدا یگانہ و بیگانہ برخوردار ہوگی۔

اُس مرحوم مجموعۂ خوبی نے جب اپنے معمولی متداولہ کتب کی تعلیم سے فراغت پائی اور اپنے والد بزرگوار واجب التعظیم والترحیب کے حکم کے موافق خاص نثار یکطرف توجہ کی تو مکتوبات کے جمع کرنے اور اسکے مطالعہ کا شوق ہوا۔

چنانچہ یہی بنا اسکے شوق کی رہنما ہوئی اور اپنے والد بزرگوار کے خطوط کو فراہم کرنیکی درخواست پیش کی مہاراجہ بہادر مدظلہ نے براہ شفقت پدری بطیب خاطر اپنے نور نظر کی درخواست کو منظور فرمایا۔ اور اوراق رقعات جو مجموعہ خاطر کیطرح پریشان تھے انکی شیرازہ بندی ہوکر قالب کتاب مین لانیکی ابتدا ہوئی ہنوز اس کتاب نے باغ دنیا مین اپنے نشوونما کا پورا جوبن نہین دکہلایا تہا کہ ۱۵ ذیحجہ ۱۳۱۷ کو مولف کتاب نے بعارضہ برسام۔ سرسام دنیاے فانی سے جنت الماوا کی راہ لی اور اپنے والدین کو خار الم دیا اور داغ مفارقت ابدی سے زندہ درگور کر گیا

وا مصیبتا ابھی اس ہونہار کو جسکو گل تو کیا غنچۂ نودمیدہ کہنا چاہیے اپنے رنگ و بو کو چمنستان فانی مین دکہایا نہ تہا کہ خزان کے نامبارک ہاتہونکا دستبرد ہوگیا

خزان کے ہاتھ سے گلشن مین خار تک نہ رہا
بہار کیسی نشانِ بہار تک نہ رہا

اور اپنے زندہ یادگار مین جو قیامت تک بلکہ زمانے کے صفحون پر یادگار رہیگی چھوڑ گیا۔ ایک مسجد جو شہر محمد آباد بیدر مین مرحوم کی بنوائی ہوئی حضرت حیدر شاہ صاحب قدس سرہ العزیز کے خانقاہ کے قریب ہی۔ اور ایک رقعات شاد جو ناظرین کے روبرو ہی یہ دونون اس راہی جنت ساکن خلد عیش کے یاد دلانے والے ہین۔

اب میرے قلم کی کشش پھر مرکز پر پہونچی۔ یعنے وہ رقعات شاد جسکے متعلق مین اپنا خیال پبلک کے روبرو ظاہر کرتے کرتے رہگیا تہا وہ کوئی معمولی کتاب نہین ہی یہ (رقعات شاد) مدینہ نثر کا ایک بازار وسیع ہی جسکی خوشنما اور شاندار دوکانون اور کارخانون مین انمول سامان سجے ہوے ہین۔ انشا پردازی۔ محاورہ۔ روزمرہ۔ قافیہ۔ سجع۔ نثر مرجز۔ معاملہ بندی۔ دردعشق۔ سیاست مدن۔ مذاق نظم۔ مثنوی۔ رباعی۔ قطعہ۔ بیت۔ وغیرہ۔ یہ سامان

ہر دو عالم قیمت خود گفتۂ
نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

اگر نہین ہی تو بیش قیمت تو ضرور ہی جسکا خریدار اور قدر دان وہی ہوگا جسکا دماغ عالی اور مذاق صافی ہو۔

اس سامان کی بے انتہا سڈول سجے ہوے خوشنما جوبن نے دلکو نور اور آنکھونکو سرور بخشا

اسکا مزا اور اسکا نشہ مُل مین کہا اسکی بو باس او ربہار گل مین کہا یہ نغمہ زنی بلبل مین کہان۔ یہ نوا سنجی صلصل مین کہان۔

شمشاد سہی مین یہ خوش آوازیان کہان
طوبے کہون مین قامت موزون یار کو

مگر ہان یہ مکلف اور بیش بہا سامان جسکی قیمت پرکہنے والے ہی جانتے ہین یہ غلافون سے ڈہاک دئے گئے ہین کہ تا ناظرین اور اہل بصیرت اور قدردانون کے بیچین کرنیوالے دل اور انکی اشتیاق بہری آنکہین دیدار کو ترستی رہین۔

مگر ناظرین کی خدمت مین التماس ہی کہ کیون پیچیدہ ہوتے ہین۔ آئیے بسم اللہ کہکر اس سجے ہوئے مکا مین قدم رکہئے جہان الماریان خوبان طرحدار کی طرح سجے سجائے آراستہ ہین ہم اپنا پیارہ دکا نچہ جو بہروالماس حسن وخوبی سے بہرا ہوا ہی اسکے دکہانیکے مشتاق ہین

گہٹا مین برق جو چمکی تو یاد آئے امیر
ادا کسیکے وہ پردہ اُٹھا کے آنے کی

اب تو ضرور آپکے دلپر ایک مقناطیسی اثر ہو گیا ہوگا اور جذبات شوق کہہ رہے ہونگے کہ **رقعات شاد** کو پڑہین۔ یہ رقعات صرف ایک کتاب ہی نہین ہی جسنے ان آراستہ وپیراستہ امور سے باین خوبیہاے بیشمار اپنے قدرشناسونکے ہاتہون ور دلونمین جگہہ پائی ہی۔ بلکہ یہ شاہونکی بزم کا گلدستہ اور شاہزادونکی صحبت کا اتالیق اور بچونکا شفیق استاد اور جوانون کا حبیب لبیب رفیق ادیب اور بوڑہونکا عصاے پیری ہی۔

الغرض اس امر پر سبکو اتفاق ہی کہ مہاراجہ کشن پرشاد بہادر وزیر افواج آصفی تلمیذ حضرت آصف جنکے شمشیر قلم کے لوہے کو حیدرآباد تو کیا دور دور تک سیاحان عرصۂ سخن مانتے ہین اور انکی لیاقت خداداد اور علمیت اور طبیعت کا سکہ سبکے دلونپر بیٹھا ہوا ہی وہ ضرور میری اس راے سے اتفاق کرینگے کہ بعد رقعات غالب جو اردوے معلی کے نام سے مشہور ہے اور جنکا جواب خود لاجواب ہے۔ رقعات شاد کا نمبر ہے۔

اسکے وصف مین مین کوئی ویسے الفاظ نہین پاتا جو بیان کرون۔ ہان قدردانونکی قدردانی اسکے حسن خداداد کے لئے غازہ کا کام کریگی۔

مین اب اپنی اس تحریر کو اس دعا پر ختم کرتا ہون کہ یا خداے عز و جل یا مجیب الدعوات مصنف والا صفات عالی درجات کو صدہا سال کی عمر عطا فرما اور انکی لیاقت اور بخشش سخاوت اور شجاعت۔ اور مالک کی خیرخواہی۔ رعایا کی ہمدردی مین روز افزون ترقی اور ہمیشہ انکو مع اولاد و احفاد شادمان رکھ۔ اور جیسا کہ نیک نام روزگار رکھا ہے ویسا ہی یکتاے روزگار فرما بحق محمد و آل محمد صلے اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم اجمعین آمین ثم آمین

این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد

تقریظ چکیدہ قلم شاعر بے عدیل و سہیم رشک سلیم منشی لطیف احمد صاحب متخلص بہ اختر خلف الصدق منشی امیر احمد صاحب امیر مینائی مرحوم

نثر ہو یا نظم جب کسی خوش مذاق اور قابل شخص کے قلم سے نکلتی ہی تو اسمین ایک خاص بات
ہوتی ہی۔ اور ارباب بصیرت پہچان لیتے ہین کہ یہ کلام کس پایہ کا ہی۔
اردوے معلی کو دیکھیے جو **مرزا غالب مرحوم** کی عمدہ یادگار رہے
اسمین کیا ہی۔ نہ کوئی رنگینی ہے نہ عبارت آرائی ہے نہ مضمون آفرینی ہے یہی معمولی
جملے روزمرہ کے ہین۔ بات فقط اتنی ہی کہ وہ الفاظ وہ فقرے ایک لایق شاعر با مذاق
کی زبان کے ہین جو اپنی بیساختگی پر دیکھنے والے کو پھڑکا دیتے ہین۔ اسی پر قیاس کرکے
جوہر سخن کے پرکھنے والے اسکا اندازہ کر لینگے کہ مین اسوقت جس کتاب پر ریویو کرنے
بیٹھا ہون وہ کسقدر با وقعت اور قابل قدر ہے۔
خدا رکھے عالیجناب **شاد** فیض بنیاد کی قابلیت و استعداد خداداد کا پایۂ مراتب
جو باعتبار سخن آوری و سخن آفرینی کے ہے اُس سے تمام دکن اور ہندوستان کے
اہل کمال آگاہ ہین۔ آپکا نام نامی **مہاراجہ کشن پرشاد بہادر** اور آپکا خطاب مستطاب
مہاراجہ پیشکار بہادر اور آپکا نامور عہدہ **وزارت افواج شاہی** اور
آپکو تلمذ کا شرف اعلیحضرت قدر قدرت **شاہ آصف** خلد اللہ ملکہٗ و سلطنتہٗ سے ہے
اسجگہہ بحث فقط آپکے مراتب شاعری و نثاری سے کیجاتی ہی۔ نہ اور کمالات سے۔
ماشاء اللہ آپکی جودت طبع کا سکہ نزدیک و دور بیٹھا ہوا ہے خصوصاً دکن مین اسوقت
بازار سخن جسقدر گرم ہے آپ ہی کی توجہ سے ہی۔ آپکی شان مین بہت ہی ٹھیک اور
بہت ہی جامع یہ مصرع ہے جو ایک بزرگ کامل مرتبہ شناس (**امیر مینائی**) بے تکلف

فرما گئے ہین ع۔

گلزار دکن مین گل شاداب ہین شاد

یہ جواہر زواہر جو نظم کے سامنے ہین آپ ہی کی گوہر افشانی کا نمونہ ہین۔ اور خنکو دیکھکر ماننا پڑتا ہے کہ مثل نظم کے آپکی نثر بھی بہت عالی مرتبہ رکھتی ہے۔

اِس انشا کا نام رقعاتِ شاد ہے اور انشاء مسکو ہے نثر نگارون کے لیے اچھی خاصی آموزگار رہی جو تعلیم کرتی ہے کہ [illegible] و عبارت [illegible] طرح لکھنی چاہیئے الفاظ کی نشست ایسی ہو حفظ مراتب کا لحاظ یون رہے۔

اسمین وہی خطوط ہین جو رؤسا و امرا اور معزز احباب و اعزہ کے نام لکھے جا چکے ہین سال گذشتہ مین صاحبزادہ مرحوم راجہ چندا پرشاد نے چاہا تھا کان خوشنما پھولون کا ایک باغ و بہار گلدستہ بنایا جائے۔ بڑی توجہ کو کام فرما کر متفرق رقعات نہایت انسجام کے ساتھ مرتب کئے کہ وہ ایک محبوب کتاب ہوگئی۔ ایسا سمجھئے کہ کسی معشوق کی بکھری ہوئی زلفین چہرے اور شانون پر لے قرینے پھیلی ہوئی تھین اُنکو مشاطہ نے سمیٹ کر خوبصورت ہاتھون سے سنوار دیا۔ یا یون کہیئے کہ حسینون کی پری صورتین جابجا نظر آرہی تھین کسی نے اُنکو اکٹھا کر کے حسن کا مرقع بنا دیا۔ مگر افسوس ہیکہ ہنوز زود بیل منڈھے نہ چڑھی تھی طبع کا اہتمام ہو ہی رہا تھا کہ بہار راجہ کا چمن حیات مدرضر خزان ہوگیا۔

کھلکے گل دو دن بہار اپنی صباد کھلا گئے	حسرت اُن غنچوں پہ ہے جو بے کھلے مرجھا گئے

یہ داغ ایسا نہین جو دل سے مٹجاے - اللہ تعالی مرحوم کے والدین اور اعزہ و احباب کو
صبر عطا فرمائے - اب عالیجناب مصنف نے اس تصنیف لطیف کی طرف التفات فرمایا -
اور معانی کے ساتھ حسن صورت بھی ملحوظ رکھا یعنے کتاب باہتمام بلیغ کے ساتھ عمدہ کاغذ
خوشخط چھپوائی -

ریویو نگار اگر چاہے کہ کہین کہین سے کچھ عبارت نقل کرکے اپنے ریویو کی تائید مین
پیش کرے تو یہ ہو نہین سکتا اسلئے کہ جسجگہہ سے جو ورق اُلٹا جاتا ہی جس صفحے پر نظر پڑتی ہے
جو خط دیکھا جاتا ہی جو فقرہ سامنے آتا ہے وہ بھی چاہتا ہی کہ ہمکو انتخاب کیا جاے اس صورت مین
پوری کتاب نقل ہوئی جاتی ہے ؎

ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگرم
کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجاست

اس سے قبل عالیجناب مصنف کی کئی تصنیفین اشاعت پاکر ملک مین مقبول ہوچکی ہین
یہ نوین کتاب ہی جو آج زیور طبع سے آراستہ ہوکر شائقونکی نگاہ مین جلوہ گر ہوتی ہے
اسکے بعد ہی امید ہے کہ نظم گوہر بار کی باری آئیگی - بعنایت الٰہی اردو و فارسی کلام اسقدر
فراہم ہے کہ کئی دیوان ہوسکتے ہین - خدا کرے جلد وہ گہرہاے آبدار نظر افروز عالم ہون
آخر مین اپنی یہ دعا ہے کہ اللہ تعالی اس کتاب کو خلعت قبول عطا فرمائے اور تصنیف و
مصنف کو ابد الآباد نقش صفحہ روزگار رکھے ع -

این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد

تقریظ نتیجۂ فکر مولوی ظہور الدین احمد صاحب تلمیذ حضرت بیدل

لکھی کیا رقعات شاد ای شاد — ہے ترتیب سخن شوخی سے آباد
قلم کیا دے سکے داد معانی — کہاں منقار سے ہو جوش بیانی
بیا رسے لفظ اور بندش کی چستی — برہمن دیکھ صورت پرستی
بیانکا سلسلہ تار بر دوش — منشا مین فتنۂ خونریز پرجوش
ادا سے مطلب اور طرز ادا سے — شکایت اور انداز وفا سے
کہین شوخی کو بیتابی کا دعوی — کہین خونریزی الزام مسیحا
کہین خامہ ہے ہمبزم ارسطو — کہین تحریر مین حکمت کے پہلو
یہ رقعے ہین کہ دُر ہاے معانی — کہ آویزے بگوش نکتہ دانی
جو کچھ لکھا کسی رشک ارم کو — کیا آزاد شوخی نے قلم کو
قصیدہ مین لکھے خامہ جو تشبیب — تو جوش طبع پر غالب ہو تہذیب
مضامین الم تیر جگردوز — غم لخت جگر عالم کا دلسوز
فلک بھی جسکی بیتابی کا دمساز — اجل بھی جسکی ہمائی کی ہمراز
سنبھل اے قائل آشفتہ خاطر — کہان سے تو کہان پہونچا نکلکر
یہ مانا وہ غم جانکاہ ہردم — برنگ سایہ ہے ہر وقت ہمدم
مگر کبتک یہ غم صبر وخرد سوز — یون ہی ہم بھی گزر جائین گے اکروز

دکن مین یہ زبان اور یہ سلاست
یہ اسلوبی یہ بندش یہ فصاحت

تصدق ہے یہ سب شاؔد دکن کا
کہ ہے فرمانروا ملکِ سخن کا

مضامین شوخ ہم آغوشِ تہذیب
بنا نکا سلسلہ خوبی کی پازیب

یہی کہتا ہے قائل ہر کسی و ۔
عنوانِ رقعاتِ شاؔد دیکھو

چکیدۂ قلم صنعت رقم جناب ابو طاہر سید اعظم اللہ حسینی صاحب جاگیردار سرن پلی المتخلص بہ اطہر تلمیذ حضرتِ بیدل

سکہ زد بر عدو کلام او
ہیبتش آنچنان بدل افتاد

دشمنے بے ادب ز خوف بگفت
چاپ گردیدہ رقعات شاؔد

اطہر خوش بیان بغور بگفت
ہم بر دشمنت مبارک باد

۱۳۱۸ھ

قطعہ تاریخ چکیدۂ قلم شاعر عدیل و سہیم رشک سلیم منشی لطیف احمد صاحب متخلص بہ اختر خلف الصدق منشی امیر احمد صاحب امیر مینائی مرحوم

اللہ اللہ یہ عبارت یہ فصاحت یہ بیان
طبع گوہر بار ہے دریا جنابِ شاؔد کی

بے تکلف مصرع تاریخ اختر نے کہا
دلنشین کیسی ہے یہ انشا جنابِ شاؔد کی

۱۳۱۷ھ

نتیجۂ فکر جناب مولوی حکیم محمد حبیب الرحمن صاحب بیدل دو ساقینامے اور تیسرے عبرتنامے کا مجموعہ ہے۔

چار عنصر بیدل

ہنشاہی سخن کے اسلحہ خانہ میں ایک خدنگ تا بک نگن ہے اور **ساقی مے** کدۂ فصاحت کے لئے دور بادۂ عشق کو دکن ہے۔ یکتانۂ کلام شیرین **شاد**

آئینہ انداز نرالا ہے۔ مہوشان سیمین اندام۔ گلرخانِ **لالہ فام** محو سخن۔ اور سخنوران خوش بیان کے لئے زینت انجمن۔ تو انسان **کو اے فلک کیا**

ہا پر پہنچا دے۔ کسی کو فرط نشاط و انبساط سے ساغر محویت **دیدے** تا ہے کسی کی عقل مضامین دلچسپ اور نشترات حیرت سے لیتا ہے **ناشاد**

ہ سے مدہوش حیرت ہو۔ اگر سخنور سے غریق غیرت ہو۔ خامہ گویا ہے کہ اگر **نکارا ٹھون** تو بزم میں ہل چل پڑ جاے شکسپیر گوشۂ لحد میں او جھل پڑ سے جس نے **عمر بھر**

ہو صحن خانہ قرطاس شادیں دیکھے۔ معنان بیان **وہ جام دیدے** کہ ارسطوے سخن ایک گھونٹ میں بہکے۔ فلک خوش بیانی **یہ ستم**

یا دبہلا دے۔ فکر کی چستی بندش کی خوبی ترتیب کی درستی **مضمونوں کی** اسلوبی شاد کا حصہ ہے۔ سیدھے سیدھے فقروں کو داستان سے ز قصہ سے شعر **رہیگا یاد**

انشا ہمکو زبان چوستے ہیں جب یاد آئیگا یہ ذائقا ہمکو۔ مضامین کی ہر دم **سامنے پرے** سے کے پٹے ہیں جگہ جگہ طاق طبیعت پر فقرہائے دلچسپ گلدستہ رہے ہیں لو نکات تجکو تماشا **ایک کیا ملا**

وفیہ ہے ہر ایک میں رنگ بیان نیا طرز گفتار جدا ہے۔ جسقدر رقعے **بسین** قلم برداشتہ لکھے ہیں۔ مذاق سخن گواہ ہے کہ یہ اثر نتیجہ شاہ ہے ہے شادونا آجتک کسینے **تجکو دل**

ہ کا حوصلہ ہے۔ ملک طبیعت آباد ہے۔ یہ ملکہ خداداد ہے۔ یہاں **خم کے خم بادہ** فکر سے سرشار ہیں۔ صدہا مضمون حاضر دربار ہیں صدہا ہے قمری سے دل **دکھانے سے**

توبہ توبہ کہانکی توبہ — میکش کی ہی یا مغان کی توبہ
ساقی نے سجا کے بزم وحدت — خلوت مین جلائی شمع کثرت
آثار صفات کو بتایا — کس کس پردے مین کیا جتایا
موسی سے رموز لن ترانی — معراج کی عزت کی کہانی
ہین راز و نیاز کبریائی — کیا شان ہی ای تری خدائی
اسما مین کیے ہین جمع اضداد — ہر رنگ مین ہی اسیکی فریاد
ہر نغمہ کا طرز ہی جدا سب — ہر فقرہ کا رنگ ہی نیا ہے
پر تو ہے تلمذ شہی کا — ہر رنگ ہی اسکے آگے پھیکا
معنی بہ حدت سے کیون نکلتے — یہ تھا نہ تو چشمے کیون اُبلتے
انشا ہوئی یہ جلوہ آرا — لخت دل تار کا ہی ہر دفہ
اسے جانے والی یاد کسکی — لکو نہین تاب ہجر جسکی
کیا ہین جاے جاودانی — ہر زندگی موت کی کہانی
بیدل کی یہی ہی التجا — ہم عمر خضر ہو تیری اولاد
گھر پر ترے شاہ جلوہ گر ہو — اور سایہ ظل حق جبین پر ہو

طبعزاد شاعر نازک خیال راے مہاکرپرشاد صاحب شوق

ہین شاد کے رقعات نایاب — اللہ رے خوبی و بلاغت

اے شوق لکھو ز روئے انصاف	اچھا ہوا نسخۂ فصاحت

قطعۂ تاریخ شہسوار مضمار فہم و ذکا شاعر یکتا جناب قاضی صاحب

ای آنکه دیدهٔ تو مکاتیب شاد را	دانی چها است قدرت کلک کمال او
در نظم و نثر صاحب قدرت چنین کسے	گر دین بیار به چشم مثال او
نظمش حدیقۂ ایست ز حکمت چنانکه نثر	گویند گلشنیست ز سحر حلال او
دارد اگرچه گلشن کشمیر آب و رنگ	لیکن نمی رسد به بیاض خیال او
حاسد که هر دو چشم جهان بینش کور باد	خفاش طینت است چه بیند جمال او
تا چرخ رفت غلغلۂ فیض همتش	عالم گرفت شهرۂ جود و نوال او
انشائے او که بود پریشان ز جور آفت باد	شد جمع بعد صد غم رنج و ملال او
یعنی که چشم زخم به گلزار او رسید	از بیخ و بن فتاد یکایک نهال او
هیهات خشک شد چمن صد سرور خلق	از حد گذشت صدمۂ رنج و ملال او
تاریخ انطباع مکاتیب خواستند	از ما که لازم است بما امتثال او

مقبول عقل نقد مکاتیب شاد باد
این مصرعۂ دعائیه گفتیم سال او

صحت نامہ رقعات شاد

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۵	۹	والمنۃ	وَالمنۃ.	۳۳	۱۲	Tancy.	Fancy
״	۱۰	مروجہ	مروحہ	۳۵	۱۵	ملاوات	ملاقات
۱۸	۲	تاد	شاد	۳۶	۹	مُعُ	مَعَ
۱۹	۱۰	بی	ملی	۳۹	۱۷	یَفیع	یُفضِیع
۲۰	۳	فتحنا	فتحنا	۴۱	۱۱	آنَت	آنت
״	۵	مسخراتُ	مسخراتٌ	۴۴	۱۶	مقتفار	مقتضار
۲۳	۵	وبی	دلی	۴۹	۲	سشیر	سشہر
״	۱۲	گی	کی	״	۱۱	ثلبسجانی	ظلبسجانی
״	۱۳	ویانت	دیانت	۵۳	۲	نگار	نگار
۲۴	۲	گافی	کافی	۵۴	۶	ازین سنے	ازین میں نے
״	۳	مخلض	مخلص	۵۵	۱۶	طلہم	ظلہم
״	۵	وَعْدَ	وَعَدَ	۵۸	۱۷	عُلّی	عَلی
۲۶	۱۵	متنکور	مشکور	۶۴	۱۳	حتسر	حشر
۲۹	۱۷	لور	پور	۶۹	۳	گہت	گفت
۳۰	۱	بجھر	بپھر	״	۱۶	پریزنیٹ	پریزیڈنٹ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۰	۱۴	پریزنیٹ	پریزنٹ	۱۱۶	۱۳	دستان	داستان
۷۱	۱۷	نہ نہند	نہند	۱۲۰	۶	فولٹو	فوٹو
۷۴	۲	کہ	کا	۱۲۷	۱۴	یایہ	پایہ
؍؍	۸	پس	بس	۱۳۱	۱۵	غنمت	غنیمت
۹۵	۱۶	ہون	ہو	۱۳۵	۷	نگوید	نگویند
۹۹	۲	حبند	جنبند	۱۳۹	۸	بامعارن	بامعان
؍؍	۳	ااور	اور	۱۴۰	۲	اوالغزم	اولوالعزم
۱۰۰	۱۴	الگتوب	المکتوب	۱۵۰	۸	کا	گا
۱۰۱	۲	بجمدللہ	بحمداللہ	۱۵۱	۷	الرحم	الرحیم
۱۰۳	۱۵	عیاسیان	عباسیان ہیں	۱۵۳	۱۳	بجمدللہ	بحمداللہ
۱۰۵	۱۵	پکلے	پکے	۱۵۸	۱۰	اانیک	انیک
۱۰۶	۱۱	جوانیا	جواب دینا	۱۶۰	۸	الفضل	الفضل
؍؍	۱۳	سمتا	سمجھتا	۱۶۵	۱۷	مینہ	سال
۱۰۷	۱۲	جھولیا	جھولیان	۱۷۱	۱	دفتر	دفتر
؍؍	۱۳	بر	ہر	؍؍	۱۷	مشکوک	مسکو
۱۰۸	۵	اس شعر ترک	اس شعر پر بھی ترک	۱۷۲	۱	مشکوک	مسک

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۷۴	۵	مشکورہ کے علاج کیا	مشکورہ کیے کیا	۲۸۲	۱۵	پہ شاو	پرشاو
۱۸۰	۱۱	حیدر آبا	حیدر آباد	۲۸۵	۹	لوقت	بوقت
۱۸۶	۱۵	بیچ	بیچ	۲۸۷	۶	سب	تب
۲۰۶	۴	دیون	دیوان	۲۰۹	۹	تہنی	تھنے
۲۰۸	۱۲	حفظہا	حفظ	۲۹۲	۱۲	ہت	بہت
۲۱۰	۱۲	ٹہرا	ٹھیرا	۲۹۳	۸	بھی	بہی
۲۱۵	۱۲	الزنجیل	الزنجبیل	۳۰۱	۴	نچا	نچلا
۲۳۱	۱۱	ندیدیم وبہا	ندیدیم بہار	۳۲۴	۱۱	شاعر عدیل	شاعر بے عدیل
۲۳۳	۲	پرستی	برستی	،،	۱۲	متحلص	متخلص
۲۴۳	۱۶	ہورہی ہے لہ	ہورہی ہے کہ				
۲۵۱	۱۱	دہری	دُھری				
۲۵۴	۱۰	جڑ دیتا	جڑ دینا				
۲۷۵	۱۷	مدعی	مدعیِ				
۲۷۶	۹	فیُ	فیِ				
۲۷۷	۷	مطئون	مطعون				
۲۸۱	۱۰	۵ر	۱۵				